مظہر کلیم ایم اے
عمران سیریز
جم مائیٹ
جم مائیٹ
Jim mait

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا مکمل ناول "جم مائٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران کا سابقہ ایسی بین الاقوامی تنظیموں سے پڑتا ہے جو مختلف ممالک سے انتہائی قیمتی سائنسی دھاتیں چوری کر کے اور انہیں اپنی لیبارٹریوں میں صاف کر کے سپر پاورز کی لیبارٹریوں کو فروخت کرتی ہیں اور جب ایک انتہائی قیمتی دھات عمران کے ملک سے ہی چوری کر لی جائے اور پھر عمران کو معلوم ہو کہ اس دھات کی پاکیشیا کو ضرورت ہے مگر چوری کرنے والے لاکھوں کروڑوں ڈالر طلب کر رہے ہیں تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ عمران کا ردعمل کیا ہو گا اور وہی ہوا۔ عمران ان بین الاقوامی تنظیموں سے دیوانہ وار ٹکرا گیا۔ لیکن یہ ٹکراؤ اس قدر خوفناک اور جان لیوا ثابت ہوا کہ شاید اس کا آپ اندازہ بھی نہ کر سکیں انتہائی جان لیوا جدوجہد مسلسل اور تیز ایکشن پر مبنی یہ دلچسپ کہانی یقیناً آپ کو پسند آئے گی۔ اب آپ اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

دینہ سے محترمہ نورین صاحبہ لکھتی ہیں "میں اور میری دوست نبیلہ گزشتہ کئی سالوں سے آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھ رہی ہیں البتہ ایک الجھن ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں موجود رہتی ہے کہ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ تمام دنیا کی ذہانت صرف عمران میں ہی اکٹھی ہو گئی ہے۔

کیا دنیا میں اس سے زیادہ ذہین آدمی اور کوئی نہیں ہے ؟ اُمید ہے آپ ضرور جواب سے نوازیں گے۔"

محترمہ نورین صاحبہ ! خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بیحد شکریہ۔ آپ کو آخر اس بات پر الجھن کیوں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں یا نہیں۔ ان کے کارنامے تو آپ پڑھتی ہی رہتی ہیں باقی رہی عمران کی ذہانت کی بات۔ تو اس میں بھی آپ کو کوئی الجھن نہیں ہونی چاہیئے۔ ذہن تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو دیا ہے۔ باقی رہی ذہانت تو اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کون اپنے ذہن کو کس قدر اور کس طرح استعمال کرتا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اور آپ کی دوست عمران سے زیادہ ذہین ثابت ہوسکتی ہیں بشرطیکہ آپ بھی عمران کی طرح اپنے ذہن کو استعمال میں لاسکیں۔ ایک اور بات پر بھی شاید آپ نے غور نہیں کیا ایکسٹو کا درجہ بہرحال ایکس وَن کے بعد ہی آتا ہے۔ مجھے آپ کی ذہانت پر مکمل اعتماد ہے کہ آپ سمجھ گئی ہوں گی اور آپ کا گلہ یقیناً دور ہو گیا ہوگا۔

ڈیرہ غازی خان سے آصفہ پروین صاحبہ لکھتی ہیں۔ "عمران چائے بیحد پینے لگ گیا ہے پلیز اسے منع کریں کہ وہ اتنی زیادہ چائے نہ پیا کرے۔ کیونکہ زیادہ چائے پینے کی وجہ سے اگر اس کی صحت بگڑ گئی تو یہ پورے عالم اسلام کے لئے انتہائی نقصان دہ بات ہوگی۔

محترمہ آصفہ پروین صاحبہ ! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی بات درست ہے کہ زیادہ چائے پینا واقعی صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے آپ نے شاید محسوس نہیں کیا کہ عمران چائے یا تو اپنے فلیٹ میں پیتا ہے یا دانش منزل میں۔ اور ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا سلیمان اور بلیک زیرو دونوں کو کام میں مصروف رکھنے کے لئے کرتا ہو۔ بہرحال آپ کا مشورہ عمران تک پہنچ جائے گا۔ باقی رہی میرے ئسے منع کرنے کی بات تو اس کے لئے پہلے تو مجھے خود زیادہ چائے پینی بند کرنا پڑے گی۔ البتہ آپ نے زیادہ کی وضاحت نہیں کی۔ ہوسکتا ہے میرے نزدیک دس بارہ چائے روزانہ زیادہ ہو اور عمران کے نزدیک چار پانچ کپ روزانہ زیادہ نہ ہوں اس لئے پہلے آپ زیادہ کی مکمل وضاحت کر دیجیے۔ پھر آگے بات ہوگی۔

اسلام آباد سے محترمہ نورین شامی صاحبہ لکھتی ہیں۔ آپ کے ناولوں کی باقاعدہ قاری ہوں اور آپ کے ناول پڑھ کر میں نے آپ کی ذات کا تجزیہ کیا ہے کیونکہ تحریر انسان کے کردار کا عکس ہوتی ہے۔ تجزیہ تو بیحد طویل ہے البتہ ابتدائی طور پر چند پوائنٹس لکھ رہی ہوں۔ آپ عورت کی مکمل آزادی نہ سہی پھر بھی عورت کی آزادی کے قائل ضرور ہیں۔ آپ مکمل طور پر مذہبی ہیں مگر ایک حد سے آگے نہیں بڑھتے۔ آپ شادی شدہ نہیں ہیں آپ چائے بھی پیتے ہیں اور صبح سیر کو بھی جاتے ہیں۔ آپ کا مشاہدہ بے حد مضبوط ہے۔ آپ کا کردار بے داغ اور انتہائی اعلیٰ ہے۔ آپ سوتے میں نائٹ بلب جلاتے ہیں اور رات کو دودھ بھی ضرور پیتے ہیں ......"

محترمہ نورین شامی صاحبہ ! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میری تحریروں سے میری ذات کا جو تجزیہ کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ تجزیہ تو بے حد طویل ہے اور آپ صرف ابتدائی چند پوائنٹس درج کر رہی ہیں لیکن یہ ابتدائی چند پوائنٹس بھی اگر میں تفصیل سے چند باتوں میں درج کر دوں تو شاید پھر ناول لکھنے کی گنجائش بھی باقی نہ رہے اس لئے بطور نمونہ چند دلچسپ

تجزیاتی پوائنٹس میں نے لکھ دیئے ہیں۔ ان کے جواب میں صرف اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ نے شاید بھول کر یہ لکھ دیا ہے کہ آپ میرا ذاتی تجزیہ کر رہی ہیں حالانکہ یہ تمام تر تجزیہ آپ نے عمران کے کردار کا کیا ہے۔ اُمید ہے آپ آئندہ خط میں تصحیح کرلیں گی۔ شکریہ۔

ملتان سے محمد خالد احمد صاحب لکھتے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں جس طرح تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے رہتے ہیں وہ واقعی قابل قدر ہے اور آپ کے ناولوں میں تعلیم کی اسی اہمیت سے متاثر ہو کر میں نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر چند چھوٹے چھوٹے سکول مختلف علاقوں میں کھولے ہیں جہاں ہم سب دوست بچوں کو بغیر کسی معاوضے سے پڑھاتے ہیں تاکہ ہمارے ملک میں تعلیم عام ہو سکے۔ آپ سے ایک گذارش ہے کہ چند باتوں کے آخر میں جہاں آپ کا نام شائع ہوتا ہے اگر اس کی بجائے آپ ہر کتاب پر وہاں اپنے ہاتھ سے دستخط کر دیا کریں تو اس طرح ہمیں ناول کے ساتھ ساتھ آپ کا آٹوگراف بھی مل جائے گا۔ امید ہے آپ اس تجویز پر غور کریں گے۔"

محترم محمد خالد احمد صاحب! خط لکھنے کا بیحد شکریہ۔ آپ کا اور آپ کے دوستوں کا بلا معاوضہ تعلیم دینے کا جذبہ بیحد قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو جزا دیگا۔ ایک بچے کو تعلیم دینے کا مطلب ایک نسل کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا ہوتا ہے اور یہ ایک لازوال نیکی ہے۔ آپ کا خط پڑھ کر مجھے حقیقتاً بیحد مسرت ہوئی ہے جہاں تک آٹوگراف کا تعلق ہے تو یہ تو ناممکن ہے کہ میں ہزاروں لاکھوں ناولوں پر دستخط کر سکوں البتہ یہ ممکن ہے کہ نام کی بجائے دستخط شائع ہو جائیں اگر آپ اور دوسرے قارئین کی خواہش ہو تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔

اب اجازت دیجیئے۔

والسّلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار چلاتا دارالحکومت کے نواحی قصبے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ سڑک پر خاصی ٹریفک موجود تھی کیونکہ یہ سڑک دارالحکومت سے دوسرے اہم شہروں کو جانے والی مین شاہراہ تھی۔ اس نواحی قصبے کا نام طارم تھا اور عمران طارم میں رہنے والے ایک ریٹائرڈ پولیس آفیسر انکل زبیری سے ملنے جا رہا تھا۔ وہ اُسے انکل اس لئے کہتا تھا کہ سر رحمٰن اور زبیری صاحب کسی زمانے میں اکٹھے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے رہے تھے پھر زبیری صاحب نے کسی واقعے کی بنا پر نوکری سے از خود ریٹائرمنٹ لے لی اور طارم قصبے میں اپنی آبائی زمینداری میں مصروف ہو گئے تھے لیکن ان کے تعلقات سر رحمٰن سے ویسے ہی رہے تھے اور اکثر وہ اپنے بچوں سمیت سر رحمٰن سے ملنے آتے رہتے تھے اور خوشی غمی کے مواقع پر سر رحمٰن عمران کی والدہ کے ہمراہ طارم بھی جاتے رہتے تھے اس لئے عمران ان سے اچھی طرح

واقف تھا۔ انکل زبیری کی صحت خاصی اچھی تھی اور ویسے بھی وہ شروع
سے ہی ورزش کے شوقین تھے اس لئے کچھ ورزش کی اس عادت اور
کچھ قصبے کی کھلی آب و ہوا کی وجہ سے وہ تقریباً سر رحمٰن کی عمر کے ہونے
کے باوجود جوان دکھائی دیتے تھے۔ انکل زبیری اپنی بڑی بڑی مونچھوں
اور قطعی گنجے سر کی وجہ سے زیادہ مشہور تھے۔ پولیس میں رہنے کی وجہ
سے ان کے چہرے پر سختی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ
پہلی نظر میں دیکھنے والا انہیں کوئی خوفناک مجرم سمجھ کر خوف کھانے
لگتا تھا لیکن انکل زبیری طبیعت کے بے حد نرم تھے۔ ان کے دو لڑکے
تھے۔ دونوں شادی شدہ تھے اور وہ دونوں بھی دارالحکومت میں اچھے
عہدوں پر فائز تھے جبکہ زبیری صاحب کی بیگم جنہیں عمران بگ آنٹی
کہا کرتا تھا انتہائی دیوقامت عورت تھیں۔ قد و قامت اور ڈیل ڈول کے
لحاظ سے وہ واقعی کسی دیو کی اولاد لگتی تھیں لیکن طبیعت کے لحاظ
سے وہ انتہائی محبت کرنے والی خاتون تھیں اور عمران تو ان کی گود میں
کھیلتا رہا تھا اس لئے وہ عمران سے بے پناہ پیار کرتی تھیں اور اس
وقت عمران کی انکل زبیری کے قصبے میں جانے کی وجہ بھی بگ آنٹی
ہی تھیں۔ انکل زبیری نے سر رحمٰن کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ ایک پراسرار
واقعہ کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں اور جو پراسرار واقعہ انہوں نے
بتایا تھا اس کے مطابق بگ آنٹی کے جسم پر اچانک آگ بھڑک اٹھتی
تھی لیکن یہ آگ صرف ان کے کپڑے جھلسانے تک ہی محدود رہتی
تھی۔ نہ ہی ان کے کپڑے پوری طرح جلتے تھے اور نہ ہی ان کے جسم
کو کوئی گزند پہنچتی تھی۔ بگ آنٹی کے مطابق تو یہ سب کچھ جنات کا

کیا دھرا تھا لیکن انکل زبیری چونکہ پولیس میں رہ چکے تھے اس لئے وہ
ایسی باتوں کے سرے سے ہی قائل نہ تھے۔ انہوں نے اپنے طور پر
اس واقعہ کی چھان بین بلکہ صحیح لفظوں میں مکمل تفتیش کر ڈالی تھی لیکن
وہ بھی اس پراسرار اور اچانک بھڑک اٹھنے والی آگ کی وجہ تلاش نہ
کر سکے تھے چنانچہ انہوں نے سر رحمٰن سے فرمائش کی تھی کہ وہ عمران کو
اس کے پاس بھجوا دیں کیونکہ ان کے مطابق عمران اپنی بے پناہ ذہانت
کی وجہ سے اس واقعہ کا آسانی سے سراغ لگا سکتا تھا۔ گو سر رحمٰن نے
انکل زبیری کو بے حد یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ بے پناہ ذہانت
تو ایک طرف عمران میں سرے سے ذہانت نام کی کوئی چیز ہی موجود نہیں
ہے لیکن انکل زبیری شاید فیاض کی وجہ سے عمران کے متعلق کافی جانتے
تھے کیونکہ وہ سر رحمٰن کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے بھی اتنے ہی
دوست تھے جتنے سر رحمٰن کے تھے اس لئے وہ اپنی بات پر بضد رہے
جس پر سر رحمٰن نے تنگ آ کر انہیں براہ راست عمران سے بات کرنے
کے لئے کہا اور عمران کے فلیٹ کا فون نمبر انہیں دے دیا لیکن زبیری
صاحب چونکہ عمران کی عادت اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہوں نے
خود فون کرنے کی بجائے اپنی بیگم کو آگے کر دیا تھا اور بگ آنٹی کے
فون کے بعد عمران کو بہرحال طارم جانے کا فیصلہ کرنا ہی پڑا چنانچہ اس
وقت عمران جوزف اور جوانا کو ساتھ لئے طارم کی طرف ہی بڑھا جا رہا
تھا۔ جوزف اور جوانا کو اس نے اس لئے ساتھ لے لیا تھا تاکہ انہیں
رانا ہاؤس سے باہر نکلنے کا موقع مل سکے لیکن اس نے چلنے سے پہلے
اس پراسرار آگ کا ذکر ان دونوں سے کر دیا تھا اور جوزف نے تو فوری طور

پر یہ فیصلہ دے دیا تھا کہ عمران کی بگ آنٹی پر شاتاال دیوتا کا سایہ ہے اور شاتاال دیوتا کو خوش کئے بغیر عمران کی بگ آنٹی کو اس آگ سے نہیں بچایا جا سکتا۔ لیکن جوزف نے شاتاال دیوتا کو خوش کرنے کی جو تفصیل بتائی تھی اس کے مطابق بگ آنٹی کو افریقہ کے انتہائی خوفناک دلدلی علاقے میں واقع شاتاال دیوتا کے قدیم معبد میں موجود جھیل میں رہنے والی خونخوار جونکوں کے ساتھ تیراکی کا کورس کرنا پڑے گا اور عمران نے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ بگ آنٹی کو ضرور اس پر آمادہ کرے گا بشرطیکہ انکل زبیری نے اجازت دے دی۔ اور انکل زبیری سے اجازت لینے کا کام اس نے جوزف پر چھوڑ دیا تھا۔ جوزف کو یقین تھا کہ وہ بہرحال انکل زبیری کو قائل کر لے گا جبکہ جوانا کا خیال تھا کہ بگ آنٹی کو لگنے والی یہ آگ لازماً انکل زبیری کا کارنامہ ہو گا۔ وہ بگ آنٹی سے چھٹکارہ پانے اور دوسری شادی کرنے کی غرض سے یہ سارا کھیل کھیل رہے ہوں گے اور باوجود عمران کے بتانے کے کہ انکل زبیری بگ آنٹی سے بے حد محبت کرتے ہیں وہ اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"ماسٹر۔۔۔ زبیری صاحب کی زمینیں ان کی اپنی ملکیت ہیں یا ان کی بیگم کی ہیں"۔۔۔؟ اچانک جوانا نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"زیادہ بگ آنٹی کی ہیں۔۔۔ کیوں"۔۔۔؟ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ماسٹر۔۔۔ اب تو بات صاف ہو گئی"۔ جوانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا صاف ہو گئی"۔۔۔؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کہ آپ کے انکل زبیری بگ آنٹی کی زمینوں کے چکر میں یہ کھیل کھیل رہے ہیں"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"تم انکل زبیری کو جانتے ہی نہیں۔۔۔ وہ ایسے نہیں ہیں۔ میں ان سے ملا ہوا ہوں۔۔۔ یہ شاتاال دیوتا کی ناراضگی ہے۔ بگ آنٹی نے شاتاال دیوتا کی توہین کی ہو گی"۔۔۔ جوزف نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"بس بس۔۔۔ فی الحال ہم سفر میں ہیں اور بزرگ کہتے ہیں سفر کے دوران اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ بلائیں چمٹ جاتی ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بلائیں۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔؟ جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب ہی تو مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ اس لئے میں نے ایک سیٹ کا فاصلہ رکھا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا جبکہ جوزف اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔

"باس ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ بلاؤں کو فاصلے پر ہی رکھنا چاہئے۔ وچ ڈاکٹر شمولی اسی لئے اپنے گلے میں زرد پھولوں کا ہار پہنے رکھتا تھا"۔ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

تھوڑی دور آگے جانے کے بعد اس نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑا اور پھر تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ طارم قصبے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک دیہاتی انداز کا قصبہ تھا جس میں پختہ اور کچے ملے جلے مکانات موجود تھے۔ عمران قصبے کو کراس کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا کیونکہ انکل

زبیری کا حویلی نما مکان قصبے سے کافی ہٹ کر بنا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک حویلی کے کھلے ہوئے گیٹ میں داخل ہو گئی اور عمران نے ایک وسیع برآمدے کے اندر جا کر کار روک دی۔ یہاں دو جیپیں پہلے سے موجود تھیں۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوراً ہی ایک دیہاتی انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم نما کمرے میں بٹھا دیا گیا اور ابھی وہ وہاں بیٹھے ہی تھے کہ بگ آنٹی اندر داخل ہوئیں۔ وہ واقعی دیو نما عورت تھیں۔

"ارے تم یہاں کیوں بیٹھ گئے بچے۔ اندر آؤ" ____ بگ آنٹی نے ناراضگی کے اظہار میں کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بگ آنٹی! ____ یہ میرے ساتھی جوزف اور جوانا ہیں اور آپ کے سامنے واقعی بچے ہیں" ____ عمران نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور بگ آنٹی کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔

"یہ اس سے ڈبل بھی ہو جائیں ___ تب بھی میرے لئے تو بچے ہی ہیں ___ آؤ آؤ ___ اندر آجاؤ" ____ بگ آنٹی نے سلام کا جواب دینے کے بعد ہنستے ہوئے کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گئیں اور تھوڑی دیر بعد وہ حویلی کے اندر ایک بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے بگ آنٹی اپنی مخصوص جہازی سائز کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ عمران، جوزف اور جوانا صوفوں پر ان کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے جوانا بڑی حیرت بھری نظروں سے بگ آنٹی کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس نے واقعی اس ڈیل ڈول اور قدوقامت کی عورت پہلے کبھی نہ دیکھی تھی حالانکہ ایکریمیا میں بھی موٹی عورتیں ہوتی تھیں لیکن ان کا قد بہرحال سات

فٹ نہ ہوتا تھا۔

"ارے ___ میرا بھتیجہ عمران آیا ہے" ____ اسی لمحے ایک بھاری سی آواز دروازے میں سنائی دی اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے جوزف اور جوانا نے بھی اس کی پیروی کی اور دوسرے لمحے انکل زبیری اندر داخل ہوئے۔ ان کی بڑی بڑی مونچھیں لہرا رہی تھیں اور گنجے سر کے ساتھ واقعی وہ کوئی پہلوان یا غنڈہ لگ رہے تھے لیکن اپنے بھاری قدوقامت کے باوجود وہ بھی بگ آنٹی کے ایک چوتھائی بھی نہ تھے۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور انکل زبیری عمران کے بعد جوزف اور جوانا سے مصافحہ کر کے ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے نوکروں نے مشروب کے بڑے بڑے گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے

"ہاں! ___ اب بتائیں بگ آنٹی! ___ کہ آپ کے کپڑوں کو آگ کون لگاتا ہے" ____ عمران نے مشروب کی چسکی لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھے پتہ چلتا کہ کون لگاتا ہے تو میں اس کی گردن نہ مروڑ دیتی"۔ بگ آنٹی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ جنات کی گردن ہی نہیں ہوتی" ____ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور انکل زبیری بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"گردن نہیں ہوتی ___ اچھا۔ تو کیا ان کے سر کندھوں سے جڑے ہوتے ہیں" ____ ؟ بگ آنٹی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل ___ البتہ سر سے وہ بالکل گنجے ہوتے ہیں اور ان کی بڑی بڑی مونچھیں بھی ہوتی ہیں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھتیجے بھتیجے ۔۔۔ حد ادب میں رہو" ۔۔۔ انکل زبیری نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کریں انکل ۔۔۔ بگ آنٹی کی وجہ سے ادب کی حد خاصی وسیع ہو چکی ہے" ۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور انکل زبیری بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جنات زبیری جیسے ہوتے ہیں ۔۔۔ مگر ان کی تو گردن ہے" ۔۔۔ بگ آنٹی نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"بس یہی فرق تو آڑے آرہا ہے" ۔۔۔ عمران نے بھی بگ آنٹی کی طرح معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور انکل زبیری کے زوردار قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم واقعی شیطان ہو ۔۔۔ شکر ہے کوئی فرق بتا دیا ورنہ بیگم کو یقین آجاتا کہ میں ہی وہ جن ہوں جو ان کے کپڑوں میں آگ لگاتا ہے اور پھر نہ زبیری رہتا اور نہ جن" ۔۔۔ انکل زبیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ سے ہزار بار کہا ہے کہ فضول باتیں نہ کیا کریں لیکن آپ اپنی عادت سے باز نہیں آتے" ۔۔۔ بگ آنٹی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے میں چلا ۔۔۔ ابھی غصہ ابتدائی سٹیج پر ہے اس لئے فی الحال جان بچانے کا موقع موجود ہے" ۔۔۔ انکل زبیری نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر کی طرف چل دیئے۔

"ہونہہ ۔۔۔ اپنی عمر دیکھتے نہیں اور بچوں کی طرح قہقہے لگانے شروع کر دیتے ہیں" ۔۔۔ بیگم زبیری کا غصہ بدستور موجود تھا۔

"کتنی عمر ہوگی" ۔۔۔؟ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"عمر ۔۔۔ کس کی عمر" ۔۔۔؟ بگ آنٹی نے چونک کر پوچھا۔

"انکل زبیری کی" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ساٹھ سے اوپر تو ہو ہی گئے ہوں گے ۔۔۔ کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ۔۔۔؟ بگ آنٹی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ۔۔۔ پھر تو واقعی یہ جن نہیں ہو سکتے ۔۔۔ میں نے تو سنا ہے کہ جنوں کی عمریں ہزاروں سال ہوتی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار بگ آنٹی بھی ہنس دیں۔

"تم تھکے ہوئے ہو گے اس لئے میں تمہیں تمہارے کمرے دکھا دیتی ہوں آرام کر لو ۔ پھر رات کے کھانے پر باتیں ہوں گی" ۔۔۔ بگ آنٹی نے اس جہازی سائز کی کرسی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ آنٹی تشریف رکھیں اور پہلے مجھے تفصیل سے بتائیں کہ یہ آگ لگنے والا چکر کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بگ آنٹی نے اٹھنے کی کوشش ترک کر دی۔

"دس بارہ بار ایسا ہو چکا ہے کہ رات کو سوتے ہوئے مجھے اچانک آگ لگ جاتی ہے ۔۔۔ میں گھبرا کر اٹھتی ہوں تو میرے کپڑے آگ سے جھلسے ہوئے ہوتے ہیں" ۔۔۔ بگ آنٹی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا آگ آپ کو دکھائی نہیں دیتی ۔۔۔ صرف کپڑے جھلسے ہوتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا ۔ وہ اس وقت سنجیدہ تھا۔

"دو بار آگ بھی بھڑک رہی تھی ۔ میں چیخیں مارتی ہوئی ابھی بستر سے اترنے ہی لگی تھی کہ آگ بجھ گئی" ۔۔۔ بگ آنٹی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ظاہر ہے آپ کو اُترنے میں کافی وقت لگتا ہوگا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وقت، بس آدھی رات کے بعد کا ہی وقت ہوتا ہے" ——— بگ آنٹی نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"کوئی بُو محسوس ہوتی ہے۔ کپڑوں کے جلنے کی یا کوئی دوسری" ——— ؟ عمران واقعی ماہر سراغ رسانوں کی طرح پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

"بُو ——— نہیں بُو تو میں نے کبھی محسوس نہیں کی" ——— بگ آنٹی نے چونک کر جواب دیا۔

"بُو کو تو ظاہر ہے ان کی ناک میں طویل سفر کرنا پڑتا ہوگا اس لئے وہ بیچاری تھک ہار کر بے بُو ہو جاتی ہوگی" ——— دروازے سے انکل زبیری کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ پھر آ گئے" ——— بگ آنٹی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اے بیگم ——— میں نے سوچا کہ یہ شیطان کہیں میری عدم موجودگی کا فائدہ اٹھا کر تمہیں تنگ نہ کرے۔ اس لئے تمہاری مدد کے لئے آگیا ہوں" انکل زبیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفے پر بیٹھ گئے۔

"یعنی آپ کی موجودگی میں تنگ کرنے کی اجازت ہے" ——— عمران نے کہا تو انکل زبیری بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"آپ پھر بچوں کی طرح ہنس رہے ہیں" ——— بگ آنٹی شاید انکل زبیری کے اس طرح ہنسنے سے الرجک تھیں۔

"بس بس یہ آخری قہقہہ تھا۔ اس لئے غصہ ختم کرو ——— بھتیجے ——— میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ میں نے ان کپڑوں کا تجزیہ کیا ہے ان میں پٹرول

کی ہلکی سی بُو مجھے محسوس ہوئی ہے" ——— انکل زبیری نے اپنی تفتیش کی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ——— پہلے یہ بتلایئے کہ یہ تجزیہ کیا اس وقت کیا ہے آپ نے جب بگ آنٹی کپڑے پہنے ہوئے تھیں یا ———" عمران نے کہا تو انکل زبیری کے حلق سے بے اختیار زوردار قہقہہ نکل گیا۔

"تم ——— تم شیطان ہو ——— واقعی تم شیطان ہو ——— میں سر رحمان کی بات پر یقین نہ کرتا تھا لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم یہ باتیں کر کے مجھے اپنی بگ آنٹی کے ہاتھوں انجام تک پہنچا ہی دو گے" ——— انکل زبیری نے قہقہہ لگانے کے بعد بگ آنٹی کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا اور صوفے سے اٹھ کر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اتنی عمر ہو گئی ہے لیکن بچوں جیسی حرکتیں نہیں چھوڑیں انہوں نے ہونہہ" ——— بگ آنٹی نے پھنکارتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"دیکھو عمران بیٹے! ——— یہ سارا چکر جنات کا ہی ہے ——— تم مجھے وہ وظیفہ بتاؤ جس سے جنات بھاگ جاتے ہیں۔ باقی باتیں چھوڑو" ——— بگ آنٹی نے عمران کی طرف متوجہ ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وظیفہ" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں! ——— وہی وظیفہ جو تمہیں پیر کالے شاہ نے بتایا تھا اور جس کی وجہ سے تم نے بے شمار لوگوں پر آنے والے جنوں کو بھگایا ہے" ——— بگ آنٹی نے اپنے بڑے سے سر کو ہلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا اور عمران

بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ انکل زبیری نے اسے بگ آنٹی کے ذریعے بلوانے کے لئے انہیں چکر دیا ہوگا کہ عمران کو کسی پیر کالے شاہ نے جنات بھگانے کا وظیفہ بتایا ہوا ہے۔ تبھی بگ آنٹی عمران کو بلانے پر آمادہ ہوئی ہونگی۔

"ارے آنٹی ــــ وہ وظیفہ تو بیچارے چھوٹے موٹے جنات کو بھگانے کا ہے ــــ شاہ جنات بھگانے کا نہیں ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بگ آنٹی کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ش ــ شش ــ شاہ جنات ــ اوہ خدایا ــ کیا تم درست کہہ رہے ہو" ــ بگ آنٹی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے آپ پر کوئی عام جن تو قابو پا ہی نہیں سکتا ــ اور بیچارہ شاہ جنات بھی شاہ ہونے کے باوجود اتنا پٹرول مہیا نہیں کر سکتا کہ اپنی مرضی کی آگ لگا سکے ــ دو چار ٹینکر ہی لے آتا ہوگا پٹرول کے۔ ان سے آپ کا کیا بگڑتا ہے۔ ویسے بھی آجکل پٹرول بے حد مہنگا ہے" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شاہ جنات کا پٹرول سے کیا تعلق" ــ بگ آنٹی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پوری دنیا میں پٹرول کے ذخیرے شاہوں کے قبضے میں ہی ہیں بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ میں شاہ جنات کے دو خاص درباریوں کو ساتھ لے آیا ہوں ــ یہ شاہ جنات کو سمجھائیں گے کہ وہ خوامخواہ اتنا قیمتی پٹرول ضائع نہ کریں۔ کسی غریب کو تحفے میں دے دیں۔ بے چارہ غریب کچھ دن کار سڑکوں پر بھگا کر شوق پورا کر لے گا" ــ عمران نے بڑے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شاہ جنات کے درباری ــ تو ــ تو کیا یہ ــ" بگ آنٹی نے خاموش بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی ــ ماسٹر مذاق کر رہے ہیں۔ میرا نام جوانا ہے اور اس کا نام جوزف ہے ــ ہم عمران صاحب کے ساتھی ہیں۔ شاہ جنات کے درباری نہیں ہیں" ــ جوانا نے بگ آنٹی کو خوفزدہ دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ ــ اچھا اچھا ــ تو تم میرے ساتھ مذاق کر رہے تھے۔ اپنی آنٹی کے ساتھ" ــ بگ آنٹی نے پہلے تو اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ عمران پر غصہ ہونے لگ گئیں۔

"توبہ توبہ ــ میری یہ مجال کہاں بگ آنٹی ــ میں تو آپ کا بڑا احترام کرتا ہوں اور مجبوری ہے بڑا احترام کرنا ہی پڑتا ہے کیونکہ آپ کے لئے چھوٹا احترام تو کام ہی نہیں دے سکتا ــ بہرحال آپ مجھے وہ لباس دکھائیں گی جو اس طرح آگ میں جلسا ہو" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سب تمہارے انکل کے پاس ہیں۔ ان سے دیکھ لینا ــ اور اب تم آرام کرو۔ یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی" ــ بگ آنٹی نے کہا اور دوبارہ اپنی جہازی کرسی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے آخر کار اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"آؤ میرے ساتھ ــ میں تمہیں تمہارے کمرے دکھا دوں" ــ انہوں

نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ قریب ہی ان کے لئے
تین کمرے کھلوا دیئے گئے تھے۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو آرام کرنے
کے لئے کہا اور خود وہ انکل زبیری کو ڈھونڈنے میں مصروف ہو گیا۔
کیونکہ وہ جلد از جلد اس چکر کو نمٹا کر واپس جانا چاہتا تھا۔ انکل زبیری
ایک کمرے میں اُسے مل گئے۔ وہ کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے

"آؤ بھتیجے ـــــ معاف کرنا تمہاری آنٹی کو غصہ بڑی جلدی آجاتا
ہے اس لئے مجبوراً مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا ـــــ بہرحال اب کچھ
سنجیدہ باتیں ہو جائیں" ـــــ انکل زبیری نے کہا۔

"سنجیدہ باتیں ـــــ لیکن مجھے قلم اور کاغذ تو تلاش کرنے دیجئے"۔
عمران نے کرسی پر بیٹھ کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا
جیسے وہ قلم اور کاغذ تلاش کر رہا ہو۔

"قلم اور کاغذ ـــــ کیا مطلب! ـــــ اس کی کیا ضرورت پڑ گئی تمہیں؟"
انکل زبیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ظاہر ہے اعتراف کو قلم بند تو کرنا ہی پڑے گا ـــــ اور پھر نیچے آپ
کے دستخط بھی ضروری ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اعتراف ـــــ کیسا اعتراف" ـــــ؟ انکل زبیری اور زیادہ حیران
ہو گئے۔

"اعترافِ جرم ـــــ اس سے زیادہ سنجیدہ بات اور کیا ہو سکتی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور انکل زبیری بے اختیار قہقہہ مار کر
ہنس دیئے۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ یہ آگ میں لگاتا ہوں" ـــــ انکل زبیری نے

ہنستے ہنستے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ انہیں شاید ہنسنے کے دوران
یہ خیال آیا تھا کہ عمران نے اعترافِ جرم کے الفاظ کیوں استعمال کئے ہیں۔

"لاحول ولا قوۃ انکل زبیری ـــــ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ اتنا کچا
کام کیسے کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے دونوں ہاتھ کانوں کو لگاتے ہوئے کہا۔

"کچا کام" ـــــ انکل زبیری نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے آپ پولیس میں رہ چکے ہیں اور پولیس والے کبھی کچا کام نہیں
کرتے ـــــ وہ تو اتنا پکاتے ہیں کہ پتھر بھی حلوہ بن جاتے ہیں" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انکل زبیری اس بار کھسیانی سی ہنسی
ہنس کر رہ گئے۔

"سنو بھتیجے! ـــــ اگر تمہارے ذہن میں یہ شک ہے کہ میں نے اپنی
بیگم کو اس طرح مارنے کا کوئی منصوبہ بنایا ہوا ہے تو مجھے افسوس ہے کہ
تمہارے ذہن میں میرے متعلق ایسا خیال بھی آسکتا ہے ـــــ تم شاید
نہ جانتے ہو لیکن تمہارے ڈیڈی بہرحال جانتے ہیں کہ مجھے شروع سے ہی
تمہاری بگ آنٹی سے کتنی محبت رہی ہے اور اب میں نے اُسے مار کر کیا
لینا ہے" ـــــ انکل زبیری بے حد سنجیدہ ہو گئے تھے بلکہ ان کے چہرے
پر قدرے رنجیدگی کے آثار بھی نظر آنے لگے تھے جیسے انہیں عمران کے
ان الفاظ نے دلی تکلیف پہنچائی ہو۔

"ارے انکل ـــــ آپ تو خوامخواہ سنجیدہ ہو گئے ـــــ اگر میرے ذہن
میں ایسا خیال آتا تو میں یہاں آنے کی بجائے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو نہ بھیج دیتا۔
وہ ایسی پلاننگ کا ماسٹر ہے لیکن سلمیٰ بھابھی کے سامنے اس کی کوئی پلاننگ
کامیاب نہیں ہوتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انکل زبیری

ہنس پڑے۔

"بہرحال تمہاری مرضی ——— تم جو چاہے سوچتے رہو۔ میں نے تمہیں اس لئے یہاں بلوایا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تم اگر سنجیدہ ہو جاؤ تو اس پُراسرار وارداتوں کا سراغ ضرور لگا لو گے" ——— انکل زبیری نے کہا۔

"تو آپ نے یہ بات طے کر لی ہے کہ یہ وارداتیں ہیں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اس کے سوا اور سوچا بھی کیا جا سکتا ہے" ——— انکل زبیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ انہیں وارداتیں سمجھتے ہیں انکل ——— تو پھر پولیس مین ہونے کی وجہ سے آپ نے سب سے پہلے اس کے مقصد کے بارے میں بھی ضرور سوچا ہوگا" ——— عمران بھی اب سنجیدہ ہو چکا تھا۔

"ظاہر ہے سب سے پہلے یہی بات ذہن میں آتی ہے۔ لیکن مجھے اعتراف ہے کہ باوجود مغزماری کے میں ان وارداتوں کے پیچھے کسی مقصد کا سراغ نہیں لگا سکا ——— کوئی مقصد سمجھ میں ہی نہیں آتا۔ نہ ہمارے یہاں کوئی دشمن ہیں اور نہ ہی کوئی غیر آدمی حویلی میں داخل ہو سکتا ہے۔ پھر تمہاری بگ آنٹی سے کسی کو کیا دشمنی ہو سکتی ہے ——— اور اگر دشمنی ہوتی بھی سہی تو پھر آگ کا فوراً بجھ جانا ——— یہ سب باتیں کم از کم میری سمجھ میں نہیں آ رہیں" ——— انکل زبیری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ لباس آپ مجھے دکھائیں گے جو جھلسے ہوتے ہیں" ——— عمران نے کہا اور انکل زبیری سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کپڑوں کا ایک بڑا سا ڈھیر اٹھائے اندر داخل ہوئے

اور انہوں نے یہ ڈھیر عمران کے سامنے پھینک دیا۔ یہ بگ آنٹی کے مختلف لباس تھے جو واقعی جگہ جگہ سے جھلسے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے ایک کپڑا اٹھا لیا اور پہلے تو وہ غور سے اس جھلسے ہوئے حصے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اُسے سونگھا۔ اس کے بعد اس نے اس جھلسے ہوئے حصے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھٹکے دیئے پھر اس نے اُسے فرش پر پھیلا دیا۔ پھر اس نے باقی کپڑوں کو بھی ساتھ ساتھ فرش پر پھیلایا اور انہیں کچھ دیر غور سے دیکھتا رہا۔

"آنٹی کونسی پرفیوم لگاتی ہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا تو انکل زبیری بے اختیار چونک پڑے۔

"پرفیوم ——— اس عمر میں انہوں نے کیا پرفیوم لگانی ہے ——— مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا تم نے لباس سے کسی پرفیوم کو سونگھا ہے ؟" انکل زبیری نے کہا۔

"اس جھلسے ہوئے حصے پر لینولین کی جلی ہوئی ہلکی سی تہہ موجود ہے اور لینولین ایک ایسا مادہ ہوتا ہے کہ اگر خالص استعمال کیا جائے تو معمولی سی گرمی سے خود بخود بھڑک اٹھتا ہے لیکن چونکہ اس کے ساتھ آکسیجن شامل نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ زیادہ دیر تک نہیں جل سکتا اور لینولین مادہ عام طور پر اچھی کوالٹی کی پرفیوم میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن انتہائی معمولی مقدار میں ——— یہ مادہ اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پرفیوم میں شامل کی جانے والی مصنوعی خوشبو کا اثر دیر تک قائم رکھا جا سکے اور پھر ان سب لباسوں میں صرف آنٹی کی قمیضیں شامل ہیں شلواریں نہیں ہیں اور انہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سب جھلسے

ہوئے حصے وہ ہیں جہاں عام طور پر عورتیں پرفیوم سپرے کرتی ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو انکل زبیری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ ـــ اوہ ۔ حیرت انگیز ـــ انتہائی حیرت انگیز ـــ تم نے کمال کر دیا۔ میں نے تو لاکھ سر پٹخا مگر یہ نکتہ تو کبھی میرے ذہن میں آ ہی نہ سکتا تھا ـــ اور سچی بات تو یہ ہے کہ میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ بس پرفیوم ہوتی ہے مگر اس کے اجزا اور پھر ان کی خاصیتیں ـــ حیرت ہے کہیں تم نے پرفیوم بنانے کا کاروبار تو نہیں کر رکھا" ـــ انکل زبیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر بگ آنٹی وعدہ کریں کہ وہ مجھ سے ہی پرفیوم خریدیں گی تو پھر میں آج ہی یہ کاروبار شروع کر دیتا ہوں ـــ گیلنوں کے حساب سے تو روزانہ آنٹی کو پرفیوم سپرے کرنا ہی پڑتا ہوگا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تمہاری آنٹی سے تو پوچھیں کہ کیا وہ واقعی کوئی پرفیوم استعمال کرتی ہیں ـــ ویسے مجھے تو سچی بات ہے کہ یقین ہی نہیں آتا کہ اس عمر میں وہ کوئی پرفیوم بھی استعمال کر سکتی ہیں ـــ جوانی میں تو انہوں نے کبھی ایسا شوق نہیں کیا تو اب ـــ" انکل زبیری نے رکتے ہوتے کہا۔

"یہی بات اگر آپ نے بگ آنٹی کے سامنے کرنی ہے تو پلیز مجھے کچھ وقت دیجیئے تاکہ میں دارالحکومت سے قوال پارٹیاں منگوا لوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ! ـــ یہ تم اچھی بھلی باتیں کرتے کرتے الٹی سیدھی کیوں ہانکنے لگ جاتے ہو ـــ قوال پارٹیوں کا کیا تعلق" ـــ انکل زبیری نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بگ آنٹی کی جوانی کی بات کر رہے تھے ناں ـــ اس کا مطلب ہے کہ اب بگ آنٹی بوڑھی ہوگئی ہیں اور عورت چاہے بگ آنٹی جیسی ہی کیوں نہ ہو بہرحال عورت ہوتی ہے ان کے سامنے بڑھاپے کی بات کرنے کے بعد ظاہر ہے مجھ جیسا نحیف و نزار آپ کو بچا تو نہ سکے گا۔ صرف اتنا کر سکوں گا کہ دارالحکومت سے قوال پارٹیاں بلوا کر آپ کے مزار پر قوالی کرادوں" ـــ عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ انکل زبیری کے بے اختیار فلک شگاف قہقہے سے گونج اٹھا۔

"اس بات کے ساتھ ساتھ اگر آپ نے بگ آنٹی کے سامنے ایسا قہقہہ بھی لگایا ہے تو پھر شاید قوالی کرانے کی حسرت بھی دل میں ہی باقی رہ جائے کیونکہ مزار ڈھونڈنے میں عمر ختم ہو جائے گی" ـــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور کمرہ ایک اور فلک شگاف قہقہے سے گونج اٹھا۔ انکل زبیری کی حالت واقعی عجیب سی ہوگئی تھی۔ ان کے منہ سے قہقہے بے اختیار نکل رہے تھے جب کہ وہ شعوری طور پر انہیں روکنے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔

اسی لمحے کمرے کا بھڑا ہوا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بگ آنٹی اندر داخل ہوئیں۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ۔ آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے ـــ آپ تو بالکل ہی

بچے بن گئے ہیں" ـــــ بگ آنٹی نے انتہائی غصیلے لہجے میں انکل زبیری
کو ڈانٹ پلاتے ہوتے کہا اور انکل زبیری کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی
اور وہ اسی حالت میں بے اختیار ہنستے ہنستے دوہرے ہوتے تیزی سے
دروازے کی طرف دوڑ پڑے ۔

" یہ انہیں کیا ہو گیا ہے ـــ کیا دماغ پر کوئی اثر ہو گیا ہے" ـــــ
اس بار بگ آنٹی کے لہجے میں تشویش تھی ۔

" اصل بات بتا دوں" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" اصل بات ـــ کیا مطلب" ـــــ ؟ بگ آنٹی نے چونک کر پوچھا۔

" انکل آپ سے کہہ نہیں سکتے ۔ کہتے ہوئے ڈرتے ہیں ـــ انہیں
آپ کی پرفیوم سے الرجی ہے ۔ جیسے ہی اس کی خوشبو ان کی ناک میں
پہنچتی ہے انہیں گدگدی ہونے لگ جاتی ہے اور وہ بے اختیار ہنسنے
لگ جاتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

" پرفیوم ـــ مگر میں تو کوئی پرفیوم نہیں لگاتی ـــ کس پرفیوم کی بات
کر رہے ہو" ـــــ ؟ بگ آنٹی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے
کہا اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔ اس کی تفتیش کا
سارا محل ہی بگ آنٹی کی اس بات سے دھڑام سے نیچے آ گرا تھا۔ ظاہر
ہے جب وہ سرے سے پرفیوم ہی نہیں لگاتیں تو پھر کیسا اس کا مادہ
لینولین اور کیسی آگ ـــ سارا مسئلہ ہی ختم ہو گیا تھا۔

" مگر انکل تو کہہ رہے تھے کہ کوئی بو خوشبو آتی ہے ۔ ظاہر ہے پرفیوم
کی ہی ہوتی ہو گی ـــ پرفیوم کی نہ ہوتی ہو گی تو کسی نہ کسی چیز کی تو
آتی ہو گی" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ـــ بو ۔ خوشبو ـــ یہ سب کیا ہے ۔
زنجبار سے تو نہ بو آتی ہے اور نہ خوشبو ـــ وہی میں کبھی کبھار لگا لیتی
ہوں" ـــ بگ آنٹی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا اور عمران
بے اختیار چونک پڑا ۔

" زنجبار ـــ کیا مطلب ـــ یہ تو ایک علاقے کا نام ہے" ـــ عمران
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" علاقے ولاقے کا تو مجھے علم نہیں ـــ مجھے تو اکبر نے ڈبہ لا دیا
تھا کہ یہ زنجبار کا ڈبہ ہے اسے اگر کپڑوں اور چہرے پر لگایا جائے تو
عبادت میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے مگر اس میں تو نہ خوشبو ہے اور نہ
بو" ـــ بگ آنٹی نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

" وہ ڈبہ کہاں ہے اس وقت" ـــ ؟ عمران نے پوچھا۔

" وہ تو ختم ہو گیا ۔ چھوٹا سا تو ڈبہ تھا ۔ بس سات آٹھ بار ہی میں نے
لگایا تھا تھوڑا تھوڑا مگر ـــ" بگ آنٹی نے جواب دیا ۔

" یہ اکبر کون صاحب ہیں" ـــ ؟ عمران نے پوچھا۔

" اکبر میری زمینوں کا مینیجر ہے ـــ بڑا نیک آدمی ہے ۔ کیوں" ۔
بگ آنٹی نے کہا۔

" اچھا اب یاد کر کے بتائیں کہ آپ نے جب بھی زنجبار لگایا اسی رات
آپ کے کپڑوں کو آگ لگ گئی" ـــ عمران نے کہا تو بگ آنٹی کی
آنکھیں پہلے تو تھوڑی سی سکڑیں اور پھر تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ ـــ اوہ ۔ تم درست کہہ رہے ہو ـــ اوہ ـــ مجھے تو خیال تک
نہ آیا تھا ـــ ہاں ! واقعی مجھے یاد آ رہا ہے ۔ ٹھیک اسی رات کپڑوں

کو آگ لگ گئی تھی ۔۔۔ بالکل اب مجھے یاد آگیا ہے مگر اس کا کیا مطلب ہوا" ۔۔۔ بگ آنٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کے سمجھنے کی بات نہیں ہے۔ آپ بس مجھے وہ ڈبہ دکھائیں اور اکبر صاحب کو بلا کر ملوا دیں لیکن آپ نے انہیں یہ نہیں بتانا کہ ہم ان سے اس ڈبے کے بارے میں کوئی بات کریں گے" ۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مگر اکبر تو آجکل جلدی گھر چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا بیٹا جو کہیں باہر کے ملک میں پڑھتا ہے وہ آیا ہوا ہے" ۔۔۔ بگ آنٹی نے کہا۔

"اکبر کا گھر کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے اور زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ معاملہ غیر ملک کے حوالے کی وجہ سے اُسے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لگنے لگا تھا۔

"اس کا گھر ساتھ والے قصبے عالم پور میں ہے ۔۔۔ میں اُسے وہاں سے بلوا لیتی ہوں ملازم کو بھیج کر" ۔۔۔ بگ آنٹی نے کہا۔

"آپ پہلے مجھے وہ ڈبہ دکھائیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بگ آنٹی واپس مڑ گئیں۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کچھ پتہ چلا" ۔۔۔ کمرے سے نکلتے ہی انہیں انکل زبیری مل گئے جو شاید اب اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لینے کے بعد واپس آرہے تھے۔

"ہاں ! ۔۔۔ بگ آنٹی کو ان کے منیجر نے زنجبار کا ڈبہ دیا اور آنٹی نے جب بھی یہ زنجبار لگایا اسی رات کپڑوں کو آگ لگ گئی" ۔۔۔ بگ آنٹی کے پیچھے چلتے ہوئے عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں انکل زبیری کو مختصر طور پر بتا دیا۔

"زنجبار ۔۔۔ یہ کونسی پرفیوم ہے ۔۔۔ اور اکبر تو انتہائی نیک پرہیزگار اور پرانا آدمی ہے" ۔۔۔ انکل زبیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کیا جواب دیتا، خاموشی سے چلتا ہوا بگ آنٹی کے ذاتی کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ کیا تھا پورا ہال تھا۔ اس کے ایک طرف ایک جہازی سائز کا ڈبل بیڈ بلکہ ٹرپل بیڈ پڑا ہوا تھا اور ایک کونے میں اسی طرح کا ایک وسیع و عریض تخت پوش تھا جس پر بڑی سی دری نما جا نماز بچھی ہوئی تھی۔ بگ آنٹی نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ٹین کا بنا ہوا ایک بڑا سا ڈبہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ آنٹی ! ۔۔۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ اب ظاہر ہے نہ آپ زنجبار لگائیں گی اور نہ آگ لگے گی" ۔۔۔ عمران نے ڈبہ لیتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ اکبر کا تم کہہ رہے تھے" ۔۔۔ بگ آنٹی نے چونک کر پوچھا۔

"انکل نے بتا دیا ہے کہ وہ انتہائی نیک آدمی ہے اس لئے اس نے تو اپنے طور پر نیکی کا ہی کام کیا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ آپ کے کپڑے ریشمی ہوتے ہیں اور ریشمی کپڑوں پر زنجبار لگنے سے آگ بھڑک اٹھتی ہوگی" ۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا اور بگ آنٹی نے اس طرح اپنا بڑا سا سر ہلانے کی کوشش کی جیسے وہ عمران کی اس توجیہہ سے پوری طرح مطمئن ہوگئی ہوں۔

عمران انکل زبیری کے ساتھ بگ آنٹی نے کمرے سے نکل کر دوبارہ انکل زبیری کے کمرے میں پہنچ گیا اس نے کرسی پر بیٹھ کر ڈبہ کھولا اور پھر اس کے اندر انگلی ڈال کر ڈبے کی سائیڈوں سے لگا ہوا بھورے رنگ کے

مادے کو باہر نکالا اور اُسے انگلیوں کے درمیان مسلنے لگا۔ انکل زبیری خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ تو خالص لینولین ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر آگ فوراً ہی کیوں نہیں بھڑک اٹھتی تھی" ۔۔۔۔ انکل زبیری نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ گرمی سے آگ لگتی ہے۔ ریشمی کپڑوں پر لگنے کے بعد جب بگ آنٹی پھرتی ہونگی اور رضائی یا چادر اوڑھ لیتی ہوں گی تو درجہ حرارت بڑھ جانے کی وجہ سے اس میں آگ بھڑک اٹھتی ہو گی یا پھر بگ آنٹی کے نیند میں پہلو بدلنے کی وجہ سے ریشمی کپڑے پر بستر کی چادر کی رگڑ پڑنے سے یہ جل اٹھتا ہوگا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور انکل زبیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مگر اس سارے کھیل کا مقصد ۔۔۔۔؟ اس اکبر نے یہ لینولین کیوں بیگم کو لا کر دیا تھا ۔۔۔۔؟" انکل زبیری کے چہرے پر اب تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"کوئی نہ کوئی مقصد تو ہو گا۔ آپ ایسا کریں کسی ملازم کو ہمارے ساتھ بھجوا دیں جو اکبر کا گھر جانتا ہو ۔۔۔۔ بگ آنٹی بتا رہی تھیں کہ اس کا بیٹا جو کسی باہر کے ملک میں پڑھتا ہے آیا ہوا ہے اس لئے وہ گھر گیا ہوا ہے اس سے ملنے کے بعد پتہ چلے گا کہ یہ ڈبہ اُسے کس نے لا کر دیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"میں اُسے یہیں بلوا لیتا ہوں" ۔۔۔۔ انکل نے بھی کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔ میں خود اس کے گھر جانا چاہتا ہوں اور آپ ساتھ نہیں جائیں گے کیونکہ اس طرح میں جو کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں گا وہ آپ کی موجودگی کی وجہ سے معلوم نہ ہو سکے گا ۔۔۔۔ آپ ملازم کو کہہ دیں کہ ہم آپ کے مہمان ہیں اور ہم کچھ زرعی اراضی خریدنا چاہتے ہیں اس لئے اس سلسلے میں مشورہ لینے آ رہے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مگر پھر تم نے مجھے واپس آ کر سب کچھ بتانا ہے" ۔۔۔۔ انکل زبیری نے کہا۔

"ظاہر ہے واپس ہی آؤں گا ۔۔۔۔ بگ آنٹی نے میرے لئے خصوصی طور پر رات کا کھانا تیار کرایا ہو گا ۔۔۔۔ میرے نہ آنے سے تو سارا کھانا آپ ہی کھا جائیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور انکل زبیری مسکرا دیئے۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ اتنا بھی کیا ڈرنا انکل کہ آپ ہنسنے میں بھی کنجوسی کر رہے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور انکل زبیری بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ بات نہیں ۔۔۔۔ میں دراصل ذہنی طور پر اس معاملے میں اُلجھ گیا ہوں ۔۔۔۔ بہرحال آؤ" ۔۔۔۔ انکل زبیری نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے غیر ملکی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا قد لمبا جسم ٹھوس اور جبڑے بڑے بڑے تھے۔

"یس ــ ڈان بول رہا ہوں" ــــ غیر ملکی نے بھاری آواز میں کہا۔

"جیک بول رہا ہوں باس" ــــ دوسری طرف سے ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی۔ لیکن بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بھی غیر ملکی ہے۔

"ہاں! ــ کیا رپورٹ ہے" ــــ ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"کامیابی باس! ــ میں نے وہ نقشہ حاصل کر لیا ہے" ــــ دوسری طرف سے جیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ ــ کیسے ملا ــ کہاں سے ملا ــ پوری رپورٹ دو" ــ اس بار ڈان نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے پاس آ رہا ہوں ــ لمبی تفصیل ہے اس لئے زبانی ہی بتاؤں گا" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان نے "او۔ کے" کہہ کر

رسیور رکھ دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ ایک سائیڈ پر موجود وارڈ روب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وارڈ روب کھولی اور اس میں ٹنگے ہوئے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نما باکس نکالا اور باکس اٹھائے وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واش بیسن کا پانی کھولا اور باکس کو اس پانی میں بھگونا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد باکس کا سیاہ رنگ ہلکا پڑنے لگ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سفید ہو گیا جیسے ہی اس کا رنگ سفید ہوا ڈان نے اسے پانی سے ہٹایا اور پھر ٹونٹی بند کر دی۔ چند لمحوں بعد اس باکس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ــ ہیلو ــ ہیڈ کوارٹر کالنگ" ــــ چند لمحے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے کے بعد ایک بھاری آواز باکس میں سے نکلی۔

"ڈان بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ــــ ڈان نے کہا۔ اس باکس کے ذریعے اس طرح بات ہو رہی تھی جیسے فون پر بات ہو رہی ہو۔ حالانکہ ٹوں ٹوں کی آوازوں کے مطابق یہ کوئی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر ہی تھا۔

"یس ــ کیا رپورٹ ہے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیک نے نقشہ ڈھونڈ نکالا ہے" ــــ ڈان نے جواب دیا۔

"گڈ ــ یہ اہم کامیابی ہے ــ اب تم اصل مشن پر تیز رفتاری سے کام شروع کر دو" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ــ اب مشن یقینی طور پر مکمل ہو جائے گا" ــــ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ــ گڈ لک" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔

ڈان نے ایک سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبایا تو وہ سگریٹ کیس نما باکس کھل گیا۔ اس کے اندر واقعی سگریٹ موجود تھے۔ ڈان نے ایک سگریٹ نکالا اور اُسے منہ سے لگا کر اس نے باکس بند کیا اور پھر اس کے کونے پر موجود بٹن دبا کر اس نے لائیٹر کا شعلہ پیدا کیا اور سگریٹ سلگا کر وہ ہاتھ رُوم سے باہر نکل آیا۔ باکس کا رنگ دوبارہ سیاہ ہو چکا تھا۔ ڈان نے اُسے کوٹ کی جیب میں ڈالا۔ الماری بند کی اور سگریٹ کے کش لیتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور آنکھیں اس انداز میں سکڑ گئی تھیں کہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے۔ سگریٹ ختم ہونے پر اس نے اُسے میز پر پڑی ہوئی ایش ٹرے میں بجھایا اور پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن پھر دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی وہ چونک پڑا۔

"یس ۔ کم ان" ـــــ ڈان نے اونچی آواز میں کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک خوشرو سا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر کشمشی رنگ کا سوٹ تھا۔ اس نے سرخ رنگ کی ٹائی باندھی ہوئی تھی جس پر سنہرے رنگ کے پھول تھے۔

"ہیلو باس" ـــــ آنے والے نوجوان نے دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آؤ جیک ـــ بیٹھو" ـــــ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا اور آنے والا نوجوان اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس! ـــ کچھ پینے کے لئے نہ منگوا لوں" ـــــ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں منگوا لو ـــ میں بھی پینے کی خواہش محسوس کر رہا ہوں" ـــــ ڈان نے کہا اور جیک نے سائیڈ میز پر پڑا ہوا رسیور اٹھایا اور رُوم سروس کا نمبر مانگ کر اس نے شراب کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ٹرے میں اس نے شراب کی بوتل، جام اور برف کی ٹرے رکھی ہوئی تھی۔ اس نے میز پر سب چیزیں رکھیں اور پھر باہر چلا گیا۔ جیک اٹھا اور اس نے دروازے کی اندر سے چٹخنی چڑھا دی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے شراب کے جام تیار کئے اور ایک جام ڈان کے آگے رکھنے کے بعد دوسرا خود لے لیا۔

"ہاں ـــ اب بتاؤ" ـــــ ڈان نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اطلاع یہی ملی تھی کہ یہ نقشہ زبیری کی اس دیوانی نما بیوی کے بیڈ رُوم میں اس کے خاص سیف میں موجود ہے۔ لیکن اس کے سیف کی تلاشی لے لی گئی مگر وہاں سے وہ نقشہ برآمد نہ ہو سکا ـــــ لیکن یہ بات بہرحال طے تھی کہ نقشہ اس عورت کے پاس ہے اور ہم یہ بھی نہ چاہتے تھے کہ اس عورت کو اس بات کا علم ہو سکے کہ ہم اس سے نقشہ حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اس کا شوہر پولیس کا ریٹائرڈ آدمی ہے اور اس کے تعلقات سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ اور ڈائریکٹر جنرل سے دوستانہ ہیں۔ اس طرح انٹیلی جنس ہمارے پیچھے لگ سکتی تھی چنانچہ اس عورت کے لاشعور کو کھنگالنے کے لئے لینولین کا سہارا لیا گیا۔ اس سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ

نقشہ جسے وہ تعویز کہتی تھی وہ اس کی پرانی رہائش گاہ میں کہیں زمین میں
دفن ہے چنانچہ اس کی پرانی رہائش گاہ کو چیک کیا گیا مگر وہاں سے
نقشہ نہ ملا —— جیک نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اتنی لمبی کہانی سنانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سب کچھ تو میں جانتا
ہوں —— تم اصل بات بتاؤ" —— ڈان نے اکتائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"اوہ سوری باس —— اصل میں اس عورت کا کردار اس سارے چکر
میں اہم تھا اس لئے میں نے شروع سے بات چھیڑ دی۔ بہرحال، ہم
انکوائری میں لگے رہے۔ پھر اس عورت کے ایک پرانے بوڑھے ملازم کا
پتہ چلا۔ اس سے پوچھ گچھ پر معلوم ہوا کہ اس مکان کی مرمت کے دوران
زمین میں دبا ہوا وہ تعویز جو کسی باکس میں بند کر کے دفن کیا گیا تھا وہ باکس
وہاں سے نکال کر قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہے لیکن طویل عرصہ گزر
جانے کی وجہ سے اس بوڑھے کو یہ یاد نہ رہا تھا کہ وہ باکس کہاں دفن تھا
اور قبرستان چونکہ آبادی کے درمیان ہے اور یہ لوگ قبرستان کو انتہائی
متبرک سمجھتے ہیں اس لئے صورت حال بے حد پیچیدہ تھی۔ بہرحال
اس کا حل یہ تلاش کیا گیا کہ رات کے وقت گھپ اندھیرے میں کام کیا
جاتے تاکہ کسی کو معلوم نہ ہوسکے لیکن اتنے بڑے قبرستان کی رات کے
وقت کھدائی بے حد مشکل تھی اور پھر اندھیرے میں وہ باکس بھی جو ظاہر
ہے دفن ہونے کی وجہ سے خستہ ہوچکا تھا کسی کدال کی ضرب کی وجہ
سے ٹوٹ کر ختم بھی ہوسکتا تھا اور ویسے بھی روشنی کے بغیر اس باکس کو
چیک بھی نہ کیا جاسکتا تھا لیکن پھر یہ مسئلہ اس طرح حل ہوگیا کہ اچانک

مجھے خیال آگیا کہ کیوں نہ اس بوڑھے ملازم کو الیسٹرن کارمن لے جایا جائے
وہاں اس کی لاشعوری یادداشت کو جدید دریافت شدہ مشین سے
نکالا جاسکتا ہے اس طرح شاید اس بات کا علم ہوسکے کہ اس نے
باکس کہاں دفن کیا تھا۔ چنانچہ اس بوڑھے کو لے جایا گیا اور یہ تجربہ
کامیاب رہا۔ ہمیں معلوم ہوگیا کہ اس نے یہ باکس اس عورت کے باپ
کی قبر کے پاس دفن کیا تھا۔ چنانچہ اس بوڑھے کو واپس لایا گیا اور پھر
اس عورت کے باپ کی قبر اس سے تلاش کرائی گئی —— آج
رات وہاں کھدائی کی گئی تو وہ باکس مل گیا۔ اس میں نقشہ موجود تھا۔
نقشہ ملتے ہی میں یہاں آنے کے لئے روانہ ہوگیا تھا۔ یہ ہے نقشہ"
جیک نے جیب سے ایک چھوٹا سا دھات کا بنا ہوا باکس نکالا جو انتہائی
زنگ خوردہ سا نظر آرہا تھا اس نے باکس کھولا اور اس میں موجود ایک
کپڑے میں بند پیکٹ نکالا۔ یہ پیکٹ ایک سائیڈ سے کٹا ہوا تھا۔ اس
کے اندر سے ایک پرانا سا کاغذ نکالا اور اسے ڈان کی طرف
بڑھا دیا۔

"ویری گڈ جیک —— یہ تمہارا ہی کام تھا کہ تم نے اسے ڈھونڈ
نکالا ہے" —— ڈان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر
کاغذ جیک سے لے لیا اور پھر اسے کھولنے لگا۔ کاغذ کا رنگ
پرانا ہونے کی وجہ سے بھورا سا ہو رہا تھا۔

"احتیاط سے باس! —— ورنہ یہ ریزہ ریزہ بھی ہوسکتا ہے" ——
جیک نے کہا اور ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسے احتیاط سے
کھول کر اس نے میز پر رکھا اور دونوں اس پر جھک گئے۔ یہ واقعی

کوئی نقشہ تھا لیکن نقشہ کسی اناڑی کا بنا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں اس پر جھکے رہے لیکن پھر ان دونوں کے چہروں پر مایوسی کے آثار نمودار ہوتے گئے۔

"یہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ گولڈن مائیٹ کہاں ہے۔ اشارات بھی ایسے ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے" ——— ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے باس ——— کہ یہ نقشہ کسی مقامی ماہر کو دکھایا جائے یہ نشانات کسی مقامی علاقے کو ہی ظاہر کرتے ہوں گے اور ہم ان علاقوں سے واقف نہیں ہیں" ——— جیک نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس طرح اس مقامی ماہر کو اس سارے کھیل کا علم ہو جائے گا" ——— ڈان نے کہا۔

"تو کیا ہوا باس! ——— اُسے بعد میں ختم بھی تو کیا جا سکتا ہے" ——— جیک نے کہا اور ڈان نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور پھر فون کے نیچے موجود بٹن دبا کر اس نے اُسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رائل کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"منیجر سے بات کرائیں ——— میں ان کا دوست جان بول رہا ہوں" ——— ڈان نے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ——— شاہ بول رہا ہوں منیجر رائل کلب" ——— بولنے والے

کا لہجہ کاروباری انداز کا تھا۔

"میں جان رائٹ بول رہا ہوں مسٹر شاہ" ——— ڈان نے کہا۔

"اوہ ——— رائٹ صاحب! ——— آپ خیریت سے ہیں۔ فرمائیے کیسے یاد کیا" ——— ؟ دوسری طرف سے اس بار دوستانہ انداز میں کہا گیا۔

"ایک ضروری کام آن پڑا ہے ——— میرے ایک دوست کے پاس یہاں کے کسی قدیم قلعے کا نقشہ ہے۔ وہ پاکیشیا کے قدیم قلعوں پر کتاب لکھ رہا ہے لیکن یہ نقشہ اس سے پڑھا نہیں جا رہا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید آپ کسی ایسے ماہر سے واقف ہوں جو ایسے نقشے پڑھ سکتا ہو۔ میرا دوست انہیں معقول فیس بھی دے سکتا ہے" ——— ڈان نے کہا۔

"نقشہ پڑھنے والا ماہر ——— اوہ ہاں ہاں! ——— بالکل ہمارے کلب کے ممبر ہیں جناب توقیر احمد ——— انہیں اس کام میں مہارت ہے آثار قدیمہ میں بھی رہے ہیں۔ اب تو ریٹائر ہو چکے ہیں وہ لازماً اسے پڑھ لیں گے" ——— منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا پتہ" ——— ؟ ڈان نے پوچھا۔

"ایک منٹ ——— میں اپنے کلب کے ممبر شپ رجسٹر دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں" ——— منیجر نے کہا۔

"اوہ ——— بے حد شکریہ مسٹر شاہ ——— آپ کو تکلیف ہوئی" ——— ڈان نے کہا۔

"ارے نہیں مسٹر رائٹ! ——— آپ جیسے دوستوں کا اتنا سا کام کرنے میں کیا تکلیف ہو سکتی ہے ——— ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔ میں ابھی بتاتا ہوں" ——— دوسری طرف سے منیجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ رکھے جانے کی

آواز سنائی دی۔ تھوڑی دیر بعد شاہ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو مسٹر رائٹ! ـــــ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ؟ شاہ نے پوچھا۔

"یس مسٹر شاہ" ـــــ ڈان نے کہا۔

"ان کا پتہ نوٹ کر لیں ـــــ کوٹھی نمبر پندرہ اے بلاک اقبال ٹاؤن"۔ منیجر نے پتہ نوٹ کراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ مسٹر شاہ" ـــــ ڈان نے کہا۔

"آپ انہیں میرا حوالہ دے دیں۔ وہ میرے اچھے واقف ہیں" ـــــ منیجر نے کہا اور ڈان نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر اس نے منیجر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس ـــــ توقیر بول رہا ہوں" ـــــ ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام جان رائٹ ہے۔ میں رائل کلب کے منیجر شاہ کا دوست ہوں میں اور میرا ایک دوست جیک پاکیشیا کے قدیم قلعوں پر کتاب لکھ رہے ہیں ہمارے ہاتھ کسی قدیم قلعے کا ایک پرانا سا نقشہ لگا ہے لیکن ہم اسے پڑھ نہیں سکتے ـــــ مسٹر شاہ نے بتایا ہے کہ آپ اس کام میں مہارت رکھتے ہیں۔ اگر آپ تعاون کریں تو آپ کی مہربانی ہو گی ـــــ اگر آپ اس سلسلے میں کوئی فیس لینا چاہیں تو ہم وہ بھی ادا کرنے پر تیار ہیں" ـــــ ڈان نے کہا۔

"آپ کا اور آپ کے دوست کا تعلق کس ملک سے ہے" ـــــ؟ دوسری طرف سے توقیر احمد نے پوچھا۔

"ایسٹرن کارمن سے" ـــــ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اگر آپ ایسٹرن کارمن کے باشندے ہونے کے

باوجود پاکیشیا کے قدیم قلعوں پر کتاب لکھ رہے ہیں تو میں پاکیشیا کا شہری ہونے کی وجہ سے آپکی ہر ممکن امداد کروں گا ـــــ میرا تعلق بھی آثار قدیمہ سے ہی رہا ہے اس لئے میں آسانی سے وہ نقشہ پڑھ لونگا۔ اور مجھے آپ کی مدد کر کے خوشی ہو گی" ـــــ دوسری طرف سے توقیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب! ـــــ کیا ہم ابھی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ کا پتہ مسٹر شاہ نے ہمیں بتا دیا ہے" ـــــ ڈان نے کہا۔

"تشریف لے آئیں ـــــ میں آپ کا منتظر ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"چلو ماسک میک اپ کر لو ـــــ ہمیں یہ کام فوری نمٹانا ہے" ـــــ ڈان نے جیک سے کہا۔

"مگر باس! ـــــ یہ نقشہ تو ظاہر ہے کسی قدیم قلعے کا نہیں ہے"۔ جیک نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں اسے اصل حقیقت فون پر تو نہ بتا سکتا تھا۔ وہاں چل کر بات ہو جائے گی" ـــــ ڈان نے کہا اور جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈان نے ایک بار پھر وارڈروب کھول کر اس کے نیچے بنے ہوئے خانے میں سے ایک باکس نکالا اور اس میں سے دو ماسک نکال کر اس نے باکس واپس خانے میں رکھ کر خانہ بند کیا اور پھر ایک ماسک جیک کی طرف بڑھا کر دوسرا اس نے خود چہرے پر چڑھانا شروع کر دیا۔ ماسک کو چہرے پر ایڈجسٹ کر کے اسے جیسے ہی مخصوص انداز میں تھپتھپایا گیا۔ اس کا چہرہ یکسر بدل گیا۔ ڈان نے وہ نقشے والا کاغذ تہہ کر کے

سے جیب میں رکھا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ہوٹل سے اقبال ٹاؤن کے پہلے چوک پر اتار دیا۔ ٹیکسی کے جانے کے بعد وہ پیدل چل کر توقیر احمد کی کوٹھی چیک کرتے رہے اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے کوٹھی تلاش کر لی۔ یہ ایک درمیانی ٹائپ کی کوٹھی تھی نہ بہت شاندار اور بڑی اور نہ ہی بہت چھوٹی۔ گیٹ پر توقیر احمد کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ کال بیل پر ایک ملازم باہر آیا اور پھر وہ انہیں لے کر ڈرائینگ روم تک چھوڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام توقیر احمد ہے" ـــــ بوڑھے نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جان رائٹ ہے اور یہ میرے دوست ہیں مسٹر جیک"۔ ڈان نے مصافحہ کرتے ہوئے اپنا اور جیک کا تعارف کرایا اور پھر رسمی فقرے ادا کرنے کے بعد وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے اسی لمحے ملازم نے مشروبات کی بوتلیں لا کر ان دونوں کے سامنے رکھ دیں۔

"کہاں ہے وہ نقشہ ـــــ جب سے آپ کا فون آیا ہے مجھے اس بارے میں اشتیاق پیدا ہو گیا ہے" ـــــ توقیر احمد نے کہا۔

"نقشہ بے حد پرانا اور خستہ ہے جناب ـــــ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم اس کمرے میں جا کر اسے کھولیں جہاں آپ اس کا مطالعہ کر سکیں کیونکہ بار بار کھلنے اور بند ہونے سے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے" ـــــ ڈان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آپ مشروب پی لیں پھر سٹڈی روم میں چلتے

ہیں" ـــــ توقیر احمد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں توقیر احمد کے ساتھ ایک دوسرے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ الماریوں میں کتابیں تھیں۔ درمیان میں ایک بڑی میز موجود تھی جس پر ایک نفیس سا ٹیبل لیمپ موجود تھی۔ آتشی شیشہ اور چند کتابیں بھی میز پر موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں" ـــــ توقیر احمد نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی دو کرسیاں اٹھا کر میز کے قریب رکھتے ہوئے کہا اور خود وہ پہلے سے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹیبل لیمپ جلا دیا جس کی وجہ سے میز کی سطح پر تیز روشنی پھیل گئی۔ ڈان نے جیب سے وہ کاغذ نکالا اور اسے احتیاط سے کھول کر اس نے میز پر بچھا دیا۔ توقیر احمد نے اسے کھسکا کر اپنے سامنے کیا اور پھر آتشی شیشہ اٹھا کر اس نے اس کا مشاہدہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ دونوں میز کے دونوں اطراف میں خاموش بیٹھے رہے۔

"یہ کسی قدیم قلعے کا نقشہ تو نہیں ہے ـــــ کس نے آپ کو ایسا بتایا ہے" ـــــ؟ چند لمحوں بعد توقیر احمد نے شیشہ ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ جس نے یہ نقشہ دیا ہے وہ تو یہی کہہ رہا تھا۔ ایک بوڑھا معزز آدمی تھا اس نے بڑی کثیر رقم لے کر ہمیں یہ نقشہ دیا تھا ـــــ یہ قلعے کا نہیں تو کس چیز کا نقشہ ہے" ـــــ ڈان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بوڑھے نے آپ سے دھوکا کیا ہے ـــــ یہ نقشہ تو سونار جنگل میں واقع کسی قدیم معبد کا نقشہ ہے؟" ـــــ توقیر احمد نے کہا۔

"سونار جنگل اور قدیم معبد ـــــ یہ سونار جنگل کہاں ہے ـــــ؟" ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"یہ جنگل پاکیشیا اور نایال کی سرحد پر واقع ہے۔ انتہائی خوفناک جنگل ہے۔ یہاں درندوں کی بے حد کثرت ہے ——— باقی اس نقشے کو پڑھنے کے لئے تو وقت لگے گا۔ بہرحال ہے یہ کسی قدیم معبد کا۔ اس لئے آپ کے تو ظاہر ہے کام کا نہیں پھر اس پر کیوں محنت کی جاتے" ——— توقیر احمد نے کہا۔

"ارے رائٹ! ——— ہم نے قدیم معبدوں پر بھی تو ریسرچ کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ چلو یہ اس ریسرچ میں کام آجائے گا ——— صاحب! ——— آپ اسے پڑھیں۔ ہم آپ کو فیس دینے کے لئے تیار ہیں۔ آخر ہم نے اس پر کثیر رقم خرچ کی ہے کسی کام تو اسے لانا ہی ہے" ——— اس بار جیک نے کہا۔

"میرا تعلق چونکہ آثار قدیمہ سے رہا ہے اس لئے قدیم قلعے کے نقشے تو میں آسانی سے پڑھ سکتا ہوں لیکن اس کے لئے واقعی مجھے خاصی محنت کرنی پڑے گی ——— آپ ایسا کریں کہ یہ نقشہ میرے پاس چھوڑ جائیں میں اسے پڑھنے کی کوشش کروں گا ——— ایک ہفتے بعد میں اس کی تفصیلات سے آپ کو آگاہ کر دونگا" ——— توقیر احمد نے کہا۔

"ارے نہیں جناب! ——— ہم نے تو آج رات واپس ایسٹرن کارمن جانا ہے۔ ایک انتہائی ضروری کام آن پڑا ہے ——— یہ لیجئے یہ رقم قبول کیجئے لیکن اسے ابھی پڑھ دیجئے" ——— ڈان نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک بھاری گڈی نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا اور توقیر احمد کے بوڑھے چہرے پر اتنی بھاری مالیت کے نوٹ دیکھ کر بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔

"اوہ اچھا ——— اگر آپ اصرار کرتے ہیں تو ٹھیک ہے" ——— توقیر احمد

نے کہا اور نوٹوں کی گڈی اٹھا کر اس نے اسے جیب میں رکھ لیا اور ایک بار پھر آتشی شیشہ اٹھا کر اس نے اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے شیشہ رکھا اور اٹھ کر کتابوں کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس میں سے ایک کتاب نکالی اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ڈان نے دیکھا کہ اس کتاب میں عجیب و غریب اشارات بنے ہوئے تھے اور ہر اشارے کے نیچے وضاحت درج تھی۔ توقیر احمد نے ایک مخصوص صفحہ کھولا اور پھر اسے پڑھنے لگا۔ کافی دیر تک پڑھنے کے بعد اس نے ایک بار پھر آتشی شیشہ اٹھا کر وہ نقشہ دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک خالی کاغذ میز کی دراز سے نکالا اور اس پر نقشے کی تفصیلات درج کرنی شروع کر دیں۔ ڈان اور جیک خاموش بیٹھے اسے یہ سب کچھ کرتے ہوئے دیکھتے رہے۔

"یہ لیجئے جناب! ——— نقشہ پڑھا گیا" ——— تھوڑی دیر بعد توقیر احمد نے پن بند کرتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ہمیں سمجھا دیجئے" ——— ڈان نے کہا اور توقیر احمد نے انہیں تفصیل سے نقشہ سمجھانا شروع کر دیا۔

"کیا آپ کو مکمل یقین ہے کہ آپ نے یہ نقشہ درست طور پر پڑھا ہے" ——— ڈان نے کہا۔

"بالکل ——— یہ دیکھیے یہ کتاب ——— اس میں پوری دنیا میں بنائے جانے والے نقشوں کے اشارات کی مکمل تفصیلات موجود ہیں" ——— توقیر احمد نے کہا اور پھر اس نے ڈان اور جیک کی تسلی کی غرض سے انہیں مزید تفصیل سے بتایا کہ اس نے کس طرح اس کتاب کی مدد سے اس نقشے کو پڑھا ہے۔

"بہت خوب ۔ آپ کی بیحد مہربانی ۔ اب اجازت دیجیے" ـــــ ڈان نے اٹھتے ہوئے کہا اور جیک بھی اُٹھ کھڑا ہوا ۔ ڈان نے اصل نقشہ اور اس کا حل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر آ گئے ۔ توقیر احمد کو چونکہ انہوں نے بھاری رقم معاوضے کے طور پر دی تھی اس لئے وہ انہیں پھاٹک تک خود چھوڑنے آیا ۔

"باس ! ـــ آپ نے اُسے زندہ چھوڑ دیا" ـــــ جیک نے کوٹھی سے نکل کر کالونی کے چوک کی طرف چلتے ہوئے کہا ۔

"اب اگر اُسے قتل کرتے تو پھر نوکروں کو بھی قتل کرنا پڑتا اور پھر ظاہر ہے کہ پولیس حرکت میں آ جاتی اور ہو سکتا ہے کہ کسی طرح ہمارا سراغ لگا لیا جاتا ـــ یا پولیس کو پتہ چل جاتا کہ کوئی نقشہ اس قتل کی بنیاد بنا ہے ـــــ توقیر احمد کا قتل کوئی مسئلہ نہیں ۔ کسی بھی پیشہ ور قاتل کو تھوڑی سی رقم دیکر اُسے آسانی سے قتل کرایا جا سکتا ہے اس طرح نقشہ اور ہم مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں گے" ۔ ڈان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"اب کیا پروگرام ہے" ـــــ ؟ جیک نے کہا ۔

"بس اب اصل مشن پر کام شروع کرنا ہے ۔ مقام کا حتمی طور پر علم ہو چکا ہے اس لئے اب کوئی مسئلہ نہیں رہا لیکن چونکہ مسئلہ جنگل کا ہے اس لئے اس کے لئے خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے ۔ جنگل کی پوزیشن بھی چیک کرنا پڑے گی بہرحال دو تین روز میں کام شروع کر دیا جائے گا" ـــــ ڈان نے کہا اور جیک نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا ۔ چوک پر انہیں ٹیکسی مل گئی اور انہوں نے ڈرائیور کو اپنے ہوٹل کا پتہ بتایا اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی ۔

جیپ قصبہ عالم پور کی ایک تنگ سی گلی کے کنارے پر جا کر رُک گئی ۔

"اکبر کا گھر اس گلی کے اندر ہے جناب" ـــــ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے انکل زبیری کے ملازم نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اُتر آیا ۔ عقبی سیٹوں پر موجود جوزف اور جوانا بھی نیچے اُتر آئے اور پھر ڈرائیور کی رہنمائی میں چلتے ہوئے وہ اس گلی میں داخل ہو گئے ۔ گلی سے گذرنے والے دیہاتی حیرت سے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد ڈرائیور نے ایک مکان کے بڑے دروازے کے سامنے رُک کر مکان کی طرف اشارہ کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازے کی کنڈی بجانی شروع کر دی ۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آ گیا ۔

"اکبر صاحب ہیں ـــــ یہ زبیری صاحب کے مہمان ہیں اور اکبر صاحب سے ملنے آئے ہیں" ـــــ ڈرائیور نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جو حیرت

سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"اوہ اچھا ___ میرا نام احمد ہے اور میں ان کا بیٹا ہوں ___ میں بیٹھک کھولتا ہوں" ___ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تم جیپ کی چابیاں مجھے دو اور خود واپس چلے جاؤ ___ ہم آجائیں گے" ___ عمران نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے چابیاں عمران کی طرف بڑھا دیں اور سلام کر کے واپس چل پڑا۔ عمران جانتا تھا کہ وہ اسی علاقے کا آدمی ہے اس لئے کسی نہ کسی طرح واپس پہنچ ہی جائے گا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور احمد نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے عام انداز میں بیٹھک کے طور پر سجایا گیا تھا۔ ایک طرف چار کرسیاں اور درمیان میں ایک میز پڑی ہوئی تھی جب کہ دوسری طرف ایک چارپائی پر سفید رنگ کی چادر پڑی ہوئی تھی جس کے کناروں پر بیل بوٹے کڑھے ہوئے تھے اور اسی طرح بیل بوٹوں سے کڑھے ہوئے بستر کے دوسرہانے بھی چارپائی پر موجود تھے۔ کمرے کی دیوار پر ایک پرانا کیلنڈر لٹک رہا تھا اور چند سالخوردہ سی تصویریں بھی کارنس پر رکھی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے بنیان اور دھوتی پہن رکھی تھی اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی اکبر ہوگا۔

"السلام وعلیکم" ___ اکبر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ برکاۃ" ___ عمران نے اُٹھ کر جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام اکبر ہے ___ جناب آپ نے تکلیف کی۔ مجھے وہیں حویلی میں ہی طلب کر لینا تھا" ___ اکبر نے انتہائی انکسارانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باری باری عمران، جوزف اور جوانا سے مصافحہ بھی کیا۔

"کوئی بات نہیں ___ ہم تو ایسے ہی گھومنے پھرنے آئے تھے۔ ہم نے سوچا آپ سے بھی ملاقات ہو جائے ___ میرا نام عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور جوانا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے وہ لڑکا جس نے اپنا نام احمد بتایا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھایا ہوا تھا جس میں لسی سے بھرا ہوا ایک جگ اور اس کے ساتھ تین بڑے بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے۔

"ہم تو یہ دیسی مشروب ہی پیش کر سکتے ہیں جناب" ___ اکبر نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"واہ ___ بڑا عرصہ ہو گیا یہ لذیذ مشروب پیئے ___ ویری گڈ" ___ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اکبر کا چہرہ عمران کے اس ردعمل کو دیکھ کر مسرت سے کھل اُٹھا۔ اور پھر عمران نے واقعی مزے لے لے کر لسی کا بھرا ہوا گلاس چسکیاں لے لے کر پینا شروع کر دیا۔ جوزف اور جوانا شاید زندگی میں پہلی بار یہ مشروب پی رہے تھے لیکن ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں یہ دیسی مشروب بے حد پسند آرہا ہے۔

"اکبر صاحب! ___ بیگم زبیری بتا رہی تھیں کہ آپ کا کوئی لڑکا جو غیر ملک میں پڑھ کے آیا ہوا ہے" ___ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔۔۔ میرا بڑا بیٹا ہے اصغر ۔۔۔ وہ ایسٹرن کارمن کی ایک یونیورسٹی میں پڑھتا ہے ۔۔۔ زبیری صاحب نے مہربانی کی تھی ۔ بچہ بے حد لائق تھا اس لئے اُسے اپنے اخراجات پر ایسٹرن کارمن بھجوا دیا تھا ۔۔۔ زبیری صاحب اور بیگم صاحبہ کے ہم پر بے حد احسانات ہیں ۔۔۔ میرا بیٹا ایک ماہ کی چھٹی پر آیا ہے ایک دو روز میں واپس چلا جائے گا ۔ اس کے ساتھ اس کا ایسٹرن کارمن سے ایک دوست جیک بھی آیا تھا ۔ جیک صاحب کو بھی یہ لسی اور ہمارے ساگ وغیرہ بے حد پسند آتے تھے ۔ وہ دو چار دن ہمارا مہمان رہا پھر دارالحکومت چلا گیا ۔ وہاں وہ کسی سے ملنے آیا تھا ۔۔۔ میں بلواتا ہوں اصغر کو" ۔۔۔ اکبر نے کہا اور اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

"خوب ۔۔۔ بڑا لڑکا اور نام اصغر" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اُٹھتے ہوئے اکبر صاحب بھی مسکرا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی لیکن کپڑوں کی صفائی اور اس کے سلیقے سے ہی نظر آتا تھا کہ وہ واقعی غیر ملک میں پڑھ رہا ہے ۔ عمران وغیرہ سے مصافحہ کر کے وہ چارپائی پر بیٹھ گیا ۔

"اکبر صاحب ! ۔۔۔ باقی باتیں تو بعد میں ہوں گی ۔ پہلے یہ بتائیے کہ آپ نے جو زنجبار بیگم زبیری کو لا کر دیا تھا کہ اس سے عبادت میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے وہ آپ نے کہاں سے لیا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو اکبر چونک پڑا ۔

"جی وہ زنجبار اصغر کے دوست جیک نے دیا تھا ۔ وہ پہلے غیر مسلم تھا

پھر ایسٹرن کارمن کے کسی مسلمان بزرگ نے اُسے مسلمان کر دیا اور ساتھ ہی اُسے وہ مادہ جسے وہ زنجبار کہہ رہا تھا دیا تھا جس کو کپڑوں اور چہرے پر لگانے سے عبادت میں بے حد یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اس کے پاس اس مادے کا جس کا نام وہ زنجبار بتا رہا تھا ایک ڈبہ موجود تھا جو اس نے مجھے دے دیا ۔ اس نے بتایا تھا کہ یہ زنجبار کسی خاص پودے کے عرق سے بنایا جاتا ہے اور یہ بے حد قیمتی ہے ۔۔۔ میں نے اُسے خود استعمال کیا ۔ واقعی بے حد یکسوئی پیدا ہوئی عبادت میں ۔ بے حد لطف آیا ۔ پھر میں نے یہ ڈبہ بیگم صاحبہ کو تحفے میں دے دیا ۔ انہوں نے بھی بتایا تھا کہ واقعی یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے اور عبادت میں لطف آتا ہے" ۔۔۔ اکبر نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کیا اس جیک نے آپ کو خاص طور پر کہا تھا کہ یہ ڈبہ بیگم صاحبہ کو بھی دیا جائے یا آپ نے خود دیا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"دراصل باتوں ہی باتوں میں ذکر آ گیا تھا بیگم صاحبہ کی نیکی کا اور ان کی بے پناہ عبادت کا ۔۔۔ وہ واقعی بعض اوقات ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتی ہیں ۔ بے حد نیک خاتون ہیں جس پر جیک نے اس زنجبار کے متعلق بتایا اور مجھے تاکید کی کہ میں یہ ڈبہ بیگم صاحبہ کو دے دوں کیونکہ اس طرح اُسے بھی ثواب ملے گا لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے خود اس کا تجربہ کر لوں اور جب میں نے واقعی اس کی وہی خصوصیت دیکھی جو جیک نے بتائی تھی تو میں نے وہ ڈبہ لے جا کر بیگم صاحبہ کو دے دیا ۔ مگر آپ کیوں اس کے متعلق تفصیل سے پوچھ رہے ہیں" ۔۔۔ اکبر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"دراصل مجھے یہ مادہ بے حد پسند آیا ہے۔ میری والدہ صاحبہ بھی بے حد عبادت گذار خاتون ہیں ـــــ میں نے باقی زنجبار بیگم صاحبہ سے تو لے لیا تھا لیکن آپ سے اس کی تفصیل اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ یہ میرے لئے بالکل نئی چیز تھی ـــــ ویسے یہ بتائیں کہ جب جیک نے یہ ڈبہ دیا تھا کیا وہ بھی آپ کے ساتھ بیگم زبیری سے ملنے حویلی گیا تھا" ـــــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تو ساتھ نہ گیا تھا لیکن رات کو وہ اصغر کے ساتھ علاقے کی سیر کرنے کے لئے گیا تھا تو حویلی میں بھی رات کو ٹھہرا تھا مگر وہ بیگم یا صاحب سے نہیں ملا تھا اور اصغر کے ساتھ مہمان خانے میں ہی ٹھہر کر صبح یہ دونوں واپس آ گئے تھے کیونکہ اس نے اچانک دارالحکومت جانے کا پروگرام بنا لیا تھا" ـــــ اکبر نے جواب دیا۔

"اصغر صاحب! ـــــ آپ بتائیں گے کہ یہ جیک صاحب آپ کے کیسے دوست بنے تھے" ـــــ؟ عمران نے اصغر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی میں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں لیکن رہتا پرائیویٹ طور پر ہوں ایک آدمی کے مکان میں ایک کمرہ میں نے کرایہ پر لے رکھا ہے ـــــ یہ جیک صاحب اس آدمی جس کا نام مارٹن ہے اس کا دوست تھا۔ وہ اکثر مارٹن کے پاس آتا رہتا تھا اس لئے اس سے بے تکلفی ہو گئی ۔ ایک بار باتوں ہی باتوں میں بیگم صاحبہ کے اس تعویذ کا ذکر آ گیا جو بیگم صاحبہ کے والد نے انہیں دیا تھا اور کہا تھا کہ اسے سنبھال کر رکھیں کیونکہ اس تعویذ کی مدد سے وہ کسی بھی وقت ایک بہت بڑے خزانے کی مالک

بن سکتی ہیں اور بیگم صاحبہ کے والد نے انہیں یہ بھی بتایا تھا کہ یہ خزانہ کسی انتہائی قیمتی دھات پر مشتمل ہے لیکن یہ دھات ابھی کچی ہے۔ اسے پختہ ہونے کے لئے دس بارہ سال کا عرصہ درکار ہو گا تو جیک صاحب نے اس کہانی میں بے حد دلچسپی لی اور وہ مجھ سے کرید کرید کر پوچھتے رہے۔ تب سے ان کے ساتھ دوستی بڑھ گئی تھی ـــــ میری چھٹیاں قریب تھیں اس لئے انہوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں انہیں ساتھ لے آیا۔ ویسے مجھے ان کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں ہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں کیونکہ میں زیادہ تر پڑھائی میں ہی دلچسپی لیتا ہوں" ـــــ اصغر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ وہاں تو پہلے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا اس نے، لیکن یہاں آ کر اس نے جب بتایا تو ہم سب واقعی بے حد خوش ہوئے تھے" ـــــ اصغر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس تعویذ کے متعلق کیا بتایا تھا جیک کو ـــــ اور آپ کو کیسے ان ساری تفصیلات کا علم ہوا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"دراصل مجھے یہ ساری تفصیلات کا علم اس لئے تھا کہ بچپن میں ایک بار بیگم صاحبہ نے میرے سامنے یہ سب کچھ بتایا تھا۔ میں ان دنوں پڑھائی کے لئے زبیری صاحب کی حویلی میں ہی رہتا تھا اور بیگم صاحبہ مجھے بالکل اپنے بچوں کی طرح چاہتی ہیں" ـــــ اصغر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں آپکو بتاتا ہوں جناب ـــــ بیگم صاحبہ کے والد الفت حسین صاحب مشہور ماہر ارضیات تھے۔ ان کی ساری عمر قیمتی دھاتوں کو تلاش

کرنے میں گذری تھی۔ انہوں نے اس کے لئے پورے پاکیشیا کا ایک ایک چپہ دیکھ ڈالا تھا بلکہ پوری دنیا میں وہ گھومے پھرے تھے" ——— اکبر صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تعویذ اب بھی بیگم زبیری کے پاس ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ہوگا ——— لیکن ہم نے کبھی اس سلسلے میں ان سے پوچھا نہیں وہ اپنی قیمتی چیزوں کے بارے میں بے حد محتاط رہتی ہیں اور اپنی قیمتی چیزیں اپنی خوابگاہ میں موجود سیف میں رکھتی ہیں اور کسی کو اُسے کھولنے کی اجازت نہیں دیتیں ——— ظاہر ہے یہ تعویذ بھی اسی سیف میں ہی رکھا ہوگا" ——— اکبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا جیک صرف اسی رات حویلی گیا تھا جب آپ نے زنجبار لے جا کر بیگم صاحبہ کو دیا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ——— وہ پہلے دن ہی اصغر کے ساتھ حویلی میں زبیری صاحب اور بیگم صاحبہ سے ملنے گیا تھا لیکن اتفاق سے زبیری صاحب بیگم صاحبہ کے ساتھ کسی عزیز کی شادی میں گئے ہوئے تھے۔ رات کو یہ دونوں وہیں رہے۔ لیکن صبح جب وہ واپس نہ آئے تو پھر یہ دونوں واپس آ گئے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ اس دن گئے تھے جب میں نے زنجبار بیگم صاحبہ کو دیا تھا لیکن پھر ملاقات کئے بغیر واپس آ گئے" ——— اکبر نے کہا۔

"اصغر صاحب! ——— وہاں مہمان خانے میں آپ اکٹھے سوئے تھے یا علیحدہ علیحدہ کمرے میں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی علیحدہ علیحدہ کمرے میں سوتے تھے" ——— اصغر نے جواب دیا۔

"ان جیک صاحب کا حلیہ۔ عمر وغیرہ بتا دیں تاکہ میں دارالحکومت میں انہیں تلاش کر سکوں ——— میں ان سے اس زنجبار کے بارے میں مزید تفصیلات سے پوچھنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کہا تو اصغر نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اچھا اکبر صاحب! ——— اب آپ صرف اتنا بتا دیں کہ جب آپ نے یہ زنجبار استعمال کیا تھا تو کیا آپ کے کپڑوں کو بھی رات کو آگ لگی تھی"۔ عمران نے پوچھا تو اکبر بے اختیار چونک پڑا۔

"آگ ——— اوہ نہیں ——— تو کیا آپ کا مطلب ہے کہ بیگم صاحبہ کے کپڑوں کو جو آگ لگتی رہی ہے وہ اس زنجبار کی وجہ سے لگتی رہی ہے"۔ اکبر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے ذہن میں صرف یہ خیال اس لئے آیا تھا کہ کہیں اس مادے کی وجہ سے جلدی حسیات نہ پیدا ہو جاتی ہوں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جسم میں جلدی حسیات پیدا ہو جائیں تو جسم میں یا اس میں آگ بھی لگ سکتی ہے ——— میری والدہ شاید اسے برداشت نہ کر سکیں" ——— عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— ایسی کوئی بات نہیں جناب ——— میں نے اسے خود استعمال کیا ہے اور میرے کپڑے رات کو کھونٹی پر ٹنگے رہے لیکن ان میں تو آگ نہیں لگی" ——— اکبر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کھونٹی پر ٹنگے رہے ——— کیا مطلب ——— کیا آپ کپڑے اتار کر سوتے ہیں" ——— ؟ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں ——— ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ البتہ رات کو سوتے وقت ہم

لوگ کپڑے بدل لیتے ہیں اس لئے کہہ رہا تھا" ـــ اکبر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اچھا ـــ آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے ـــ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم یہاں گھومنے پھرنے آئے تھے۔ بیگم زبیری نے آپ کی بے حد تعریف کی تھی اس لئے ہم نے سوچا کہ آپ سے ملاقات بھی ہو جائے" ـــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جی آپ کی بے حد مہربانی ہے" ـــ اکبر نے انکسارانہ لہجے میں کہا اور عمران ان سے اور ان کے بیٹے اصغر سے ہاتھ ملا کر مکان سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ جیپ میں بیٹھا انکل زبیری کی حویلی کی طرف بڑھا جا رہا تھا لیکن اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔ معاملات کچھ اور زیادہ پیچیدہ ہوتے جا رہے تھے۔ اب کسی تعویذ اور کسی قیمتی دھات کا مسئلہ سامنے آگیا تھا۔ بہت سی چیزیں اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔ سب سے زیادہ وہ اس بات پر سوچ رہا تھا کہ آخر جیک نے زنجبار بیگم زبیری کے پاس بھجوا کر کیا فائدہ اٹھایا تھا ـــ یا اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ عبادت میں یکسوئی اور کپڑوں میں آگ لگنے سے تو کوئی مسئلہ جیک نہ ہوتا تھا۔

عمران نے جیسے ہی حویلی پہنچ کر جیپ روکی، انکل زبیری تیزی سے ایک کمرے سے نکل کر جیپ کی طرف بڑھے۔

"اکبر سے ملاقات ہوئی عمران! ـــ کیا بتایا اس نے ـــ؟" انکل زبیری نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے مختصر طور پر انہیں ساری باتیں بتا دیں۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ـــ آخر اس آگ لگنے کا مقصد کیا تھا۔ اس سے کیا فائدہ کوئی اٹھا سکتا ہے" ـــ انکل زبیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا بگ آنٹی کے والد نے بگ آنٹی کو کوئی تعویذ دیا تھا کہ اس سے کوئی خزانہ حاصل ہو گا ـــ اکبر صاحب بتا رہے تھے"۔ عمران نے ان کے ساتھ چلتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ کر کہا۔

"ارے وہ میرے مرحوم سسر کی ذاتی اختراع ہو گی۔ بھلا تعویذوں کی مدد سے بھی خزانے ملتے ہیں اور خزانہ بھی کیسا۔ کوئی سونا جواہرات ہوتے تو بات بھی تھی کسی نا پختہ یا پختہ دھات کا خزانہ ـــ ہونہہ ـــ ویسے یہ بات میری شادی سے پہلے کی ہے۔ شادی کے بعد مجھے بیگم نے بتایا تو میں نے ان کا خوب مذاق اڑا دیا" ـــ انکل زبیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تعویذ اب کہاں ہے ـــ کیا بگ آنٹی کے پاس ہے" ـــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کا بھی ایک قصہ ہے ـــ بیگم ایک رات خواب میں ڈر گئیں اور ایسی ڈریں کہ انہیں دورے پڑنے لگ گئے ـــ کسی عورت نے انہیں بتایا کہ کوئی تعویذ الٹ پڑ گیا ہے۔ بس بیگم نے سمجھا کہ یہ سب کچھ اس خزانے والے تعویذ کی وجہ سے ہے چنانچہ انہوں نے وہ تعویذ اتارا اور اسے کسی باکس میں بند کر کے اپنے مکان کے اندر کہیں دفن کر دیا تھا" ـــ انکل زبیری نے جواب دیا۔ اسی لمحے بیگم زبیری بھی کمرے میں داخل ہوئیں۔

"ارے تم لوگ آ گئے ـــ میں تمہارے انتظار میں تھی۔ آؤ پھر پہلے

"پہلے کھانا کھالو" ـــــ بیگم زبیری نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

کھانے کے بعد عمران نے بیگم زبیری سے اس تعویذ کے بارے میں پوچھا تو بیگم زبیری نے بھی وہی بات دوہرا دی جو اس سے پہلے انکل زبیری نے بتائی تھی۔

"تو وہ تعویذ اب بھی آپ کے میکے کے مکان میں زمین میں دفن ہے" ـــــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــ مجھے بابا کریمو نے ایک بار بتایا تھا کہ مکان کی مرمت کے دوران مزدوروں نے فرش سے وہ باکس نکال لیا تھا اور وہ سب بے حد خوفزدہ ہوگئے تھے اس پر بابا کریمو نے وہ باکس جاکر قبرستان میں کہیں دفن کر دیا تھا ـــــ بابا کریمو ہمارا خاندانی ملازم ہے اور اب بھی وہیں رہتا ہے" ـــــ بیگم زبیری نے کہا۔

"آپ نے اپنا سیف چیک کیا تھا۔ اسے کسی نے کھولنے کی کوشش تو نہیں کی" ـــــ؟ عمران نے اچانک پوچھا تو بیگم زبیری چونک پڑیں۔

"سیف ـــ نہیں، میں نے کبھی چیک نہیں کیا۔ ضرورت ہی نہیں پڑی۔ مگر تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو ـــــ میرے کمرے میں تو کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا" ـــــ بیگم زبیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ آیئے ـــ میں آپ کے سیف کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ سنا ہے بڑا محفوظ سیف ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو میں ایسا ہی سیف اپنی والدہ کو بھی لے دونگا۔ وہ ہر وقت کسی محفوظ ترین سیف کا تقاضا کرتی رہتی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو زبیری نے واقعی مضبوط اور محفوظ ترین سیف لاکر دیا تھا بہرحال

آؤ" ـــــ بیگم زبیری نے کہا اور عمران کو اپنے کمرے میں لے جاکر انہوں نے سیف دکھایا۔ عمران نے بڑے غور سے سیف کو دیکھا۔ عام سا سیف تھا کوئی خاص بات نہ تھی۔ سیف بند تھا۔

"اس کی چابیاں آپ کہاں رکھتی ہیں" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"ادھر الماری میں پڑی رہتی ہیں" ـــــ بیگم زبیری نے ایک الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس آگیا۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ سیف کو زبردستی بھی نہ کھولا گیا تھا اور ظاہر ہے وہ تعویذ بھی اس میں موجود نہ تھا جس سے اس جیک کو دلچسپی ہو سکتی تھی۔ پھر وہ زنجبار اور کپڑوں کو آگ ـــــ یہ ساری باتیں اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھیں کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ تیزی سے اپنے لئے مخصوص کمرے میں پہنچا اور اس نے جوانا کو بھی اپنے کمرے میں بلالیا۔

"یس ماسٹر" ـــــ جوانا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں کرسی پر بیٹھو ـــــ میں تم پر ایک تجربہ کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور جوانا بغیر تجربے کی تفصیل پوچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے ڈبے میں سے تھوڑا سا لینولین مادہ نکالا اور اسے جوانا کے دونوں نتھنوں پر لگا دیا۔

"تمہیں کچھ محسوس ہو رہا ہے" ـــــ؟ عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"محسوس کیا ماسٹر ـــ میں سمجھا نہیں" ـــــ؟ جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کوئی ایسی بات کہ اس مادے نے تمہارے ذہن پر کوئی اثر کیا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کچھ نہیں" ــــ جوانا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ــــ کچھ دیر اسی طرح بیٹھے رہو اور جیسے ہی کچھ محسوس ہونے لگے مجھے بتا دینا" ــــ عمران نے کہا اور ایک طرف پڑا ہوا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک جوانا کی آواز آئی۔

"ماسٹر ــــ اب مجھے محسوس ہونے لگا ہے ایسے جیسے میرا ذہن ہلکا ہوتا جا رہا ہو ــــ جیسے مجھے نیند آنے لگ گئی ہو" ــــ جوانا کی آواز میں بھی خوابیدگی کا عنصر نمایاں تھا اور عمران بے اختیار مسکرا پڑا۔ اس کا خیال درست ثابت ہو رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد جوانا کی آنکھیں خود بخود بند ہوتی گئیں اور اس کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آنے لگے جیسے وہ گہری نیند سو گیا ہو۔

"جوانا ــــ کیا تم میری آواز سن رہے ہو" ــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس ماسٹر ــــ میں آپ کی آواز سن رہا ہوں" ــــ جوانا کے ہونٹ ہلے اور اس کی خوابیدہ سی مدھم آواز سنائی دی اور عمران آواز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ اس وقت لاشعوری طور پر بول رہا ہے اس کا شعور سو چکا ہے۔

"جوانا ــــ تم مجھے بتاؤ گے کہ پاکیشیا آنے سے پہلے ایکریمیا میں تمہاری دوستی کس لڑکی سے تھی" ــــ عمران نے پوچھا۔

"ایک لڑکی سے ــــ بے شمار لڑکیوں سے دوستی تھی۔ میرا تو کام ہی لڑکیوں

سے دوستی کرنا اور لوگوں کو قتل کرنا تھا" ــــ جوانا نے جواب دیا۔

"سب سے زیادہ دوستی کس سے تھی" ــــ عمران نے پوچھا۔

"سب سے زیادہ دوستی نینسی سے تھی۔ وہ مجھے بے حد پسند تھی لیکن پھر ایک آدمی نے اُسے قتل کر دیا اور میں نے اس آدمی کو قتل کر دیا اور پھر میں نے تب سے قتل کرنے کا کام شروع کر دیا تھا"۔ جوانا نے کہا۔

"اب تم دو گھنٹوں کے لئے گہری نیند سو جاؤ گے ــــ دو گھنٹوں بعد تمہاری آنکھ خود بخود کھل جائے گی اور تمہیں کچھ یاد نہیں رہے گا کہ تم نے کچھ بتایا ہے" ــــ عمران نے کہا اور جوانا نے وہی بات دوہرا دی۔

عمران اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اب ساری بات اس پر واضح ہو چکی تھی۔ لینولین کا یہ مادہ لاشعور کو بھی ٹرانس میں لے آتا تھا اس کا مطلب تھا کہ اس جیک نے پہلے آکر سیف کھولا اور جب اُسے تعویذ نہ ملا تو پھر اس نے اس مادے کی مدد سے بیگم زبیری کے لاشعور میں جھانک کر اس تعویذ کے متعلق معلومات حاصل کیں اور پھر وہ اکبر اور اصغر سے علیحدہ ہو کر چلا گیا۔ اس نے یقیناً اس کریمو بابا سے جا کر پوچھ گچھ کی ہو گی۔ اب یہ اور بات ہے کہ اُسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس مادے کی وجہ سے کپڑوں کو آگ بھی لگ سکتی ہے۔ کپڑوں پر لگنے کی بات اس نے اس لئے کی ہو گی کہ شک نہ پڑے اور چونکہ بیگم زبیری کو وہ دیکھ چکا تھا اس لئے ان کے مٹاپے کے پیش نظر اس نے سالم ڈبہ دے دیا ہو گا اور یقیناً اُسے یہ علم نہ ہو گا کہ اس سے

کپڑوں کو آگ لگ سکتی ہے ورنہ شاید وہ یہ چکر نہ چلاتا" ——
عمران نے سوچا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ صبح انکل زبیری
سے اجازت لے کر سب سے پہلے بیگم زبیری کے میکے جا کر اس کریمو
بابا سے ملے گا۔ تب پتہ چلے گا کہ اس کے بعد جیک نے کیا کارروائی کی

انتہائی طاقتور انجن کی لینرڈ جیپیں آہستہ آہستہ سونار کے خوفناک
جنگل میں راستہ بناتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ لینرڈ جیپ خصوصی
طور پر جنگل کے اندر سفر کے لئے تیار کی گئی تھی۔ اس جیپ کی چوڑائی کم اور
لمبائی زیادہ تھی۔ پوری باڈی کے اوپر سفید رنگ کا ایک ایسا شفاف شیشہ
چڑھا ہوا تھا کہ جیپ کے اندر بیٹھے ہوئے افراد باہر کا نظارہ تو آسانی سے
کر سکتے تھے لیکن کوئی جانور جیپ پر حملہ نہ کر سکتا تھا۔ جیپ کے اگلے سرے
پر ایک خاص قسم کا کٹر فٹ تھا جو راہ میں آنے والی جھاڑیوں کو انتہائی
تیز رفتاری سے کاٹ دیتا تھا۔ اس طرح لینرڈ جیپ کے ذریعے انتہائی
محفوظ طریقے سے گھنے اور خطرناک سے خطرناک جنگل میں آسانی
سے سفر کیا جا سکتا تھا۔

آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نایالی بیٹھا ہوا تھا جس
کا نام مالکینو تھا اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر ڈان موجود تھا جب کہ عقبی

سیٹوں پر الیسٹرن کارمن کے چار باشندے موجود تھے جبکہ پچھلی جیپ
میں جیک کے ساتھ بھی چار الیسٹرن کارمن کے باشندے موجود تھے۔
پچھلی جیپ کے عقبی حصے میں دو بڑے بڑے باکس رکھے ہوئے تھے
اور اس جیپ کے عقب میں ایک بڑا سا ٹرالر بھی موجود تھا جس میں
سامان لدا ہوا تھا۔ پورا ٹرالر سیاہ رنگ کی ترپال میں لپٹا ہوا تھا۔

"میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں جناب! ——— کہ ہمیں براہ راست
اس قدیم معبد تک نہیں جانا چاہیئے کیونکہ یہاں جنگلوں میں بدھ مذہب
کے افراد کے قافلے گذرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے خاص خاص
جگہوں پر سرائے وغیرہ موجود ہیں ——— وہاں سرائے میں ان قافلوں
کو نہ صرف رہائشی سہولتیں مہیا کی جاتی تھیں بلکہ ان کی حفاظت کے
لئے بھی خصوصی اقدامات کئے جاتے ہیں ——— خصوصی محافظ ہر سرائے
میں رکھے جاتے ہیں اور یہ محافظ انتہائی خوفناک لڑاکے بھی ہوتے ہیں
اور ان کو اس علاقے کے چپے چپے کا علم بھی ہوتا ہے ——— سارے
قدیم معبد ان کی نگرانی میں ہوتے ہیں ——— اگر ہم براہ راست معبد
پر پہنچ گئے تو یہ لوگ ہمیں فوراً دشمن قرار دے کر ہم پر چڑھ دوڑیں گے
اور پھر ہمارا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا" ——— ماکینہ نے خاموش
بیٹھے بیٹھے اچانک بات شروع کر دی۔

"میں نے پہلے بھی تمہاری باتیں سنی ہیں اس لئے ان باتوں کو بار بار
دوہرانے کی ضرورت نہیں ——— اگر کسی نے ہم سے دشمنی لی تو ہم ایک
لمحے میں انہیں زمین میں دفن کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے تم
بے فکر رہو اور بس ڈرائیونگ کرتے رہو" ——— ڈان نے بُرا سا منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مرضی ہے جناب! ——— میرا فرض تو آپ کو آگاہ کر دینا
تھا" ——— ماکینہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا مگر ڈان نے اس کی
بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئی آگے بڑھتی جا
رہی تھیں۔ ڈان نے سونار جنگل کے متعلق تفصیلات معلوم کرنے کے
بعد اس جنگل میں پاکیشیا کی طرف سے داخل ہونے کی بجائے ناپال کی
طرف سے داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ گو وہ معبد جہاں انہوں نے
پہنچنا تھا پاکیشیا کی ہی حدود میں تھا لیکن ناپال کی طرف سے ایک تو
راستہ کم دشوار گذار تھا اور دوسرا ناپال کی طرف سے فاصلہ بھی نسبتاً کم ہی
پڑتا تھا چنانچہ اس نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ کی اور پھر ہیڈ کوارٹر نے بھی
اس کی تجویز کی تائید کر دی اور تمام انتظامات کر لینے کی حامی بھر لی۔
چنانچہ ڈان جیک کو ساتھ لے کر پاکیشیا سے ناپال آ گیا اور پھر ہیڈ کوارٹر
نے ہی یہ دونوں خصوصی جیپیں، مخصوص قسم کا اسلحہ اور دوسرا ضروری
سامان خصوصی طور پر الیسٹرن کارمن سے ناپال بھجوا دیا اور ساتھ ہی آٹھ
افراد بھی ہیڈ کوارٹر سے ہی آئے تھے جو اس وقت ان کے ساتھ جیپوں
میں موجود تھے۔ ان میں سے چار تو ہیڈ کوارٹر کے ایکشن گروپ سے
متعلق تھے جبکہ باقی چار افراد مائننگ کے شعبے کے خصوصی ماہر تھے۔
ان کا مشن اس قدیم اور غیر آباد معبد کے قریب ایک خاص علاقے سے
ایک ایسی دھات نکالنا تھا جسے سائنسی طور پر جم مائٹ کہا جاتا تھا اور
اور کہا جاتا تھا کہ اس دھات کی وجہ سے زمین میں جواہرات وجود میں آتے

میں لیکن سائنسی طور پر یہ دھات جواہرات سے زیادہ قیمتی سمجھی جاتی تھی کیونکہ یہ دھات خلائی تجربات میں انتہائی کارآمد ثابت ہوئی تھی لیکن پوری دنیا میں یہ دھات انتہائی نایاب تھی۔ ڈان کا تعلق جس بین الاقوامی تنظیم سے تھا اس کا نام میٹاک تھا اور اس کا کاروبار ہی پوری دنیا میں ایسی نایاب دھاتوں کی تلاش اور انہیں بڑے بڑے ملکوں کی سائنسی لیبارٹریوں کو فروخت کرنا تھا۔ میٹاک نے ارضیات کے ماہر ترین افراد کو باقاعدہ ملازم رکھا ہوا تھا جو پوری دنیا میں ایسی دھاتوں کا سراغ لگاتے رہتے تھے اس طرح اس کا کاروبار انتہائی کامیاب جا رہا تھا لیکن اس کاروبار میں صرف میٹاک ہی مصروف نہ تھی بلکہ ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور ایسٹرن کارمن کی کئی اور تنظیمیں بھی اس کاروبار میں ملوث تھیں اور ظاہر ہے ان کے درمیان نہ صرف کاروباری رقابت موجود تھی بلکہ یہ ایک دوسرے کے مشن پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے نہ چوکتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ایسی ہر تنظیم نے باقاعدہ ایسے آدمی رکھے ہوئے تھے جو تنظیم کے کاروبار کی حفاظت کرتے تھے۔ میٹاک میں اس شعبے کو ایکشن گروپ کہا جاتا تھا۔ ڈان اس گروپ کا انچارج تھا جب کہ جیک اس کا اسسٹنٹ تھا۔ یہ گروپ انتہائی جدید ترین وسائل کا حامل تھا۔ ویسے بھی میٹاک جو اس کاروبار میں سب سے نمایاں تھی اور اس کی وجہ اس کا انتہائی جدید ترین ہتھیار اور آلات کا استعمال تھا۔ میٹاک نے اس کے ساتھ ساتھ ایسے آدمی بھی رکھے ہوئے تھے جو پوری دنیا کے ماہرین ارضیات کی ریسرچز کو چیک کرتے رہتے تھے اور اس شعبے کے ایک آدمی کے ہاتھ اتفاق سے ایک ایسی ڈائری لگ گئی تھی جو پاکیشیا کے ایک ماہر ارضیات الفت حسین کی تھی۔ یہ ڈائری

اسے پاکیشیا کے ایک کباڑی سے دستیاب ہوئی تھی۔ اس ڈائری میں دلچسپ کی بات یہ تھی کہ اس کے ایک صفحے پر الفت حسین نے جم ہاسٹ کی دھات کے بارے میں تحریر کیا ہوا تھا کہ اس نے اتفاق سے جم ہاسٹ کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ دریافت کر لیا تھا لیکن یہ دھات ابھی ناپختہ تھی اور اسے پختہ ہونے میں بھی کم از کم دس سال مزید درکار تھے۔ اس الفت حسین نے اس جگہ کا ایک نقشہ بنا کر اسے اپنی بیٹی کے حوالے کر دیا تھا لیکن اس نے اپنی بیٹی کو صرف اتنا بتایا تھا کہ یہ ایک تعویذ ہے اور اس کی مدد سے دس پندرہ سالوں بعد اسے ایک بہت بڑا خزانہ ہاتھ آ سکتا ہے۔ اس آدمی نے جب اس ڈائری کے متعلق مزید تحقیقات کیں تو اسے پتہ چلا کہ یہ ڈائری اس کباڑی کو اس سامان میں سے ملی تھی جو شعبہ معدنیات کے ایک افسر کی بیوی نے کاٹھ کباڑ سمجھ کر اس کباڑیئے کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ میٹاک کا وہ آدمی جس کا نام جانسن تھا، کباڑیئے سے پتہ معلوم کر کے اس عورت سے ملا جس نے یہ سامان فروخت کیا تھا لیکن وہ ایک سادہ سی گھریلو عورت تھی۔ وہ اپنے شوہر اور بچوں کے علاوہ کسی اور سے واقف ہی نہ تھی۔ جانسن نے اپنے طور پر الفت حسین کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ طویل عرصہ گذر چکا تھا اس لئے وہ الفت حسین کے کوائف معلوم نہ کر سکا۔ اس پر اس نے وہ ڈائری میٹاک کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دی جہاں اس الفت حسین کے کوائف اور اس نقشے کی تلاش کا کام ڈان کے سپرد کر دیا گیا اور ڈان نے جیک کی ڈیوٹی لگائی۔ ابھی جیک پاکیشیا جانے کی تیاری ہی کر رہا تھا کہ اتفاق سے اسے وہیں ایسٹرن کارمن میں ہی اس سلسلے میں تفصیلات کا علم ہو گیا۔

جیک کے ایک دوست نے اپنے مکان کا ایک کمرہ پاکیشیا کے ایک طالبعلم
کو کرائے پر دیا ہوا تھا جس کا نام اصغر تھا اور پھر اصغر نے ایک محفل میں
اس تعویذ اور خزانے کی کہانی سنا دی جس کا ذکر ڈائری میں تھا اور پھر
جیک نے مزید پوچھ گچھ کر کے الفت حسین کی بیٹی کے بارے میں تفصیلات
معلوم کر لیں۔ پھر وہ اصغر کے ساتھ پاکیشیا آ گیا۔ ڈان بھی اس کے ساتھ
آیا تھا تاکہ نقشہ ملنے کے بعد اس مشن پر کام کیا جا سکے اور پھر جیک نے
طویل جدوجہد کے بعد وہ تعویذ ڈھونڈ نکالا اور ڈان اور جیک نے
توقیر احمد کی مدد سے اس نقشے کو پڑھ لیا۔ اس طرح انہیں علم ہو گیا کہ
ہم مانٹ دھات کا ذخیرہ پاکیشیا اور نایال کی سرحد پر پھیلے ہوئے انتہائی
خوفناک جنگل سونار میں ایک قدیم معبد کے قریب موجود ہے اور
اب وہ اپنے گروپ کے ساتھ اس ذخیرے کو حاصل کرنے کے لئے
اس معبد کی طرف جا رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ معبد میں پہنچنے کے
بعد زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر وہ یہ ذخیرہ زمین سے نکال
لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر نے مائنگ سے متعلق ایک
تجربہ کار گروپ بھیج دیا تھا جس کا انچارج انجینئر مائیکل تھا اور اس
ذخیرے کو نکالنے کے لئے جدید ترین سامان بھی ان کے ہمراہ تھا۔ اس
لئے ڈان کسی بدھ سرائے وغیرہ کے چکر میں نہ پڑنا چاہتا تھا وہ براہ راست
اس معبد تک ہی جانا چاہتا تھا۔

جیپیں مسلسل سفر کر رہی تھیں لیکن ان کی رفتار بے حد آہستہ تھی کیونکہ
راستہ خاصا دشوار گذار تھا۔ بہر حال مسلسل آٹھ گھنٹوں تک سفر کرنے کے
بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے چڑھائی چڑھنا پڑتی تھی اور یہ

چڑھائی ایسی تھی کہ جیپیں کسی طرح بھی اس تنگ اور چکر کھاتے ہوئے
راستے پر نہ چڑھ سکتی تھیں۔ مائیکنو نے جیپ روک دی۔

"جناب! — اس راستے سے آگے جیپ نہیں جا سکتی — ہمیں
لازماً پہاڑی خچروں کا بندوبست کرنا پڑے گا اور پہاڑی خچر کسی بدھ سرائے
سے ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں" — مائیکنو نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ جیپیں براہ راست اس معبد تک پہنچ جائیں
گی ورنہ ہم شروع سے ہی خچروں کا استعمال کرتے" — ڈان نے
درشت لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! — واقعی میں نے کہا تھا لیکن آپ کو یاد ہے کہ جب سفر
شروع ہوا تو آپ نے حکم دیا تھا کہ اس راستے سے معبد تک پہنچا جائے
جس راستے پر ہمیں کوئی دیکھ نہ سکے۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہ راستہ اختیار
کرنا پڑا۔ ورنہ اصل راستے سے جاتے ہوتے تو لازماً ہمیں بدھ سرائے کے
سامنے سے گزرنا پڑتا — اور اس راستے کے متعلق میں نے صرف سنا
تھا۔ میں خود کبھی اس راستے پر گیا نہیں تھا" — مائیکنو نے جواب
دیا تو ڈان نے ہونٹ بھینچے اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک
بٹن دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی جیپ کے اوپر موجود شفاف شیشے
کی چادر سمٹ کر جیپ کی سائیڈوں اور عقبی حصے میں غائب ہو گئی اور
ڈان دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ عقبی جیپ سے جیک بھی اترا اور ڈان
کے قریب آ گیا۔ ڈان گلے میں پڑی ہوئی دوربین کو آنکھوں سے لگائے
کوئی راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن واقعی سوائے اس چڑھائی
کے اور کوئی راستہ نہ تھا — ہر طرف ہزاروں فٹ گہری کھائیاں تھیں کیونکہ

ناپال کی طرف سے یہ جنگل پہاڑی علاقے پر ہی تھا اور وہ ابھی تک ناپال کے علاقے میں ہی تھے۔ ڈان نے جیک کو بھی یہ الجھن بتا دی تھی اور جیک بھی اپنی دوربین کی مدد سے راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو باس! ——— ہمیں اس بدھ سرائے والے راستے ہی کو ڈھونڈنا چاہیئے ——— یہ بدھ لوگ انتہائی مذہبی، امن پسند اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔ انہیں معدنیات وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور ہم انہیں یہ بتا سکتے ہیں کہ ہم حکومت ناپال کے لئے یہاں معدنیات کی تلاش کے لئے آئے ہیں۔ اس طرح ان کا رہا سہا شک بھی ختم ہو جائے گا" ——— جیک نے ماکینو کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں" ——— ڈان نے کہا اور دوربین گلے میں لٹکا کر وہ جیپ کی طرف مڑ گیا۔ جبکہ جیک واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"اوکے ——— چلو اس راستے سے چلو جہاں سے ہم بدھ سرائے پہنچ سکیں ——— میں نے تمہاری بات مان لی ہے" ——— ڈان نے جیپ میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ماکینو بے اختیار خوش ہو گیا۔

"اوہ! ——— اس میں ہم سب کا فائدہ بھی ہے جناب" ——— ماکینو نے کہا اور جیپ کو موڑنے لگا۔ ڈان نے بٹن دبا کر دوبارہ جیپ پر شفاف شیشے کی چادر چڑھا دی اور قافلہ ایک بار پھر سائیڈ پر مڑ کر سفر میں مصروف ہو گیا۔ چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد اچانک ڈان کو دور گھنے درختوں کے اندر ایک چوبی عمارت نظر آنے لگی۔

"یہ بدھ سرائے ہے جناب! ——— اس سرائے کا نام آکاش سرائے ہے۔ یہ بہت مشہور سرائے ہے۔ اس کا انچارج بدھ بھکشو [illegible] ہے۔ بے حد اچھا آدمی ہے۔ چونکہ اب رات پڑنے والی ہے [illegible] اس لئے ہمیں رات اسی سرائے میں ہی گذارنی پڑے گی" ——— ماکینو نے کہا۔

"تم اسے کیسے جانتے ہو" ——— ڈان نے اس کی [illegible] پر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میرا رشتے میں چچا ہے جناب! ——— میں بچپن میں اپنے والد کے ساتھ کئی بار اس سرائے میں آ رہا ہوں ——— ماکینو نے جواب دیا اور ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں اس چوبی عمارت کے دروازے کے سامنے جا کر رک گئیں اور ڈان شیشہ ہٹا کر نیچے اتر آیا۔ ماکینو بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اترا جبکہ عقبی جیپ سے جیک بھی اتر آیا تھا البتہ باقی لوگ جیپوں میں ہی بیٹھے رہے تھے۔

ماکینو نے آگے بڑھ کر بند دروازے کے ساتھ لٹکی ہوئی ایک پتلی سی رسی کو زور سے کھینچا تو دور کہیں گھنٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بدھ بھکشو جس نے گیروے رنگ کا لبادہ پہنا ہوا تھا اور سر سے گنجا تھا باہر آ گیا۔ ماکینو اور وہ مقامی زبان میں باتیں کرنے لگے اور پھر وہ بدھ بھکشو تیزی سے واپس اس عمارت میں چلا گیا۔

"وہ راتے سرپ کو بلانے گیا ہے کیونکہ اجنبی غیر بدھ لوگوں کو سرائے میں رہنے کی اجازت صرف وہی دے سکتا ہے" ——— ماکینو نے ڈان سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈان نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا اُدھیڑ عمر بھکشو باہر نکلا۔ اس نے گیروے رنگ کا لبادہ پہنا ہوا تھا لیکن اس نے سر پر ایک مخصوص انداز کی تکونی ٹوپی بھی پہن رکھی تھی۔

"خوش آمدید — خوش آمدید — رائے سروپ آکاش سرائے میں مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہے" — رائے سروپ نے بڑی صاف انگریزی میں ڈان اور جیک سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ ڈان، جیک اور ماکینو سے مصافحہ کیا۔ ماکینو کے سر پر اس نے اس طرح ہاتھ پھیرا جیسے بزرگ اپنے بچوں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہیں۔

"ہم ایسٹرن کارمن کے باشندے ہیں اور معدنیات کے سروے کا کام کرتے ہیں — حکومت ناپال نے معدنیات کی تلاش کے لئے ہمیں ایسٹرن کارمن سے بلوایا ہے" — ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — پھر تو آپ سرکاری آدمی ہوئے اور ہمارے لئے آپ کی خدمت فرض ہو گئی — تشریف لائیے۔ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی" — رائے سروپ کا لہجہ یکلخت خوشامدانہ ہو گیا۔

"ہمارا سامان" — ڈان نے کہا۔

"سامان کی فکر نہ کریں، یہ محفوظ رہے گا — آپ دونوں جیپیں دروازے کی سائیڈ پر لگا دیں۔ ہمارے آدمی رات کو اس کا باقاعدہ پہرہ دیں گے" — رائے سروپ نے کہا اور ڈان نے سر ہلا دیا۔ پھر جیپیں دروازے کی سائیڈ پر لگا دی گئیں اور انہیں لاک کر کے وہ سب سرائے میں پہنچ گئے۔ ڈان اور جیک کو علیحدہ کمرہ دیا گیا جبکہ ان کے باقی ساتھیوں

کو ایک بڑے کمرے میں مشترکہ طور پر ٹھہرایا گیا۔ کھانا جو انہیں دیا گیا وہ بے حد لذیذ تھا اس لئے ڈان اور جیک دونوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ کھانے کے بعد رائے سروپ ماکینو کے ساتھ ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"ماکینو نے مجھے بتایا ہے جناب! — کہ آپ روشان معبد جانا چاہتے ہیں" — رائے سروپ نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی تشویش تھی۔

"اگر اس معبد کا نام روشان معبد ہے تو ٹھیک ہے ہم وہیں جانا چاہتے ہیں — ہمارے ایک آدمی نے اس معبد کے قریب حکومت ناپال کے لئے ایک قیمتی دھات کی موجودگی کا پتہ چلایا ہے" — ڈان نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی جناب! — کہ اب وہاں سے کیا ملے گا۔ کیونکہ آج سے تقریباً دو ہفتے پہلے حکومت ناپال کی ایک اور ٹیم بھی آئی تھی اور وہ لوگ بھی کہہ رہے تھے کہ روشان معبد کے قریب کوئی انتہائی قیمتی دھات تلاش کرنی ہے — وہ ایک ہفتہ وہاں رہے اور واپسی میں پھر یہاں سرائے میں ٹھہرے تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ یہ دھات تلاش کرنے اور حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ کسی جم مائنٹ کا نام لے رہے تھے" — رائے سروپ نے کہا تو ڈان اور جیک بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ — اوہ — کیا وہ بھی ہماری طرح غیر ملکی تھے۔ میرا مطلب ہے وہاں کے مقامی افراد تھے یا کسی دوسرے ملک کے — ؟" ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا ذہن رائے سروپ کی بات سن کر بھونچال کی زد میں آ گیا تھا۔

"وہ بھی آپ کی ہی طرح کے لوگ تھے —— معاف کیجیے مجھے غیر ملکیوں کی قومیتوں میں فرق کرنا نہیں آتا۔ مجھے تو سب سفید فام ایک جیسے ہی لگتے ہیں" —— رائے سروپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ جیپوں پر آئے تھے ہماری طرح —— ان میں سے کسی کا نام آپ کو معلوم ہو" —— ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں —— تین جیپوں پر آئے تھے۔ بارہ آدمی تھے۔ ان کے سربراہ کا مشکل سا نام تھا مجھے یاد کر لینے دیجیے —— اوہ ہاں یاد آگیا —— کارل ٹام —— ہاں یہی نام تھا کارل ٹام" —— رائے سروپ نے کہا اور ڈان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کارل ٹام ایسٹرن کارمن کی ہی ایک تنظیم وائٹ وائٹ کے ایکشن گروپ کا چیف تھا —— وائٹ وائٹ جسے عرف عام میں ڈبلیو ڈبلیو کہا جاتا تھا میٹاک جیسی ہی تنظیم تھی۔

"کیا آپ اسے جانتے ہیں" —— رائے سروپ نے کہا اور ڈان نے سر ہلا دیا۔

"ہاں —— جانتا ہوں۔ مگر وہ سرکاری آدمی نہیں تھے —— وہ تو ایسٹرن کارمن کے مشہور مجرم ہیں جو ایسی قیمتی دھاتیں نکال کر دوسرے ملکوں کو فروخت کر دیتے ہیں —— کچھ اور بتاؤ ان کے بارے میں —— وہ واپس کہاں گئے ہیں" —— ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب! —— مجھے تو نہیں معلوم —— بہرحال وہ ناپال کی ہی بات کر رہے تھے —— وہ مہمان تھے اس لئے میں نے زیادہ تفصیل نہیں پوچھی" —— رائے سروپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— بہرحال [illegible]

"شاید وہ لوگ وہ دھات نہ [illegible]

نے کہا اور رائے سروپ نے [illegible] چلے گئے۔

"ہاں! —— انہیں کس [illegible] ہو گا" ——

رائے سروپ اور ماکینو کے جاتے [illegible] کہا۔

"کسی نہ کسی طرح تو پتہ چلے [illegible] سامنے آنے کے بعد اب کوئی بات شک والی نہیں رہ گئی —— تم ایسا کرو کہ جیپ سے مخصوص ٹرانسمیٹر لے آؤ۔ میں فوراً ہیڈ کوارٹر اطلاع دینا چاہتا ہوں —— چونکہ رائے سروپ کے مطابق انہیں واپس گئے ہوئے [illegible] ہفتہ گذر چکا ہے اس لئے ظاہر ہے اب وہ ناپال میں بھی نہ ہوں گے اس لئے اب ایسٹرن کارمن میں ہی ان کا کھوج لگایا جا سکتا ہے" —— ڈان نے کہا اور جیک سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ ڈان نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر سخت تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔ اس کی اب تک کی ساری جدوجہد سرے سے ہی بیکار گئی تھی اور جم مائٹ جیسی قیمتی ترین دھات کارل لے اڑا تھا۔ وہ تو صرف اس لئے معبد جانا چاہتا تھا کہ شاید وہاں کچھ رہ گیا ہو۔ صرف ایک موہوم سی امید تھی ورنہ وہ کارل کے بارے میں جانتا تھا کہ اس نے اپنی طرف سے تو جم مائٹ جیسی قیمتی ترین دھات کا ایک ذرہ بھی چھوڑ دینا گوارا نہ کیا ہو گا۔

تھوڑی دیر بعد جیک واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مخصوص سگریٹ کیس تھا اور وہ راستے میں اسے پانی میں بھگو بھی لایا تھا۔ چند لمحوں بعد

باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو — ہیڈ کوارٹر کالنگ" — چند لمحوں بعد بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈان بول رہا ہوں سونار جنگل سے" — ڈان نے کہا۔

"یس — کیا رپورٹ ہے" — ؟ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس! — جم ہاسٹ کو ڈبلیو ڈبلیو کا کارل ٹام ایک ہفتہ پہلے نکال کر لے گیا ہے" — ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — ؟ یہ کیسے ممکن ہے — انہیں کیسے پتہ چلا اس کا" — ؟ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور ڈان نے آکاشش سرائے میں پہنچنے اور اس کے انچارج رائے سروپ کی تمام باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

"ویری بیڈ — پھر تو بہت بڑا نقصان ہو گیا — جم ہاسٹ تو اس وقت سائنسی لحاظ سے دنیا کی قیمتی ترین دھات ہے" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس! — وہ لوگ ابھی اس کی صفائی میں مصروف ہوں گے اور انہیں یقیناً یہ علم نہ ہوگا کہ ہم بھی اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے کیوں نہ ہم ان سے یہ حاصل کر لیں" — ڈان نے کہا۔

"ٹھیک ہے — تم واپس آجاؤ۔ اب وہاں کچھ نہیں ہوگا۔ میں اس دوران معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اگر واقعی ابھی تک انہوں نے اس کا سودا نہیں کیا تو پھر یہ ہمارا حق ہے۔ ہم اسے ہر صورت میں حاصل کریں گے چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے" — باس نے

فیصلہ کن لہجے میں کہا اور ڈان کا چہرہ کھل اٹھا۔

"آپ نے اچھا فیصلہ کیا ہے باس! — اب آپ بے فکر رہیں — ڈان کو صرف آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی۔ باقی کام میں کر لوں گا — ویسے بھی میری طویل عرصے سے خواہش تھی کہ اس کارل ٹام اور اس کے ساتھیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دوں۔ یہ لوگ بہت اوپر آگئے تھے" — ڈان نے کہا۔

"ٹھیک ہے — مجھے بہرحال جم ہاسٹ چاہیئے اور اس لئے بھی چاہیئے کہ اب یہ میٹاک کی عزت کا سوال بن گیا ہے اور میں اس کا سودا بھی کر چکا ہوں" — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں دوبارہ سنائی دینے لگیں۔

"تیار ہو جاؤ جیک — ہمیں قدرتی طور پر موقع مل گیا ہے ان ڈبلیو ڈبلیو کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا — اور میں اس موقع کو کسی صورت بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا" — ڈان نے جیک کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے جیسے ہی میز پر رکھا ہوا تہہ شدہ اخبار اٹھایا۔ اس کی نظریں اخبار کے نچلے حصے میں موجود ایک خبر پر پڑیں اور وہ چونک پڑا۔ خبر سرخی کے مطابق مشہور ماہر آثار قدیمہ توقیر احمد کے گھر میں بھاری مالیت کی غیر ملکی کرنسی چوری کی گئی تھی۔ عمران توقیر احمد کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ محکمہ آثار قدیمہ کے ریٹائرڈ ہیں اور آثار قدیمہ کے سلسلے کے نقشے پڑھنے کے ماہر ہیں۔ عمران نے کئی بار ان سے ملاقات کی تھی لیکن عمران دراصل غیر ملکی کرنسی اور اس کی بھاری مالیت کے الفاظ پر چونکا تھا۔ اس نے جلدی سے خبر کی تفصیل پڑھنی شروع کر دی۔ خبر کے مطابق دو غیر ملکیوں نے توقیر احمد سے کوئی قدیم نقشہ پڑھوایا تھا اور اس کے معاوضے میں غیر ملکی کرنسی بھاری مالیت میں دی تھی جو کہ اسی رات کو چوری کر لی گئی۔ پولیس اس معاملے میں تفتیش کر رہی تھی۔ پولیس کا شک توقیر احمد کے ملازموں پر تھا۔ عمران کے ذہن میں غیر ملکی بھاری مالیت کی کرنسی اور قدیم نقشے کے الفاظ گھوم رہے تھے۔ اس نے اخبار رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"مشہور ماہر آثار قدیمہ توقیر احمد کی رہائش گاہ کا نمبر چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور آپریٹر نے چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"توقیر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی توقیر احمد کی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ ۔۔۔ فرمایئے کیسے فون کیا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے توقیر احمد کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اخبار میں آپ کے گھر چوری کی خبر پڑھی ہے میں نے سوچا کہ آپ سے تفصیلات معلوم کروں کیونکہ انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ میرا گہرا دوست ہے ۔۔۔ یہ چوری برآمد کرنا پولیس کے بس کا کام نہیں ہے کیونکہ معاملہ غیر ملکیوں کا ہے۔ یہ کام انٹیلی جنس ہی کر سکتی ہے۔ اس طرح اگر آپ کی وہ بھاری مالیت کی رقم برآمد ہو جائے تو مجھے خوشی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ کی ہمدردی کا بے حد شکریہ ۔۔۔ تفصیل تو تقریباً وہی ہے جو اخبار میں شائع ہوئی ہے"۔۔۔ توقیر احمد نے جواب دیا۔

"کتنی مالیت کی رقم تھی"۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

دس ہزار ڈالر کی رقم تھی ـــــ میرے لئے تو یہ بھاری مالیت ہی ہے۔ آجکل صرف پنشن پر ہی گذارہ ہو رہا ہے" ـــــ توقیر احمد نے کہا۔

" ان غیر ملکیوں کے بارے میں جو تفصیل آپ جانتے ہیں بتا دیں"۔ عمران نے کہا۔

" ان میں سے ایک کا نام رائٹ تھا جبکہ دوسرے کا نام جیک تھا۔ وہ رائل کلب کے منیجر مسٹر شاہ کے حوالے سے میرے پاس آئے تھے ان کا کہنا تو یہی تھا کہ وہ دونوں مل کر پاکیشیا کے قدیم قلعوں کے بارے میں ایک تحقیقی کتاب لکھ رہے ہیں اور ان کے پاس کسی قدیم قلعے کا نقشہ ہے جو وہ پڑھوانا چاہتے ہیں ـــــ لیکن جب میں نے نقشہ دیکھا تو وہ قلعے کی بجائے کسی معبد کا تھا جس پر میں نے انہیں بتایا کہ یہ تو قلعے کا نقشہ نہیں ہے تو انہوں نے مجھے کہا کہ وہ معبدوں پر بھی کتاب لکھنا چاہتے ہیں اس لئے وہ اسے بھی پڑھ دیں ـــــ میں نے وقت مانگا تو انہوں نے فوری کام کرنے کے لئے کہا اور از خود دس ہزار ڈالروں کی گڈی مجھے معاوضے کے طور پر دے دی ـــــ میں نے نقشہ پڑھ دیا اور وہ واپس چلے گئے ـــــ دوسرے روز میں اٹھا تو میرا سیف کھلا ہوا تھا اور رقم غائب تھی۔ پولیس میرے ملازموں پر شک کر رہی ہے لیکن یہ لوگ میرے اعتماد کے ہیں" ـــــ توقیر احمد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیک کا نام سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ایک جیک کی اُسے بھی تلاش تھی۔

" یہ لوگ کس ملک کے رہنے والے تھے" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

" ایسٹرن کارمن کے بتا رہے تھے" ـــــ توقیر احمد نے جواب دیتے

ہوئے کہا اور عمران کا شک یقین میں بدل گیا۔

" آپ کو وہ نقشہ تو یاد ہوگا۔ اس کی تفصیل بتا دیں" ـــــ عمران نے کہا اور توقیر احمد نے جو تفصیل بتائی اس سے بات اور واضح ہو گئی۔

" اس نقشے پر اس کے تیار کرنے والے کا نام یا کوئی اور تحریر ـــــ جو آپ نے دیکھی ہو" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ! ـــ نیچے کونے میں اے۔ ایچ کے حروف درج تھے اور اوپر والے کونے میں مدھم سے حروف میں جم مائنٹ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے لیکن چونکہ ان کا نقشے کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں نے بھی ان پر مغز ماری کرنے کی کوشش نہیں کی" ـــــ توقیر احمد نے جواب دیا اور اب بات بالکل ہی واضح ہو گئی تھی۔ اے۔ ایچ سے صاف ظاہر تھا کہ الفت حسین نے اپنے نام کا مخفف لکھا تھا لیکن جم مائنٹ کے الفاظ سن کر عمران کے ذہن میں ایک دھماکہ ہوا تھا کیونکہ جم مائنٹ ایک انتہائی قیمتی دھات کا نام تھا۔

" شکریہ ! ـــ آپ بے فکر رہیں۔ میں پوری کوشش کرونگا کہ آپ کی رقم واپس مل جائے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران سلیمان میز پر ناشتہ رکھ گیا تھا اس لئے عمران رسیور رکھ کر ناشتے میں مصروف ہو گیا لیکن اس کا ذہن مسلسل جیک اور اس نقشے کے متعلق سوچنے میں ہی لگا ہوا تھا۔ انکل زبیری کی حویلی سے واپسی کے بعد اس نے بگ آنٹی کے پرانے ملازم کریمو بابا کو تلاش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اُسے پتہ چلا کہ کریمو بابا کو کوئی غیر ملکی اپنے ساتھ کسی غیر مُلک لے گیا ہے نوکر بنا کر ـــــ اور تب سے کریمو بابا واپس ہی نہیں آیا۔ اس

غیر ملکی کے حلیئے سے اتنا تو عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ وہی اصغر کا دوست جیک ہے لیکن اس کے بعد کیا ہوا، اس کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ ویسے اس نے ٹائیگر کے ذمے یہ لگا دیا تھا کہ وہ جیک کا سراغ لگائے۔ لیکن ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی اور یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ جیک کرمو بابا کو لے کر غیر ملک نہ گیا تھا بلکہ وہیں رہا تھا اور اس نے وہ تعویذ حاصل کر لیا تھا جس میں سے یقیناً وہی نقشہ نکلا ہو گا جسے توقیر احمد نے پڑھا تھا اور جم مائٹ کے بارے میں اب وہ حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ الفت حسین صاحب چونکہ مشہور ماہر ارضیات تھے اس لئے انہوں نے سونار جنگل میں اس معبد کے قریب جم مائٹ کا سراغ لگایا لیکن دھات چونکہ ابھی کچی تھی اس لئے انہوں نے اس کا نقشہ بنا کر اپنی بیٹی کو دے دیا تعویذ کی صورت میں اور لازماً انہوں نے اس کی تفصیل بھی کہیں لکھی ہو گی جس کا علم بگ آنٹی کو نہ ہو سکا تھا چنانچہ یہ سارا کھیل اس جیک نے جم مائٹ حاصل کرنے کے لئے کھیلا تھا اور یقیناً اب وہ لوگ سونار جنگل میں اس جم مائٹ دھات کو نکالنے کے لئے گئے ہوتے ہوں گے۔

عمران نے ناشتے سے فارغ ہو کر لباس تبدیل کیا اور پھر کار لے کر وہ فلیٹ سے نکلا اور دانش منزل پہنچ گیا۔

" اوہ! ــــ آج تو صبح صبح آپ کو دانش منزل یاد آ گئی ــــ خیریت "
بلیک زیرو نے آپریشن روم میں اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" رات سلیمان نے ساری دانش وصول کر لی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کچھ وصول کر آؤں ــــ اب دونوں ہی چیزیں خالی ہوں تو گذارہ نہیں

ہوتا" ــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" دونوں چیزیں ــــ کیا مطلب" ــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" جیب اور کھوپڑی" ــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" مطلب ہے کہ سلیمان نے آپ کی جیب خالی کر دی ہے" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے وہ بیچارہ تو بے حد کوشش کرتا رہتا ہے جیب خالی کرنے کی۔ لیکن میں نے بھی ایک جیب ایسی بنا رکھی ہے جس تک اس کا ہاتھ پہنچ ہی نہیں سکتا ــــ ہاں البتہ اپنے قرض کا حساب بتا بتا کر اس نے میری کھوپڑی ضرور خالی کر دی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں جناب" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ عمران بیٹے تم ــــ خیریت ہے آج صبح صبح کیسے فون کیا ہے؟"
سر داور کے لہجے میں حیرت تھی۔

" میں تو انتہائی ڈرپوک سا آدمی ہوں ــــ میں تو دوپہر کو بھی خون نہیں کر سکتا۔ آپ صبح صبح کی بات کر رہے ہیں" ــــ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور سر داور اونچی آواز میں ہنس پڑے۔

" خون نہیں بلکہ فون کہا ہے میں نے" ــــ سر داور نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ـــ دراصل میں نے سنا ہوا ہے کہ آدھی رات کے بعد سے فون کال کا معاوضہ بھی آدھا ہو جاتا ہے ـــ میں نے سوچا کہ آدھی رات آدھا معاوضہ ـــ اور رات ختم تو معاوضہ بھی ختم اور فون کال پڑ گئی مفت میں ـــ اور آپ کو تو پتہ ہے کہ مفت کی شراب تو قاضی صاحب نے بھی نہ چھوڑی تھی۔ بیچارہ میری طرح کا ہوگا کہ شراب خرید نہ سکتا ہوگا اور سلیمان نے بھی مجھے اس قابل نہیں چھوڑا کہ فون کا بل ادا کر سکوں۔ چنانچہ مفت کی کال" ـــ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میرا خیال ہے آجکل تمہارے پاس کوئی کام نہیں ہے لیکن عمران بیٹے! میرے پاس تمہاری طرح اتنا فالتو وقت نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر کوئی کام ہو تو بتاؤ ورنہ مجھے اپنا کام کرنے دو" ـــ سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو جتنا فالتو وقت ہو اس کی تفصیل بتا دیں ـــ میرے لئے جتنا بھی ہوگا کافی ہے" ـــ عمران نے ان کے الفاظ "اتنا فالتو وقت نہیں ہے" کو پکڑتے ہوئے کہا۔

"جتنا وقت تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ باقی کل" ـــ سرداور نے کہا۔

"ارے ارے فون بند نہ کیجئے۔ میرا بھی فالتو وقت ختم ہو گیا ہے۔ بڑی مشکل سے ملتا ہے یہ فالتو وقت ـــ ورنہ پورے چوبیس گھنٹے گذارنے پڑتے ہیں ـــ ہزار بار میں نے وقت والوں کو کہا کہ جب دنیا کی ہر چیز بدلی جا رہی ہے تو کم از کم اس وقت کو بھی بدل دیں۔ چوبیس کی بجائے چھتیس چالیس گھنٹے کر دیں ـــ یا پھر اٹھارہ، بارہ گھنٹے کر دیں

لیکن وہ تو تین سو پینسٹھ دن اور چوبیس گھنٹوں پر ایسے جمے ہوئے ہیں کہ زمین جنبد نہ جنبد گل محمد کے مصداق بات ہی نہیں سنتے" ـــ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"خدا بچائے تمہاری اس زبان سے ـــ فالتو وقت کے چکر میں تم نے اور وقت ضائع کر دیا۔ بہرحال بتاؤ مسئلہ کیا ہے" ـــ سرداور نے اس بار بڑی بے بسی سے پوچھا۔

"آپ کے لہجے میں بے بسی محسوس ہو رہی ہے اور اگر پاکیشیا کے اتنے عظیم سائنسدان بے بس ہو گئے تو پاکیشیا ترقی کیسے کرے گا ـــ آپ فوراً بے بسی چھوڑ دیجئے اور بس لے لیجئے ـــ ویسے بچوں کو سکول چھوڑنے اور سکول سے لے آنے کا دھندہ آجکل بڑا کامیاب جا رہا ہے۔ پھر نیکی کا کام بھی ہے معصوم پیارے پیارے بچے گلے میں بلکہ کمر پر گدھے کے بوجھ سے بھی بڑے بڑے بستے اٹھائے جب آپ کی بس میں سوار ہوں گے اور ان کی پیاری پیاری اور معصوم باتیں آپ سنیں گے تو ایمان سے آپ کی بس بھی مسکرا اٹھے گی" ـــ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا لیکن دوسری طرف سے سرداور نے جواب دینے کی بجائے ریسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے۔ آجکل زمانہ ہی بے مروتی کا ہے۔ اتنے کامیاب کاروبار کا مشورہ دیا ہے اور وہ بھی مفت ـــ لیکن انہوں نے پرواہ ہی نہیں کی" ـــ عمران نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کریڈل دبا کر کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرداور واقعی بے حد مصروف آدمی ہیں" ـــ بلیک زیرو نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا واقعی ـــــ تمہاری طرح" ـــــ عمران نے دوبارہ سرداور کے نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھسیانا سا ہو کر رہ گیا۔

"داور بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"جناب! ـــــ اگر آپ اتنے ہی مصروف ہیں کہ آپ کو فون سننے کی بھی فرصت نہیں ہے تو مجھے حکم کیجئے میں فرصت کا پورا ٹرانسپورٹ طیارہ بھرا ہوا آپ کو بھجوا دوں ـــــ وہ ہمارے بڑے مشہور شاعر ہیں مرزا غالب ـــــ وہ بھی فرصت کے رات دن کی بڑی خواہش رکھتے تھے لیکن انہیں فرصت تصور جاناں کے لئے چاہیئے تھی۔ شاید ان کی جاناں اتنی موٹی ہوگی کہ تصور میں پوری نہ آسکتی ہوگی اس لئے انہیں کئی دن اور کئی راتیں فرصت کی چاہیئے تھیں مگر آپ تو ـــــ" عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

"اگر آج تم نے فیصلہ کر ہی لیا ہے کہ مجھے کام نہ کرنے دو گے تو ٹھیک ہے نہیں کرتا کام ـــــ اطمینان سے بولے جاؤ میں سن رہا ہوں" اس بار سرداور نے شاید تنگ آکر دوسرا رُخ اختیار کیا۔

"شکریہ سرداور ـــــ لیکن سارا مسئلہ تو اسی اطمینان کا ہے۔ ہر شخص کو ہر کام کی اتنی جلدی ہوتی ہے کہ جیسے ہی کوئی بیمار ہوتا ہے اور بیماری بھی معمولی سا نزلہ زکام کہ لوگ اس کی قبر کھدوانے کا آرڈر دے دیتے ہیں بلکہ کئی تو چہلم بلکہ برسی تک کے انتظامات شروع کر دیتے ہیں۔ اب آپ ہی سوچیئے کہ اتنی بھی کیا جلدی ـــــ [illegible] کم اطمینان سے ہی

کسی کو مرنے تو دیں۔ لیکن صاحب! ـــــ اطمینان نام کی تو کوئی چیز آجکل لغت میں بھی باقی نہیں رہی ـــــ ویسے میں نے تو سنا تھا کہ آجکل آپ جم ماسٹ پر کام کر رہے ہیں اور جم ماسٹ پر کام تو ظاہر ہے انتہائی اطمینان سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ انتہائی قیمتی دھات جو ہوئی ـــــ جلدی میں ضائع بھی تو ہو سکتی ہے" ـــــ عمران آخر کار اپنے اصل موضوع پر آہی گیا۔

"جم ماسٹ پر کام ـــــ کیا مطلب۔ یہ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ میں جم ماسٹ پر کام کر رہا ہوں" ـــــ سرداور کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ وہ بھی عمران کی ساری باتیں چھوڑ کر جم ماسٹ کے الفاظ پر ہی چونکے تھے۔

"چلو نہ کر رہے ہوں گے کام ـــــ لیکن اس پر کام کیا تو جا سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر میں تو آجکل واقعی جم ماسٹ پر ہی کام کر رہا ہوں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کیونکہ میں نے ابھی حال ہی میں اس پر کام شروع کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ جب سے کام شروع ہوا ہے تم تو لیبارٹری میں بھی نہیں آتے ـــــ پھر تمہیں کس نے بتا دیا" ـــــ دوسری طرف سے سرداور نے کہا اور عمران ان کی بات سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے تو صرف جم ماسٹ کا حوالہ دینے کے لئے دوسرے پیرائے میں بات کی تھی اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ سرداور واقعی جم ماسٹ پر کام بھی کر رہے ہوں گے۔

"تو آپ واقعی جم ماسٹ پر کام کر رہے ہیں۔ مگر میں نے تو سنا تھا کہ یہ صرف خلائی تجربات میں کام آتی ہے اور ہمارا ملک تو خلائی دوڑ میں

سرے سے شامل ہی نہیں ہے اور آپ کی لیبارٹری بھی خلائی تجربات کے لئے نہیں بنائی گئی" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اس کے لہجے میں شدید حیرت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

"عام طور پر تو یہی خیال کیا جاتا ہے کہ جم مائٹ صرف خلائی تجربات میں ہی کام آتی ہے۔ لیکن میرے ذہن میں ایک مؤثر دفاعی ہتھیار بنانے کا ایک پلان موجود تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر کام شروع کر دیا ——— پہلے میرا خیال تھا کہ یہ عام سی دھات ہے اس لئے آسانی سے مل جائے گی ——— لیکن جب کام شروع ہوا تو پتہ چلا کہ یہ تو انتہائی نایاب دھات ہے۔ ابتدائی طور پر تو میں نے اپنے طور پر ایکریمیا کے دوست سائنسدان سے اس کے چند گرام حاصل کر لئے تھے اور اس کے ساتھ ہی میں نے حکومت کو بھی ڈیمانڈ دے دی کہ مجھے کم از کم ایک پاؤنڈ جم مائٹ مہیا کرنے کا بندوبست کریں لیکن کل حکومت نے بھی جواب دے دیا ہے کہ اس کی معمولی سی مقدار بھی دستیاب نہیں ہے اور بین الاقوامی مارکیٹ میں چند پارٹیاں جو ایسی دھاتیں سائنس لیبارٹریوں کو مہیا کرتی ہیں وہ اس کی انتہائی گراں قیمت طلب کر رہی ہیں جو کم از کم حکومت پاکیشیا برداشت ہی نہیں کر سکتی ——— اس لئے اب میں نے سوچا ہے کہ اس پر کام ہی بند کر دیا جائے اور کیا کروں ——— مگر آج تم نے جم مائٹ کی بات کر کے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے" ——— سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس پارٹی کے پاس یہ دھات موجود ہے ——— کیا آپ کو تفصیل کا علم ہے" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں۔ یہ کام وزارت سائنس کا شعبہ خریداری کرتا رہتا ہے۔ اس کے انچارج ڈاکٹر مجاہد منصوری ہیں۔ ان سے میری بات ہوئی تھی انہوں نے بتایا تھا" ——— سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر مجاہد منصوری ——— ٹھیک ہے میں ان سے بات کرتا ہوں اور میں آپ کو بتا دوں کہ آپ کام جاری رکھیں۔ اگر واقعی اس سے پاکیشیا کے دفاع میں کوئی قابل قدر اضافہ ہوتا ہے تو پھر یہ دھات یقیناً آپ کو گراموں اور پاؤنڈوں میں نہیں بلکہ انتہائی زیادہ مقدار میں ملے گی۔ ہمارے ملک میں اس کا ایک ذخیرہ دستیاب ہوا ہے لیکن چند بین الاقوامی تنظیمیں اسے نکالنے کے درپے ہیں ——— مجھے جناب ایکسٹو نے کہا تھا کہ میں آپ سے بات کروں۔ اگر واقعی اس کے حصول کا پاکیشیا کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے تو سیکرٹ سروس ان تنظیموں کے خلاف کام کرتے ہوئے یہ دھات خود حاصل کرے کیونکہ بہرحال یہ جتنی بھی ہے پاکیشیا کی سرزمین کا خزانہ ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون بھی کیا تھا" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں ——— اور جم مائٹ ——— اگر ایسا ہے تو پھر تو یہ واقعی قدرت کی طرف سے ہمارے ملک کو ایک عظیم تحفہ دیا گیا ہے۔ اگر یہ دو چار پاؤنڈ بھی مجھے مل جاتے عمران ——— تو اس سے ایسا مؤثر دفاعی ہتھیار بنایا جا سکتا ہے کہ جس کا عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا ——— تم میری طرف سے جناب ایکسٹو کی خدمت میں درخواست پہنچا دو کہ وہ اس دھات کے حصول کے لئے اپنی پوری کوشش کریں۔ یہ ان کا پورے پاکیشیا پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا" ——— سرداور نے بڑے جذباتی

لہجے میں کہا۔

"او کے ـــــ میں آپ کے جذبات ان تک پہنچا دیتا ہوں ـــ آپ کام جاری رکھیں ۔ خدا حافظ" ـــــ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔ جب ٹون آ گئی تو عمران نے تیزی سے وزارت سائنس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـ پی ۔ اے ٹو سیکرٹری سائنس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو ـــــ سیکرٹری سے بات کراؤ" عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ـ یس سر" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد لائن پر ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"یس سر ـــ میں ڈاکٹر البشارت بول رہا ہوں سیکرٹری وزارت سائنس" بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایکسٹو" ـــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر ـ حکم سر" ـــ سیکرٹری کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈاکٹر مجاہد منصوری سے میں نے تفصیلی بات کرنی ہے۔ اس کا نمبر بتا دیں اور ساتھ ہی اُسے میرے متعلق بریف بھی کر دیں" ـــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے کریڈل دبا دیا اور چند منٹ تک وہ اسی طرح

کریڈل دبائے بیٹھا رہا۔ چونکہ اس کی پیشانی پر شکنیں موجود تھیں اس لئے بلیک زیرو نے کوئی بات نہ کی تھی وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تین چار منٹ کے وقفے کے بعد عمران نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ڈاکٹر البشارت کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس ـ ڈاکٹر مجاہد منصوری بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ ہوتے ہی ڈاکٹر مجاہد منصوری نے خود ہی بات کی تھی اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر ـ حکم سر" ـــ ڈاکٹر مجاہد منصوری کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈاکٹر منصوری ! ـــ مجھے رپورٹ دی گئی ہے کہ سرداور نے ایک پاؤنڈ جم ہائٹ دھات کی خریداری کے لئے حکومت کو ڈیمانڈ دی تھی مگر حکومت کی طرف سے معذرت کر لی گئی ہے اور ڈاکٹر داور نے میرے ایجنٹ سے بات کرتے ہوئے یہ بھی بتایا ہے کہ کسی پارٹی کے پاس یہ دھات موجود ہے لیکن وہ پارٹی اس کی گراں قیمت طلب کر رہی ہے چونکہ سرداور کی ڈیمانڈ پاکیشیا کی سلامتی کے لئے انتہائی اہم ہے اس لئے آپ کی طرف سے معذرت کا مطلب یہی ہے کہ آپ کو پاکیشیا کے دفاع اور سلامتی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ـــــ عمران کا لہجہ بے پناہ سرد ہو گیا تھا۔

"س ـ سس ـ سر ـ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمیں پاکیشیا کے دفاع اور سلامتی سے دلچسپی نہ ہو سر" ـــ ڈیمانڈ آنے پر میں نے اپنے

ملک کے محکمہ معدنیات سے رابطہ کیا لیکن مجھے بتایا گیا کہ ہمارے ملک میں یہ دھات کبھی ملی ہی نہیں۔ اس لئے یہاں یہ موجود ہی نہیں ہے اس پر میں نے بین الاقوامی مارکیٹ کو چیک کیا ——— ایسی نایاب دھاتیں حکومتیں براہِ راست تو فروخت ہی نہیں کرتیں اس لئے انہیں بلیک مارکیٹ سے خریدنا پڑتا ہے ——— بین الاقوامی طور پر چند تنظیمیں ایسی دھاتیں فروخت کرتی ہیں اور ساری دنیا کی سائنس لیبارٹریاں انہی سے خریداری کرتی ہیں مخصوص ایجنٹوں کے ذریعے ——— چنانچہ ہم نے بھی ایک مخصوص ایجنٹ سے رابطہ کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ ایسٹرن کارمن کی ایک تنظیم ڈبلیو ڈبلیو نامی ہے ——— جس کے ہاتھ ابھی حال ہی میں جم مائٹ کا ایک کافی بڑا ذخیرہ لگا ہے لیکن ابھی اس کی صفائی کی جا رہی ہے اور اس میں ایک ماہ لگ جائے گا۔ ایک ماہ بعد سپلائی دی جا سکتی ہے ہم نے جناب سرداور کی ڈیمانڈ کے مطابق ایک پاؤنڈ جم مائٹ کی خریداری کے لئے بات چیت کی تو ہمیں بتایا گیا کہ کمیشن کے علاوہ دس کروڑ ڈالر فی گرام کے تحت یہ فروخت کی جا رہی ہے ——— اب سر آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ دس کروڑ ڈالر فی گرام کے حساب سے ایک پاؤنڈ جم مائٹ کی خریداری ہم تو خرید نہیں سکتے ——— ہم نے بے حد کوشش کی کہ یہ ایک کروڑ ڈالر فی گرام تک سودا ہو جائے۔ مگر جناب! وہ تو دس کروڑ ڈالر فی گرام سے کم بات ہی نہیں کرتے ——— کمیشن علیحدہ دینا ہو گا ——— جناب! ہم نے سرداور سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اس قدر مہنگی دھات کی خریداری مت کریں۔ چنانچہ ہم نے فائل کلوز کر دی ——— اب آپ جیسے حکم کریں سر“ ——— ڈاکٹر مجاہد منصوری نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

”دس کروڑ ڈالر فی گرام ——— کیا واقعی اس دھات کی یہی قیمت ہے“ عمران نے کہا۔

”نہیں سر ——— عام مارکیٹ میں تو اس کی قیمت شاید ایک لاکھ ڈالر فی گرام ہو گی لیکن چونکہ اس وقت یہ سرے سے مہیا ہی نہیں ہے اور پھر ایکریمیا اور رُوسیاہ میں چونکہ خلائی دوڑ لگی ہوئی ہے اس لئے اس کی ڈیمانڈ بے حد بڑھ گئی ہے اور چونکہ ایک ہی پارٹی کے پاس یہ موجود ہے اس لئے ان کی کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کی جائے“ ——— ڈاکٹر مجاہد منصوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس ایجنٹ کا پورا پتہ بتائیں“ ——— عمران نے کہا۔

”ایک منٹ سر ——— میں فائل منگوا کر بتاتا ہوں سر“ ——— ڈاکٹر مجاہد منصوری نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”سر ——— ایجنٹ کا نام ہے میسرز انٹرنیشنل سائنس ٹریڈرز ——— اور ان کا پتہ ہے ——— فارٹی۔ جی۔ مین الیونیو۔ نارک ——— اور اس کے جنرل مینجر ہیں مسٹر ریگا“ ——— ڈاکٹر مجاہد منصوری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ان کا فون نمبر“ ——— ؟ عمران نے پوچھا اور ڈاکٹر مجاہد منصوری نے فون نمبر بتا دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”اس قدر مہنگی دھات ——— حیرت ہے“ ——— بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”قدرت نے تو ہمیں بے پناہ خزانوں سے نوازا ہے مگر ہمارے محکمے کام ہی نہیں کرتے۔ بہرحال اب اس دھات کو ہم نے ہر صورت

میں حاصل کرنا ہے ـــــ یہ تو ہماری اپنی دولت ہے۔ لیکن یہ جیک وغیرہ اتنی جلدی تو یہ دھات نہیں نکال سکتے۔ یہ کہیں اور جگہ سے حاصل کی گئی ہوگی" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مگر مسئلہ کیا ہے کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے ـــــ یہ یکلخت جم ماٹ آپ کو کیسے یاد آ گئی اور یہ جیک کون ہے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اب تک ہونے والی تمام کارروائی کا اُسے کوئی علم ہی نہ تھا اور عمران نے انکل زبیری کی حویلی میں جانے سے لے کر توقیر احمد کی چوری اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت تک تفصیل بتا دی۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ اب میں سمجھ گیا ـــ تو یہ دھات الفت حسین نے دریافت کی اور اب یہ جیک اُسے حاصل کرنا چاہتا ہے ـــــ یہ جیک بھی لازماً اس ڈبلیو ڈبلیو یا اس جیسی ہی کسی تنظیم کا آدمی ہوگا۔ پھر تو ہمیں فوراً سونار جنگل پہنچنا چاہیئے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا، اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پہلے اس جیک کے بارے میں مکمل معلومات تو حاصل کر لیں ـــ اتنی جلدی دھاتیں نہیں نکالی جا سکتیں اور ابھی تو انہیں نقشہ ملا ہے۔ تم وہ خصوصی ڈائری مجھے لا دو تاکہ میں دیکھوں کہ اس جیک کے بارے میں کس سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور سُرخ رنگ کی جلد والی ایک ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

عمران ڈائری کے مطالعے میں مصروف ہوگیا۔ تقریباً دس بارہ منٹوں

تک وہ اُسے چیک کرتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو نے دیکھا کہ عمران نے ایسٹرن کارمن کا کوڈ نمبر پہلے ڈائل کیا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ عمران ایسٹرن کارمن کسی کو کال کر رہا ہے۔

"رالف بار" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ـــــ مسٹر رالف سے بات کرائیں" ـــــ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس ـــ ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں" ـــ بولنے والے کا لہجہ خاصا کھُردرا تھا۔

"ہزار بار کہا ہے کہ تمہارا نام رف ضرور ہے لیکن کم از کم لہجہ تو رف نہیں ہونا چاہیئے۔ پالش ہی کرا لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ تم واقعی عمران بول رہے ہو ـــ مجھے کاؤنٹر مین کا یقین نہ آیا تھا کہ عمران کی کال بھی ہو سکتی ہے ـــــ میں سمجھا نجانے کون علی عمران ہے" ـــــ اس بار دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

"بالکل ٹھیک ـــ بس ایسے ہی بولا کرو۔ ورنہ تمہارا لہجہ سننے کے بعد آدمی کا جی چاہتا ہے کہ اس کا خرخرا بنا کر گھوڑوں کی مالش کے کام لایا جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار دوسری طرف سے رالف نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"کیا کروں۔ ایسے لہجے کے بغیر یہاں کام نہیں چلتا ——— بہرحال بولو کیا کام ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کام کے بغیر تو فون کر ہی نہیں سکتے۔" رالف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی کا حلیہ بتا رہا ہوں۔ پہلے حلیہ سن لو" ——— عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اصغر کا بتایا ہوا جیک کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"اس کا نام جیک بتایا گیا ہے اور یہ رہنے والا ایسٹرن کارمن کا ہے۔ اس کے متعلق تمہیں کچھ معلوم ہو تو بتا دو" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کچھ کیا ——— بہت کچھ معلوم ہے۔ لیکن تم اسے کیوں پوچھ رہے ہو۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی" ——— رالف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس کے پاس ایک نایاب سائنسی دھات ہے اور میں نے اس سے سودے بازی کرنی ہے ——— میں نے سوچا کہ بات چیت سے پہلے اس کے بارے میں کچھ تفصیلات معلوم ہو جائیں تو زیادہ بہتر ہے" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ——— ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے تو تمہیں اس کی تنظیم میٹاک سے بات کرنا ہو گی ——— جیک تو میٹاک کا ہی آدمی ہے ——— اور میٹاک کا تو دھندہ ہی ایسی سائنسی دھاتیں پوری دنیا کی لیبارٹریوں کو فروخت کرنا ہے" ——— رالف نے جواب دیا۔

"میٹاک ——— مگر مجھے تو بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق ڈبلیو ڈبلیو نامی تنظیم سے ہے" ——— عمران نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— ڈبلیو ڈبلیو یعنی وائٹ وائٹ تو میٹاک کی مخالف

تنظیم ہے۔ ان کے ساتھ تو ان کی زبردست مخالفت ہے ——— وائٹ وائٹ کے ایکشن گروپ کے چیف کارل ٹام اور میٹاک کے ایکشن گروپ کے چیف ڈان کے درمیان تو کئی بار شدید جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ ایک بار تو یہ دونوں میرے ہی بار میں جھگڑ پڑے تھے۔ بڑی مشکل سے میں نے بیچ بچاؤ کرایا تھا۔ ویسے دونوں میرے ذاتی دوست بھی ہیں اور جیک تو اس ڈان کا اسسٹنٹ ہے ——— اصل آدمی تو ڈان ہے انتہائی خطرناک مجرم ہے۔ میٹاک سے پہلے وہ مافیا کا سپر ایجنٹ رہا ہے" رالف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اگر اس کارل ٹام سے بات کی جائے تو کیا تمہارا حوالہ دیا جا سکتا ہے اور اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"بات تو ہو سکتی ہے لیکن وہ تو گذشتہ دو ہفتوں سے ناپال گیا ہوا تھا۔ ابھی تک مجھے نظر نہیں آیا ——— ایک منٹ۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں کہ وہ ایسٹرن کارمن میں موجود بھی ہے یا نہیں" ——— رالف نے کہا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔ عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

"ہیلو عمران! ——— کیا تم لائن پر ہو" ——— تھوڑی دیر بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ——— لائن اور نکتے دونوں پر پیر رکھے ہوئے ہوں" ——— عمران نے جواب دیا اور رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ناپال سے واپس آ گیا ہے ایک ہفتہ قبل ——— اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا اپنے کلب کارل کلب میں ہی ہے۔ میں تمہیں اس کا فون نمبر بتا دیتا ہوں تم اس سے براہ راست بات کر لو۔ لیکن ایک بات میری سن لو

کہ کارل ٹام انتہائی خطرناک حد تک مشتعل مزاج آدمی ہے اور وہ بزنس کے معاملے میں کوئی مداخلت برداشت نہیں کرتا اور میرے ساتھ ڈان اور کارل ٹام دونوں کی دوستی اس لئے بھی نبھ رہی ہے کہ میں ان کے بزنس میں دخل نہیں دیا کرتا۔ اس لئے پلیز میرا حوالہ نہ دینا" —— رالف نے کہا۔

" او۔ کے —— تم فون نمبر بتاؤ اور بے فکر ہو جاؤ" —— عمران نے کہا اور رالف نے اسے فون نمبر بتا دیا۔

" وہ ڈان اور جیک —— ان سے کیسے ملاقات ہو سکتی ہے" ——؟ عمران نے پوچھا۔

" وہ بھی آجکل نظر نہیں آ رہے۔ ایک منٹ — میں ان کے متعلق بھی معلوم کر کے بتاتا ہوں" —— رالف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" ہیلو عمران! — یہ دونوں ملک سے باہر ہیں۔ کہاں گئے ہیں اس کا علم نہیں ہے" —— رالف نے کہا۔

" او۔ کے — بے حد شکریہ" —— عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے رالف کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" کارل کلب" —— دو بار ٹرائی کرنے کے بعد آخر کار رابطہ ہو ہی گیا۔

" میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں وزارت سائنس سے —— جناب کارل ٹام سے ایک ضروری بات کرنی ہے —— مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ یہاں موجود ہیں" —— عمران نے کہا۔

" ہاں! موجود تو ہیں —— ٹھیک ہے ہولڈ آن کریں" —— دوسری طرف سے قدرے تذبذب بھرے لہجے میں کہا گیا لیکن شاید دُور دراز سے کال اور سرکاری عہدے کی وجہ سے اس نے صاف جواب نہ دیا تھا۔

" ہیلو جناب! — کارل ٹام لائن پر ہیں بات کیجئے" —— چند لمحوں بعد کہا گیا۔

" ہیلو — میں ڈاکٹر مجاہد منصوری بول رہا ہوں —— پرچیز آفیسر وزارت سائنس پاکیشیا" —— عمران نے کہا۔

" کارل ٹام بول رہا ہوں —— مگر آپ کا مجھ سے کیا تعلق ہے"۔؟ میں تو آپ کو جانتا بھی نہیں" —— دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" مسٹر کارل ٹام! — ہم نے سرکاری طور پر جم ہاٹ کی خریداری کے لئے ایک ایجنٹ میسرز انٹرنیشنل سائنس ٹریڈرز نارک کے ذریعے آپ کی تنظیم ڈبلیو ڈبلیو سے بات کی ہے —— آپ کی تنظیم جم ہاٹ کی انتہائی گراں قیمت طلب کرتی ہے۔ چونکہ ہم پہلے بھی آپ کی ہی تنظیم سے سودا کرتے رہے ہیں اس لئے ہمارا خیال ہے کہ آئندہ بھی آپ کی فرم سے ہی کاروباری رابطہ رکھا جائے —— لیکن ایک اور تنظیم ہے میٹاک۔ اس کے کسی ڈان نے ہم سے براہ راست رابطہ کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ جم ہاٹ ہمیں انتہائی سستے داموں فروخت کر سکتا ہے اور انتہائی بھاری مقدار میں —— لیکن جو قیمت انہوں نے بتائی ہے اس پر ہمیں یقین نہیں آ رہا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ ڈبلیو ڈبلیو میں انتہائی بااثر ہیں اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ سفارش کر کے ہمیں اسی قیمت پر

جم مائٹ دلوا دیں جس قیمت پر میٹاک کے ڈان آفر کر رہے ہیں"۔ عمران نے ایک نیا چکر چلاتے ہوئے کہا اور جیسے ہی عمران نے فقرہ ختم کیا دوسری طرف سے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

" وہ ڈان آپ سے فراڈ کر رہا ہے مسٹر منصوری! ___ مجھے معلوم ہے کہ وہ ڈان اپنے اسسٹنٹ جیک کے ساتھ پاکیشیا گیا ہوا ہے۔ تاکہ وہاں سے ایک ماہر ارضیات الفت حسین کا کوئی نقشہ حاصل کرے اور اس طرح سونار جنگل سے جم مائٹ حاصل کرے ___ لیکن اُسے معلوم نہیں ہے کہ سونار جنگل سے ہم پہلے ہی جم مائٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اب وہاں جم مائٹ کا ایک ذرہ بھی موجود نہیں ہے ___ اور شاید اُسے بھی علم ہو گیا ہو گا۔ اس لئے اس نے سوچا ہو گا کہ اس طرح وہ آپ کی حکومت سے رقم اینٹھ لے ___ وہ ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے ___ باقی جہاں تک قیمت کا تعلق ہے، میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اس لئے اس سلسلے میں آپ اپنے اسی ایجنٹ سے بات کریں ___ آئی ایم سوری" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ چوروں کو مور پڑ چکے ہیں" ___ بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں! ___ اور اب یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ جو جم مائٹ ہمیں اتنی گراں قیمت پر فروخت کی جا رہی ہے وہ دراصل ہماری ہی ملکیت ہے ___ اس جیک نے تو الفت حسین کے اس نقشے کی

مدد سے سونار جنگل سے اسے حاصل کرنا تھا لیکن اس کارل ٹام نے نجانے کیسے اس کا پتہ چلا لیا اور پہلے ہی ہاتھ صاف کر لیا ___ بہرحال اب ہمیں فوری طور پر الیسٹرن کارمن پہنچنا ہو گا تاکہ اپنا مال واپس حاصل کر سکیں" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پوری ٹیم لے جائیں گے" ___؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" نہیں ___ یہ سیکرٹ سروس کا براہ راست مشن نہیں ہے اس لئے میں جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا" ___ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ویران اور بنجر پہاڑی علاقہ دُور دُور تک پھیلا ہوا تھا اور اس ویران علاقے کی ایک پہاڑی غار میں ڈان اور جیک بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ ڈان کے ہاتھ میں ایک مخصوص انداز کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس کی نظریں اس ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر کا بب یکلخت سپارک کرنے لگا اور اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ڈان نے جلدی سے اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو — اے اے کالنگ۔ اوور" — بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"یس — ایس ایس اٹنڈنگ یُو۔ اوور" — ڈان نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! — میں نے ڈی۔ ڈی کی لیبارٹری کے راستے کے بارے

میں معلوم کر لیا ہے۔ اوور" — اے۔ اے نے کہا۔

"کیا تفصیلات ہیں۔ اوور" — ؟ ڈان نے پوچھا۔

"باس! — تیسری پہاڑی کے عقبی حصے میں سُرخ پتھروں سے بنا ہوا ایک غار ہے اس سے لیبارٹری کا راستہ ہے لیکن اس کی سائنسی طور پر سخت نگرانی کی جاتی ہے — لیبارٹری پہاڑی کے نیچے انڈر گراؤنڈ بنائی گئی ہے اور پوری تیسری پہاڑی کے نیچے موجود ہے — پوری لیبارٹری میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ لیبارٹری کے انچارج کا نام ڈومین ہے۔ اوور" — اے اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کیا ہے کہ ڈی۔ ڈی کی صرف یہی لیبارٹری ہے — یا کوئی دوسری بھی ہے۔ اوور" — ؟ ڈان نے پوچھا۔

"معلوم کیا ہے باس! — بس یہی ایک ہے۔ اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے — اوور اینڈ آل" — ڈان نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے اس پر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو — ایس۔ ایس کالنگ۔ اوور" — بٹن دبا کر ڈان نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس — ٹی۔ ٹی اٹنڈنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر ایک آواز سنائی دی۔

"ٹی۔ ٹی — کیا تم اور تمہارا گروپ ڈی۔ ڈی کی لیبارٹری پر حملے کے

لئے پوری طرح تیار ہے۔ اوور" ___ ڈان نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو سنو! ___ ڈی۔ ڈی کی لیبارٹری کا راستہ تیسری پہاڑی کے عقبی حصے میں سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی ایک غار سے جاتا ہے۔ لیبارٹری تیسری پہاڑی کے نیچے بنی ہوئی ہے اور اس غار سے لے کر پوری لیبارٹری تک زبردست سائنسی حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں ___ اس لیبارٹری کا انچارج ڈومین ہے ___ تم نے اس لیبارٹری پر اس طرح قبضہ کرنا ہے کہ جم مائٹ ضائع نہ ہو ___ کیا تم پوری طرح تیار ہو۔ اوور" ___ ڈان نے کہا۔

"یس باس! ___ ہمارے پاس ہر قسم کے سائنسی اقدامات کا توڑ موجود ہے اور دوسرا اسلحہ بھی۔ اوور" ___ ٹی۔ ٹی نے کہا۔

"او۔ کے ___ پوری ہوشیاری سے مشن مکمل ہونا چاہیئے اور انتہائی تیز رفتاری سے ___ سمجھ گئے۔ اوور" ___ ڈان نے کہا۔

"یس باس! ___ آپ بے فکر رہیں باس! ___ ایسے مشن ہم سینکڑوں بار مکمل کر چکے ہیں۔ اوور" ___ ٹی۔ ٹی نے کہا۔

"او۔ کے ___ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ جیک ___ اب دیکھیں کیا ہوتا ہے" ___ ڈان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھائے وہ غار سے باہر آئے اور اس پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کافی بلندی پر پہنچ کر وہ ایک ایسی چٹان کی اوٹ میں رک گئے جہاں سے دور تک پھیلی ہوئی چھوٹی بڑی پہاڑیاں انہیں صاف

دکھائی دے رہی تھیں۔

اسی لمحے دور سے خوفناک اور مسلسل دھماکے سنائی دینے لگے اور ڈان اور جیک دونوں چونک پڑے۔ دھماکے مسلسل جاری تھے اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ ڈان اور جیک دونوں کے چہروں پر شدید بے چینی اور اضطراب کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"باس کہیں ___" جیک نے کچھ کہنا چاہا۔

"خاموش رہو جیک! ___ یہ انتہائی نازک لمحات ہیں" ___ ڈان نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا اور جیک ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر اسی طرح بیس پچیس منٹ مزید گذر گئے۔

"اوہ ___ اوہ ___ آخر وہاں کیا ہو رہا ہے ___ اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہیئے" ___ ڈان نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل دانت پیس رہا تھا اور اس کا پورا جسم اس طرح ہلکے ہلکے جھٹکے کھا رہا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے سے جبراً روک رہا ہو۔ جیک البتہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اچانک ٹرانسمیٹر کا بلب جلا اور اس کے ساتھ ہی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ڈان جیک دونوں چونک پڑے۔ ڈان نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ___ ہیلو ___ ٹی۔ ٹی کالنگ۔ اوور" ___ بٹن دبتے ہی ٹی۔ ٹی کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس ___ ایس۔ ایس اٹنڈنگ ___ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ___ ڈان

نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"وکٹری باس! ——— ویسے انتہائی زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے اور اس کے ساتھ چالیس مسلح افراد بھی موجود تھے۔ زبردست مقابلہ ہوا ہے ——— ہم نے تمام افراد کا خاتمہ کر دیا ہے لیکن میرے گروپ میں سے بھی بیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجھ سمیت صرف چار افراد بچے ہیں ——— بہرحال اب راستہ صاف ہے اور میں اس وقت لیبارٹری کے اندر سے بول رہا ہوں۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ویری گڈ ——— وہ بم ہائٹ تو محفوظ ہے۔ اوور" ——— ڈان نے کہا۔

"یس باس! ——— لیکن اس کی مقدار تو خاصی کم ہے۔ صاف شدہ تقریباً نصف پاؤنڈ ہو گی اور غیر صاف شدہ پندرہ بیس پاؤنڈ ہی موجود ہے۔ اوور" ——— ڈی۔ ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ——— تم وہیں رکو ——— ہم آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل" ——— ڈان نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ جیک" ——— ڈان نے جیک سے کہا اور وہ دونوں اس چٹان کی اوٹ سے نکل کر پہاڑی خرگوشوں کی طرح دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔ اس پہاڑی کے دامن میں ایک جیپ موجود تھی۔ وہ دونوں اچھل کر جیپ پر سوار ہو گئے اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈان خود تھا جب کہ جیک اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ڈان اس انتہائی خطرناک پہاڑی علاقے میں بھی جیپ کو

اس طرح دوڑا رہا تھا کہ جیسے وہ کسی میدانی علاقے میں جیپ چلا رہا ہو اور جیک نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں لیکن ڈان کے چہرے پر معمولی سی گھبراہٹ کے بھی نشانات نہ تھے۔ جیپ اچھلتی دوڑتی اور گھومتی ہوئی تیزی سے ایک ناپختہ پہاڑی راستے پر اڑی چلی جا رہی تھی اور پھر ایک موڑ کاٹتے ہی ڈان نے زوردار انداز میں بریکیں لگائیں اور جیپ ایک چٹان سے صرف چند انچ کے فاصلے پر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی جیک نے ایک طویل سانس لیا۔ دوسرے لمحے وہ ڈان کے پیچھے نیچے اترا اور پھر وہ دونوں تیزی سے دائیں ہاتھ پر موجود پہاڑی پر چڑھنے لگ گئے۔ ابھی وہ چوٹی سے کافی نیچے تھے کہ یکلخت ایک چٹان کے پیچھے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہالٹ ——— کون ہو تم ——— شناخت کراؤ" ——— بولنے والے کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

"ایس۔ ایس اور جے۔ جے" ——— ڈان نے چیخ کر کہا۔

"او۔ کے" ——— وہی آواز سنائی دی اور پھر ایک چٹان کے پیچھے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"آیئے باس! ——— ڈی۔ ٹی آپ کا منتظر ہے" ——— اس آدمی نے کہا اور ان دونوں کے آگے آگے اوپر چڑھنے لگا۔ کچھ دور پہاڑی پر تباہ شدہ غار نظر آ رہی تھی۔ غار کے ایک کونے میں مصنوعی سرنگ نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو جگہ جگہ سے بری طرح ادھڑی ہوئی تھی وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے گہرائی میں اترتے چلے گئے سرنگ چکر کاٹ کر نیچے ہی نیچے جا رہی تھی۔ مسلسل دوڑتے دوڑتے آخر کار

وہ ایک کمرے نما حصے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف مشینری کے پرزے بکھرے ہوئے تھے اور پورا کمرہ ڈھیر ہو رہا تھا۔ اسی لمحے ایک اور درمیانے قد کا آدمی اس کمرے کی ایک ٹوٹی ہوئی چٹان سے نکل کر سامنے آ گیا۔

"آئیے باس" ___ آنے والے نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ وہ اب جہاں جہاں سے بھی گذر رہے تھے انہیں ہر طرف خوفناک تباہی پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھی جب کہ جگہ جگہ انسانوں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ کئی گارڈوں سے جھلسی لاشیں بھی پڑی تھیں لیکن وہ ان سب سے بے نیاز دوڑتے ہوئے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ اس پورے ہال نما کمرے میں ایک عجیب ساخت کی مشین موجود تھی جو بری طرح تباہ ہو چکی تھی۔

"یہ دیکھئے باس! ___ اس خانے میں صاف شدہ جم مائٹ اور باقی ادھر خانے میں ہے" ___ اندر کمرے میں ملنے والے آدمی نے مشین کے سالم حصوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ ٹی۔ ٹی تھا۔

"گڈ ٹونی! ___ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے کہ جم مائٹ کو نقصان نہیں پہنچنے دیا ورنہ تو سارا مشن ہی تباہ ہو جاتا" ___ ڈان نے آگے بڑھ کر غور سے اس حصے کو دیکھنا شروع کر دیا جس میں شفاف شیشے کے پیچھے موتیوں کی طرح چمکتی ہوئی دھات کے ذرے ایک چھوٹے سے ڈھیر کی صورت میں موجود تھے۔

"آپ کی سخت ہدایات تھیں باس! ___ اس لئے میں نے خاص طور پر اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دی تھیں ورنہ شاید ایک ذرہ بھی نہ ملتا" ___ ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈان نے سر ہلا دیا۔

"تھیلے نکالو جیک ___ جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے" ___ ڈان نے کہا اور جیک نے کوٹ کے اندرونی حصے سے سیاہ رنگ کے کسی خاص پلاسٹک کے بنے ہوئے تہہ شدہ لفافے نکالے اور پھر انہیں علیحدہ کر کے اس نے جھٹکے دے کر ان کی تہیں کھول دیں۔

"تم اس غیر صاف دھات کو تھیلے میں ڈالو۔ میں صاف شدہ کو اٹھاتا ہوں ___ لیکن انتہائی احتیاط سے کام لینا۔ ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیے" ___ ڈان نے کہا اور جیک سر ہلاتا ہوا مشین کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جس میں سرمئی رنگ کی دھات کا ڈھیر موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس حصے میں موجود چمکدار دھات کا ایک ایک ذرہ ڈان کے تھیلے میں پہنچ چکا تھا اور وہ حصہ بالکل صاف ہو چکا تھا جبکہ جیک نے ٹونی کے ساتھ مل کر سرمئی رنگ کی دھات کو اس دوسرے حصے سے نکال کر تھیلا بھر لیا تھا۔ اس کا تھیلا ڈان کی نسبت کہیں بڑا اور پھولا ہوا تھا۔

"کچھ رہ نہ جائے" ___ ڈان نے اپنے والے تھیلے کا منہ مخصوص انداز میں بند کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس ___ کچھ نہیں رہا۔ میں نے چیک کر لیا ہے" ___ جیک نے جواب دیا۔

"او۔ کے ___ آؤ پھر اور سنو ٹونی! ___ ہمارے جانے کے بعد تم نے اپنے آدمیوں سمیت نکل جانا ہے۔ لیکن اس ساری لیبارٹری کو ڈائنامائٹ سے اس طرح تباہ ہونا چاہئے کہ یہاں موجود کسی بھی لاش کا ایک ٹکڑا بھی دستیاب نہ ہو سکے ___ خاص طور پر تمہارے اپنے گروپ کے کسی آدمی کی

لاش کی شناخت نہیں ہونی چاہیئے ورنہ وہ کارل ٹام دیوانے کتے کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائے گا"___ ڈان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس!___ ایسا ہی ہوگا"___ ٹونی نے کہا اور ڈان سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس دوڑ پڑا۔ جیک بڑا تھیلا اٹھائے اس کے پیچھے تھا اور پھر اس تباہ شدہ غار سے باہر نکل کر وہ دونوں تیزی سے پہاڑی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی جیپ تک پہنچ گئے۔ ڈان نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود بڑے سے باکس میں دونوں تھیلے رکھے اور سیٹ بند کر دی۔

"چلو بیٹھو۔ اب ہمیں فوری طور پر نکل جانا چاہیئے۔ کسی بھی لمحے ڈبلیو ڈبلیو کو اس لیبارٹری کی تباہی کا علم ہو سکتا ہے"___ ڈان نے کہا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جیک سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے کچھ پیچھے ہٹی اور پھر ڈان نے انتہائی مہارت سے تنگ جگہ کے باوجود جیپ کو موڑ کر پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اسے واپس دوڑانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں عقب میں انتہائی خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ باوجود ڈان کے کنٹرول میں ہونے کے جیپ لہرا گئی لیکن ڈان نے اسے انتہائی مہارت سے سنبھال ہی لیا۔

"اس دھماکے کا مطلب ہے کہ لیبارٹری مکمل طور پر ختم ہو گئی___ ٹونی واقعی کام دکھا رہا ہے"___ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے کام میں بے حد ماہر ہے باس"___ جیک نے کہا اور ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ مسلسل تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر تقریباً نیم دراز لمبے تڑنگے اور ٹھوس جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور صوفے کے نیچے شراب کی دو خالی بوتلیں پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اس آدمی کا چہرہ اور آنکھیں شاید مسلسل شراب پینے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"یس"___ اس آدمی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جم بول رہا ہوں باس!___ مارگریٹ کو اچانک شہر سے باہر جانا پڑ گیا ہے۔ وہ کل واپس آئے گی"___ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ___ یو نانسنس___ مارگریٹ نہیں ہے تو بکواس کرنے کی بجائے اس معیار کی کسی بھی لڑکی کو لے آؤ___ سمجھے___ مجھے پارٹنر چاہیئے پارٹنر___ لیکن یہ یاد رکھنا کہ پارٹنر میرے معیار کا ہونا چاہیئے

ورنہ اس کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی گولیوں سے اڑا دوں گا۔ نانسنس"۔
باس نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ کر اس نے بوتل منہ سے لگالی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اب کیا ہے"۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی جھلائے ہوئے انداز میں رسیور اٹھا کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ہوش میں ہو کارل۔۔۔ میں بردک بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور کارل بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ باس آپ۔۔۔ سوری باس!۔۔۔ میں سمجھا کہ میرے آدمی کا فون ہے۔۔۔ حکم باس"۔۔۔ کارل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں یکلخت مودبانہ پن آگیا تھا۔

"تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ تم بے تحاشا شراب پی رہے ہو۔ جبکہ ڈبلیو۔ ڈبلیو کی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے اور لیبارٹری میں کام کرنے والے چالیس افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔۔۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جم مائٹ کا ایک ذرہ تک لیبارٹری کے ملبے سے نہیں ملا۔۔۔ ڈبلیو ڈبلیو کو بے پناہ نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ایسا نقصان کہ جس کی شاید تلافی ہی نہ ہو سکے اور تم عورتوں اور شراب میں مست ہو"۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں باس آپ۔۔۔؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟

کس کی جرأت ہے کہ اس طرح کی حرکت کرے"۔۔۔ کارل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے کل رات۔۔۔ مجھے آج صبح اس واقعہ کا علم ہوا ہے اور میں نے خود ملبے کو چیک کرایا ہے۔۔۔ اور کس نے ایسا کیا ہے اس بارے میں تم بھی آسانی سے سمجھ سکتے ہو۔۔۔ یہ کام لازماً میٹاک کا ہی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جم مائٹ میں دلچسپی لے رہی تھی۔۔۔ اور یہ کام ان کا ایکشن گروپ ہی سرانجام دے سکتا ہے۔۔۔ سمجھ گئے ہو"۔ بردک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ اگر ڈاان نے یہ حرکت کی ہے باس!۔۔۔ تو میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔۔۔ میں پوری میٹاک کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ میں ان پر قہر بن کر ٹوٹ پڑوں گا"۔۔۔ کارل نے اس قدر زور سے چیختے ہوئے کہا کہ اس کی آواز بھی پھٹ گئی تھی۔

"یہ سب کچھ بعد میں ہو گا۔۔۔ سب سے پہلے تم نے جم مائٹ کو ان کے قبضے سے واپس حاصل کرنا ہے ہر قیمت پر۔۔۔ کیونکہ اس وقت جم مائٹ ایک خزانے سے کم حیثیت نہیں رکھتی۔ فوراً حرکت میں آجاؤ۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے جم مائٹ کا ذخیرہ واپس حاصل کرو اور اس کے بعد اس میٹاک کا مکمل طور پر خاتمہ کرنے کے کام کا آغاز کرو۔ اور سنو۔۔۔ مجھے ناکامی کی رپورٹ نہیں چاہیئے ورنہ۔۔۔" دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کارل نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اسے ایک خیال آیا اور وہ ٹھٹھک کر

مڑا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"یس باس! ـــــ انھونی بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کارل بول رہا ہوں انھونی ـــــ ڈان اور اس کے اسسٹنٹ جیک
کا معلوم کرو کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہیں ـــــ انہوں نے رات
ڈبلیو ڈبلیو کی لیبارٹری تباہ کر دی ہے اور وہاں سے ایک انتہائی
قیمتی دھات کا ذخیرہ لے اڑے ہیں ـــــ ہم نے فوری طور پر یہ ذخیرہ
ان سے واپس حاصل کرنا ہے اور ان سے لیبارٹری کی تباہی کا انتقام
بھی لینا ہے ـــــ سمجھ گئے ہو ساری بات ـــــ فوری حرکت میں آجاؤ۔
ایک لمحہ بھی مت ضائع کرو" ـــــ کارل نے انتہائی غصیلے انداز میں
چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایک نیم عریاں لڑکی کے ساتھ
اندر داخل ہوا۔

"دفع ہو جاؤ ـــــ بھاگ جاؤ ـــــ ورنہ گولی مار دونگا" ـــــ کارل نے
اس نوجوان اور لڑکی کو دیکھتے ہی حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور وہ دونوں
تیزی سے واپس مڑے اور اس طرح باہر بھاگے جیسے موت ان کا تعاقب
کر رہی ہو۔

"کاش ـــــ کاش ڈان کا پتہ جلد سے جلد چل سکے ـــــ میں اس کا
خون پی جاؤں گا ـــــ میں اس کو ایسی موت مارونگا کہ اس کی روح بھی
صدیوں تک تڑپتی رہے گی" ـــــ کارل نے غصے کی شدت سے

دانت پیستے ہوئے کہا لیکن اُسے معلوم تھا کہ ڈان انتہائی عیار اور شاطر
آدمی ہے۔ اُسے بھی معلوم ہوگا کہ جیسے ہی لیبارٹری کی تباہی کی خبر کارل
تک پہنچے گی وہ یقیناً اس پر ہی چڑھ دوڑے گا۔ اس لیئے وہ لازماً کہیں
چھُپ گیا ہوگا۔ لیکن اُسے انھونی کی صلاحیتوں کا بھی بخوبی علم تھا کہ
وہ اُسے پاتال سے بھی کھینچ نکالے گا۔ اور پھر یہی ہوا۔ تقریباً آدھے گھنٹے
کے جان لیوا انتظار کے بعد آخر کار انھونی کا فون آگیا۔

"باس! ـــــ پہلے تو ہر جگہ سے یہی بتایا گیا ہے کہ ڈان اور جیک کسی
ایشیائی ملک گئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ ان کا
کھوج نکال کر ہی رہوں گا ـــــ اور باس! ـــــ آخر کار میں نے ان
کا کھوج نکال لیا ہے۔ وہ دونوں ٹیری کے مکان میں چھُپے ہوئے
ہیں" ـــــ انھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹیری ـــــ مگر وہ تو اس کی جان کا دشمن ہے۔ وہ وہاں کیسے جا
سکتے ہیں" ـــــ ؟ کارل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو چکر دے رکھا تھا ڈان نے ـــــ ٹیری ملک سے باہر گیا
ہوا ہے اور آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ڈان کے ٹیری کی بیوی سے تعلقات
ہیں" ـــــ انھونی نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ـــــ سمجھ گیا ـــــ ٹھیک ہے۔ تم چار آدمیوں کو ساتھ
لے کر فوراً میرے پاس کارل کلب میں آجاؤ ـــــ مکمل ریڈ کا تمام اسلحہ
ساتھ لے کر آنا ـــــ جلدی آؤ اور اس سے پہلے اپنے کسی آدمی کو وہاں
بھجوا دو تاکہ کہیں ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ نکل نہ جائیں" ـــــ کارل
نے کہا۔

"باس! ــــ ڈان انتہائی ہوشیار آدمی ہے۔ اس نے لازماً نگرانی
کا بندوبست کر رکھا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے یا ہمارے آدمی کے
وہاں رُکتے ہی اُسے اطلاع مل جائے اور وہ کسی خفیہ راستے سے فرار
ہو جائے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ٹیری نے اپنا مکان کس طرز کا تعمیر کیا
ہوا ہے ــــ اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے میں اپنے ذاتی ہیلی کاپٹر
کے ذریعے اس مکان کے اُوپر سے گذرتے ہوئے اس کے اندر زیرو میگنیم
کیپسول پھینک دوں۔ اس طرح اندر موجود ہر شخص فوری طور پر بیہوش
ہو جائے گا ــ اس کے بعد ہم اس پر ریڈ کریں ــــ آپ نے کہا
تھا کہ اس سے جم ہاسٹ کا ذخیرہ بھی برآمد کرنا ہے" ــــ انتھونی
نے کہا۔

"ویری گڈ انتھونی! ــــ واقعی تم میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں ــــ
گڈ شو ــــ میرا دل تو کہتا ہے کہ بس جاتے ہی اس ڈان کا قیمہ کر دوں۔
لیکن اچھا ہوا کہ تم نے یاد دلا دیا کہ ابھی اس سے جم ہاسٹ کا ذخیرہ بھی
برآمد کرنا ہے اس لئے تمہاری ترکیب درست ہے ــــ فوراً اس پر
عمل کرو اور پھر میرے پاس آجاؤ" ــــ کارل نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی
طور پر پوری طرح سنبھل چکا ہے۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن
انتہائی چوڑے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی
چمڑے کی جیکٹ تھی جب کہ جیکٹ کے ساتھ اس نے سیاہ رنگ کی جینز
پہنی ہوئی تھی۔

"آؤ باس! ــــ میں نے نہ صرف انہیں بیہوش کر دیا ہے بلکہ
چیکنگ بھی مکمل کر لی ہے ــــ ڈان اور جیک ایک تہہ خانے میں
بیہوش پڑے مل گئے ہیں" ــــ انتھونی نے کہا۔

"اوہ ــــ اگر یہ بات ہے تو تم ایسا کرو کہ ان دونوں کو وہاں سے
اُٹھوا کر کسی مخصوص اڈے پر پہنچا دو ــــ ٹیری کو یقیناً معلوم ہو جائے
گا کہ میں وہاں گیا ہوں تو وہ خوامخواہ دشمنی پر اُتر آئے گا" ــــ کارل
نے کہا۔

"یس باس" ــــ انتھونی نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید
ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ انتھونی کالنگ فرانک۔ اوور" ــــ انتھونی نے بٹن
دبا کر بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ــــ فرانک اٹنڈنگ باس۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر
سے ایک آواز نکلی۔

"فرانک! ــــ ڈان اور اس کے اسسٹنٹ جیک کو وہاں سے اٹھا کر
ڈریگن بار کے نیچے تہہ خانے میں پہنچا دو ــــ میں باس کے ساتھ وہیں
پہنچ رہا ہوں ــــ ساتھیوں کو بھی واپس بھیج دو ــــ مکان میں کسی
اور آدمی کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے ــــ سمجھ گئے ہو۔ اوور" ــــ
انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے فرانک نے جواب دیا اور
انتھونی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ باس! ــــ اب ہم براہ راست ڈریگن بار جائیں گے" ــــ انتھونی

نے ٹرانسمیٹر کو دوبارہ جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور کارل نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ڈریگن بار کی طرف اُڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر انتھونی تھا جب کہ کارل سائیڈ سیٹ پر موجود تھا۔

"باس! ——— یہ جم ہاٹ تو لازماً میٹاک کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دی گئی ہو گی ——— ڈان نے اسے اپنی تحویل میں تو نہ رکھا ہوا ہو گا" ——— انتھونی نے کہا۔

"ہاں! ——— لیکن اب وہ خود بتائے گا کہ یہ ذخیرہ اس وقت کہاں موجود ہو سکتا ہے" ——— کارل نے جواب دیا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً پندرہ منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ڈریگن بار کے احاطہ میں داخل ہو گئے۔ یہ شہر سے ہٹ کر بنی ہوئی بار تھی اور یہ شہر کے مجرموں کا خاص اڈہ سمجھی جاتی تھی۔ انتھونی اس بار کا مالک تھا۔ انتھونی کار بار کے عقبی حصے کی طرف لے گیا اور پھر ایک خاص جگہ پہنچ کر اس نے کار روک دی۔

"آؤ باس" ——— انتھونی نے کار سے اُترتے ہوئے کہا اور کارل دروازہ کھول کر نیچے اُتر آیا۔ ایک طرف سپاٹ دیوار میں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ انتھونی نے دروازے کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبایا تو دروازے کے درمیان ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی۔

"انتھونی ——— دروازہ کھولو" ——— انتھونی نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی کھڑکی بند ہو گئی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ اندر

ایک مسلح نوجوان موجود تھا۔

"فرانک آ گیا ہے" ——— ؟ انتھونی نے اس نوجوان سے پوچھا۔

"یس باس ——— وہ ابھی چند منٹ پہلے ہی پہنچا ہے" ——— اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور انتھونی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گذرنے کے بعد وہ ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں داخل ہوئے۔ وہاں دو مسلح نوجوان موجود تھے اور ڈان اور جیک بیہوشی کے عالم میں دو کرسیوں پر بندھے بیٹھے تھے۔ اندر موجود دونوں افراد نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کارل اور انتھونی کو سلام کیا۔

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی فرانک" ——— ؟ انتھونی نے ایک مسلح نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو باس" ——— فرانک نے جواب دیا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ" ——— کارل نے کہا اور فرانک تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک باکس نکالا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک سُرنج نکالی جس میں سُرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے ڈان اور جیک دونوں کے بازوؤں میں تھوڑی تھوڑی مقدار میں وہ سرخ محلول انجیکٹ کیا اور پھر سُرنج کی سوئی پر کیپ چڑھا کر اس نے اسے باکس میں بند کیا اور باکس واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

چند لمحوں بعد ڈان اور جیک دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ حیرت بھرے انداز میں اپنے سامنے موجود کارل ـ انتھونی اور دوسرے افراد کو دیکھنے لگے۔

"تم ـــ تم کارل ـــ یہ ہمیں کیوں باندھ رکھا ہے تم نے" ـــ؟
ڈان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈان ! ـــ اب تک تمہاری اور ہماری تنظیموں کے درمیان چونکہ براہ راست ٹکراؤ نہ ہوا تھا اس لئے میں تمہیں ڈھیل دیتا چلا آیا تھا لیکن اب تم نے خود ہی ہماری تنظیم کی لیبارٹری تباہ کر کے پہل کر دی ہے۔ اس لئے اب جو کچھ میں تمہارے ساتھ کروں گا اس کا شائد تمہیں تصور تک نہ ہوگا" ـــ کارل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ـــ کیسی لیبارٹری اور کیسی تباہی" ـــ؟
ڈان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اب اپنی حیرت پر قابو پا چکا تھا۔

"ڈبلیو۔ ڈبلیو کی وہ لیبارٹری ـــ جس میں جم مائنٹ صاف کی جا رہی تھی" ـــ کارل نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خوامخواہ کی الزام تراشی مت کرو کارل ـــ جب ہم تمہاری لیبارٹری کے بارے میں جانتے ہی نہیں تو ہم اُسے تباہ کیسے کریں گے ـــ اور پھر ہمیں تو علم تک نہیں کہ تم جم مائنٹ حاصل کر چکے ہو" ـــ ڈان نے اسی طرح بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم کارل کے سامنے غلط بات نہیں کر سکتے ڈان ـــ تم اور جیک پاکیشیا گئے ـــ تم وہاں سے اُلفت حسین کے نقشے کے مطابق جم مائنٹ حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن جب تمہیں معلوم ہوا کہ جم مائنٹ پہلے ہی ڈبلیو۔ ڈبلیو حاصل کر چکی ہے تو تم نے کوشش کی کہ پاکیشیا کی وزارت سائنس کے ایک افسر سے بھاری رقم اینٹھ کر واپس آ جاؤ ـــ اس افسر نے پہلے ہی ہماری کمپنی سے سودا طے کر لیا تھا۔ جس پر اس افسر نے

براہ راست مجھے فون کیا کہ میں چیف سے کہہ کر اس میں رعایت کرا دوں ـــ اس نے جیک کا باقاعدہ نام لیا کہ وہ کم ریٹ پر فروخت کرنا چاہتے ہیں جس پر میں نے انہیں بتایا کہ تمہارے پاس جم مائنٹ ہی نہیں ہے تو تم کیسے سودا کر سکتے ہو ـــ اس کے بعد ظاہر ہے تمہیں انکار کر دیا گیا ہوگا اور تم نے واپس آ کر انتقامی کارروائی کرتے ہوئے لیبارٹری تباہ کی اور جم مائنٹ لے اڑے ـــ جہاں تک تمہارا لیبارٹری تباہ کرنے کا تعلق ہے تو تمہیں شائد معلوم ہی نہ ہو کہ ہم نے پہاڑیوں میں خفیہ کیمرے نصب کئے ہوئے ہیں اور ان کیمروں سے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ساری فلم بندی ہو چکی ہے اور یہ فلم دیکھنے کے بعد ہی ہم نے تم پر ہاتھ ڈالا ہے۔ اس لئے اس بات سے تو تمہارا انکار بچگانہ ہے" ـــ کارل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اس نے واقعی ڈان پر بڑا زبردست نفسیاتی وار کیا تھا تاکہ وہ انکار ہی نہ کر سکے۔

"کیا تم وہ فلم مجھے دکھا سکتے ہو" ـــ؟ ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی دکھا دوں گا ـــ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ جم مائنٹ اس وقت کہاں ہے" ـــ؟ کارل نے کہا۔

"مجھے کیا معلوم" ـــ ڈان نے جواب دیا۔

"او کے ڈان ! ـــ میں نے سوچا تھا کہ تمہارے ساتھ کچھ رعایت کر دوں ـــ اگر تم جم مائنٹ ہمارے حوالے کر دو ـــ یا صرف اتنا بتا دو کہ وہ کہاں ہے تو میں لیبارٹری کی تباہی کا نقصان برداشت کر

لونگا۔ لیکن اگر تم تعاون نہیں کرو گے تو پھر ظاہر ہے تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہو سکتی" ——— کارل نے کہا۔

"تمہارا جو جی چاہے کر گذرو کارل ——— ویسے مجھے تم سے اس قدر گھٹیا پن کی اُمید نہ تھی ——— میرا خیال تھا کہ تم ایک اعلیٰ ظرف کے مالک آدمی ہو۔ اس لئے جب بھی مقابلہ کرو گے کھل کر کرو گے۔ لیکن تم اس طرح ہمیں بیہوش کر کے اور باندھ کر ہم پر تشدد کرو گے، میں نے کبھی ایسا سوچا بھی نہ تھا ——— اور حقیقت یہی ہے کہ مجھے نہ ہی تمہاری لیبارٹری کا علم ہے اور نہ ہی جم مائٹ کا" ——— ڈان نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ اس قدر پُر اعتماد تھا کہ ایک بار تو کارل بھی ذہنی طور پر چکرا گیا۔

"فرانک" ——— کارل نے مڑ کر فرانک سے کہا۔

"یس باس" ——— فرانک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس تیز دھار خنجر ہے" ——— کارل نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس باس" ——— فرانک نے کہا اور اس نے تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر کارل کے سامنے کر دیا۔

"اس جیک کی بائیں آنکھ نکال دو اور اس کے بعد بھی اگر مسٹر ڈان ضد کریں تو پھر ان کی بھی بائیں آنکھ نکال دیں ——— اس کے بعد جیک کی ناک کاٹ دو اور پھر ڈان کی ——— اسی طرح کان ——— پھر انگلیاں پھر ہاتھ ——— بس کام شروع کر دو۔ جب تک مسٹر ڈان زبان نہ کھول دیں" ——— ه ہنے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور فرانک خنجر پکڑے تیزی سے جیک کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت جیک چیخ پڑا۔

"رُک جاؤ ——— رُک جاؤ ——— میں بتاتا ہوں ——— میری آنکھ نہ نکالو ——— ں بتاتا ہوں" ——— جیک نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ——— کیا تم تنظیم سے غداری کرو گے" ———؟ ان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میری زندگی ہی نہ رہی تو میں نے تنظیم کا اچار ڈالنا ہے ——— مٹر کارل! ——— میں تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم وعدہ کرو کہ ے تم ڈبلیو، ڈبلیو میں شامل کر لو گے اور میٹاک سے مجھے تحفظ دو گے"۔ لک نے تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل وعدہ رہا" ——— کارل نے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے لیبارٹری تباہ کر دی تھی اور جم مائٹ لے اڑے تھے اور ں وقت جم مائٹ میٹاک کی خفیہ لیبارٹری میں پہنچ چکی ہے تاکہ وہاں ے صاف کیا جا سکے" ——— جیک نے جلدی سے کہا۔

"اور یہ لیبارٹری کہاں ہے" ———؟ کارل نے پوچھا۔

مغربی پہاڑیوں پر جو قدرتی جھیل ہے اس کے قریب زیر زمین ہے"۔ ک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کیونکہ جب تک ہم وہاں سے جم مائٹ حاصل نہ یں گے تمہاری زندگی رسک میں رہے گی" ——— کارل نے جواب دیا جیک نے اُسے لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیلات اس طرح نی شروع کر دیں جیسے کوئی ٹیپ چل پڑا ہو۔ ڈان ہونٹ بھینچے خاموش ٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اس کا بس نہ چل ہو کہ کسی طرح جیک کو خاموش کر دے۔ لیکن چونکہ وہ بندھا ہوا تھا اس

لئے بے لبس تھا۔

"گڈشو ـــــ تم نے واقعی تنظیم سے غداری کا حق ادا کر دیا ہے۔ جیک ـــــ لیکن میں کسی غدار کا وجود اپنی تنظیم میں برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ اگر آج تم نے میٹاک سے غداری کی ہے تو کل تم ڈبلیو ڈبلیو سے بھی غداری کر سکتے ہو ـــــ اس لئے تم جیسے غدار کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ـــــ فرانک! ـــــ اسے گولیوں سے اڑا دو" ـــــ کارل نے تیز لہجے میں کہا اور فرانک جو ہاتھ میں خنجر اٹھائے کھڑا تھا اس نے تیزی سے خنجر جیب میں ڈالا اور کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی۔ جیک چیختا اور فریاد ہی کرتا رہ گیا اور کمرہ مشین گن کی مخصوص ریٹ ریٹ اور پھر جیک کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ گولیوں سے اس کا جسم چھلنی کر دیا گیا۔

"ہاں تو ڈان! ـــــ اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے" ـــــ؟ کارل نے بڑے فاتحانہ انداز میں ڈان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو تمہارا جی چاہے کرو ـــــ جب میں تمہیں روک نہیں سکتا تو کچھ کہنا ہی بے کار ہے" ـــــ ڈان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈشو ـــــ تمہاری یہی دلیری اور جی داری مجھے پسند ہے۔ لیکن مجبوری ہے ڈان! ـــــ تم نے لیبارٹری کو تباہ کر کے اپنی زندگی کو بچانے کا کوئی سکوپ سرے سے ہی نہیں چھوڑا" ـــــ کارل نے سرد لہجے میں کہا

"سنو کارل! ـــــ جیک نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے وہ غلط ہے۔ اس نے صرف اپنی زندگی بچانے کے لئے غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تھی اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے اُسے غداری کی سزا دے دی ہے ـــــ میں اس کی طرح غداری تو نہیں کر سکتا البتہ تمہیں صرف اتنا کہتا ہوں کہ اگر تم

چاہو تو یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جم مائٹ دھات کی نصف مقدار تمہیں دے دی جائے اور نصف ہم رکھ لیں ـــــ جہاں تک تمہاری لیبارٹری کی تباہی کا تعلق ہے اس کے لئے ہم تمہیں معاوضہ بھی دے سکتے ہیں ـــــ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ میری موت کا فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کو علم ہو جائے گا اور اس کے بعد پوری ڈبلیو، ڈبلیو ہی فنا کر دی جائے گی" ـــــ ڈان نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا ـــــ میں صرف ایک شرط پر تمہیں زندگی بخش سکتا ہوں کہ تم ساری مقدار جم مائٹ کی ہمارے حوالے کر دو ـــــ یہ میری طرف سے آخری پیش کش ہے" ـــــ کارل نے کہا۔

"او کے ـــــ پھر تم جو چاہے کر لو ـــــ تم زیادہ سے زیادہ مجھے مار ڈالو گے لیکن تمہیں جم مائٹ کا ایک ذرہ بھی نہ مل سکے گا اور نہ ہی تمہاری تنظیم بچ سکے گی" ـــــ ڈان نے کہا۔

"فرانک! ـــــ اپنی مشین گن مجھے دو ـــــ مسٹر ڈان بڑے آدمی ہیں اس لئے انہیں ہلاک بھی میں ہی کروں گا" ـــــ کارل نے فرانک سے کہا اور فرانک نے آگے بڑھ کر مشین گن کارل کے ہاتھ میں دے دی۔

"باس! ـــــ کیا یہ مناسب نہیں کہ پہلے جیک کی بتائی ہوئی معلومات کو چیک کر لیا جائے ـــــ یا دوسری صورت میں اسے مجبور کر دیا جائے کہ یہ ہر صورت میں ہمیں وہ جگہ بتا دے جہاں جم مائٹ موجود ہے" ـــــ انتھونی نے کہا۔

"یہ ڈان ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ یہ کچھ نہیں بتائے گا ـــــ باقی جم مائٹ کا حصول تو وہ ہم حاصل کر لیں گے" ـــــ کارل نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رُخ ڈان کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی گولیاں بندھے ہوئے ڈان کے جسم میں اترتی چلی گئیں لیکن ڈان کے ہونٹ اسی طرح بھنچے رہے۔ اس نے آواز تک نہ نکالی اور اس کی رُوح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ گئی۔

"اس کا ہلاک کیا جانا ضروری تھا انھتونی! ۔۔۔ اگر اسے ذرا بھی موقع مل جاتا تو یہ لازماً نکل جاتا اور پھر نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پوری تنظیم کے لئے عزرائیل کا رُوپ دھار لیتا ۔۔۔۔ یہ تو اس کی بدقسمتی تھی کہ یہ اس طرح آسانی سے ہمارے ہتھے چڑھ گیا" ۔۔۔۔ کارل نے مشین گن واپس فرانک کی طرف بڑھاتے ہوئے انھتونی سے کہا اور انھتونی نے سر ہلا دیا۔

"ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو" ۔۔۔۔ کارل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیکسی ایسٹرن کارمن کے دارالحکومت کے سب سے شاندار ہوٹل ریڈ بو کے سامنے رُکی اور عمران دروازہ کھول کر نیچے اُتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ سے جوزف، جوانا اور ٹائیگر بھی نیچے اُتر آئے۔ عمران نے ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ چاروں اس وقت اپنے اصل چہروں میں ہی تھے ہوٹل کا ہال واقعی انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں موجود افراد کو دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہاں صرف اعلیٰ طبقے کے افراد ہی آتے ہیں۔ ایک طرف ایک وسیع و عریض کاؤنٹر موجود تھا جس پر ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی۔ ہال میں اس وقت کچھ زیادہ افراد نظر نہ آ رہے تھے۔

"جی فرمائیے" ۔۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

فرمائش تو آپ کا حق ہے مس ۔۔۔ قدرت نے یہ کام صنف نازک

اس لئے کر نگار کھا ہے کہ وہ فرمائش کرتی رہے ـــــ اور بیچاری صنف کرخت
دیا ام ہوا کرنے کے لئے دن رات کولہو کے بیل کی طرح محنت کرتی رہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔
"آپ مشرقی ہیں اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ ورنہ یہاں مغرب
میں تو اُلٹی گنگا بہتی ہے ـــــ یہاں تو ہمیں فرمائشیں پوری کرنی پڑتی
ہیں" ـــــ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔
"مغرب ـــ کیا مطلب ـــ کیا ہوائی جہاز کے پائلٹ سے غلطی ہو گئی
ہے" ـــ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی
کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔
"پائلٹ سے غلطی ـــ کیا مطلب" ـــ؟ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔
"ہم نے تو ایسٹرن کارمن جانا تھا اور آپ اسے مغرب کہہ رہی ہیں ـــ
اس کا مطلب ہے کہ یہ ایسٹرن کارمن نہیں بلکہ ویسٹرن کارمن ہے" ـــ
عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔
"اوہ انتہائی دلچسپ ـــ آپ نے واقعی خوب نکتہ تلاش کیا ہے
یہ ہے تو ایسٹرن کارمن ہی مگر اس کے باوجود یہ مغرب ہے" ـــ لڑکی
نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اوہ شکر ہے کہ مغرب ہونے کے باوجود یہ ایسٹرن ہے ـــ اس
لحاظ سے تو یہ عجوبہ ہی ہوا ـــ بہرحال اگر یہ واقعی ایسٹرن ہے تو پھر
جوزی ریمنیز سے ملاقات بھی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ بیچارہ بھی اسی غلط فہمی
میں مبتلا ہے کہ وہ مشرق میں رہتا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"جوزی ریمنیز ـــ جی ہاں! ـــ وہ ہمارے ہوٹل کے مستقل مقیم
ہیں ـــ کمرہ نمبر ایک سو آٹھ ـ آٹھویں منزل ـــ کیا میں آپ کی آمد
کی اطلاع کر دوں انہیں" ـــ لڑکی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"نہیں ـــ میں نے ان سے اُدھار وصول کرنا ہے۔ اگر انہیں پتہ
لگ گیا تو وہ آٹھویں منزل سے ہی نیچے چھلانگ لگا دیں گے اور پھر ان کی
مرہم پٹی پر مجھے کثیر رقم خرچ کرنی پڑے گی تاکہ وہ زندہ رہیں ـــ کیونکہ
اگر وہ زندہ ہی نہ رہے تو میری رقم مکمل طور پر ڈوب جائے گی اور اب یہ
دوسری بات ہے کہ اب تک اُن کی مرہم پٹی پر میں اپنی رقم سے دس گنا زیادہ
رقم خرچ کر چکا ہوں" ـــ عمران کی زبان چل پڑی اور لڑکی بے اختیار
ہنس پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ
گیا۔ اس کے ساتھی جو خاموش کھڑے اس کی باتیں سن رہے تھے اسی
طرح خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔
تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ہی آٹھویں منزل کے کمرہ نمبر ایک سو آٹھ
کے سامنے موجود تھے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔
"یس ـ کم ان" ـــ اندر سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور
عمران دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے ہی کرسی پر ایک لحیم شحیم
دیو نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن جسم اس وقت ہڈیوں پر ہی مشتمل تھا۔ گوشت
نام کی کوئی چیز ان ہڈیوں پر موجود نہ تھی لیکن ہڈیوں کی لمبائی چوڑائی بتا رہی
تھی کہ جوانی میں وہ واقعی بلا کا شہ زور رہا ہو گا۔ اس کی داڑھی اور سر کے
بال بڑھے ہوئے اور انتہائی پریشان سے لگ رہے تھے۔ چہرہ انجیر کی
طرح سکڑا ہوا تھا اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں دھندلاہٹ سی طاری

تھی۔ وہ غور سے عمران اور اس کے پیچھے آنے والوں کو دیکھ رہا تھا
اس کی عمر ساٹھ پینسٹھ سال سے کچھ اوپر ہی لگتی تھی۔ اس کے جسم پر ایک
قیمتی گون موجود تھا۔
"کون ہو تم لوگ" ——؟ جوزی کے حلق سے اسی طرح غراتی ہوئی
آواز سنائی دی۔
"واہ —— کھنڈر بتا رہے ہیں کہ عمارت عظیم تھی —— اب تو شاید
آثار قدیمہ والوں کے بجٹ پر ہی گذارہ ہے تمہارا" —— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جوزی کی پہلے سے سکڑی ہوئی آنکھیں مزید سکڑ گئیں۔
"ہوں —— تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو —— جوزی کا —— کاش! اگر
تم نے آج سے بیس سال پہلے کہا ہوتا تو یہ تمہارے پیچھے آنے والے دو دو
بھی تمہیں نہ بچا سکتے —— مگر اب تو واقعی جوزی کھنڈر بن چکا ہے" ——
جوزی نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مسٹر جوزی رینسرے! —— زندگی صرف طاقت کا نام نہیں ہوتی۔
اصل زندگی عقل ہے اور مجھے خوشی ہے کہ تم میں عقل موجود ہے ورنہ ظاہر
ہے تم اس حالت میں بھی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش ضرور کرتے۔
بہرحال میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور ریفرنس کے طور پر میرے پاس
ناراک کے رہنے والے پیٹر جیکب کا نام موجود ہے" —— عمران نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"پیٹر جیکب —— اوہ —— اوہ —— پیٹر جیکب تو میرا محسن ہے۔ اس کی
وجہ سے تو میں زندہ ہوں ورنہ شاید اب تک میری لاش کو ہزار بار کیڑے
کھا چکے ہوتے —— پیٹر کا نام لے کر تم نے یوں سمجھو مجھے خرید لیا ہے۔

بو —— بولو —— میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں" —— جوزی نے
انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"ہمیں پیٹر نے بتایا تھا کہ تم خفیہ طور پر معلومات فروخت کرنے کا
دھندہ کرتے ہو لیکن صرف خاص گاہکوں کو —— اجنبی افراد کا تم
کسی قیمت پر بھی کام نہیں کرتے —— لیکن پیٹر نے کہا تھا کہ میرا نام
سامنے آنے کے بعد جوزی اپنا اصول لازماً توڑ دے گا" —— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس نے درست کہا ہے پرنس! —— اگر تم یہ نام نہ لیتے تو تم میرے
جسم میں موجود خون کا آخری قطرہ بھی باہر نکال لیتے۔ تب بھی میں تمہیں
کچھ نہ بتاتا —— لیکن اب تم جو چاہتے ہو کھل کر بات کرو" —— جوزی
نے کہا۔
"سنو جوزی! —— ہو سکتا ہے جو معلومات مجھے چاہئیں ان کا تعلق
تمہارے ان خاص گاہکوں سے ہی ہو —— پھر تم کیا کرو گے" ——؟
عمران نے کہا تو جوزی بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ —— اس سلسلے میں میری صرف اتنی درخواست ہوگی کہ تم ان
معلومات کا ماخذ کسی کو نہ بتاؤ گے —— پیٹر کے واقعی مجھ پر اس قدر
احسانات ہیں کہ میں اپنی زندگی بھی دے سکتا ہوں لیکن اسے انکار نہیں
کر سکتا —— لیکن اگر تمہارا کام بھی ہو جائے اور میری زندگی بھی بچ جائے
تو میرا خیال ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے" ——
جوزی نے کہا۔
"قطعی نہیں —— بلکہ ہم تو چاہیں گے کہ تمہاری زندگی محفوظ رہے۔

ہمیں چاہیے معلومات ملیں یا نہ ملیں ــــ ہم ان معلومات کے حصو
کے لئے کوئی اور ذریعہ تلاش کر سکتے ہیں لیکن پیٹر کے دوست کی ز
سے نہیں کھیل سکتے ــــ ویسے تم تصدیق کے لئے چاہو تو پیٹر کو فو
بھی کر سکتے ہو۔ وہ تمہیں بتا سکتا ہے کہ پرنس جو کہتا ہے وہی کرت
ہے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ــ بولو کیا معلومات چاہئیں تمہیں" ــــ جوزی نے کہا۔

"تم دروازے کا خیال رکھو جوانا" ــــ عمران نے مڑ کر اپنے عقب
میں کھڑے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور جا کر دروازے کے
قریب رک گیا جب کہ ٹائیگر عمران کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ چکا تھ
اور جوزف اٹین شن حالت میں عمران کی کرسی کے عقب میں کھڑا تھا۔

"جوزی! ــ یہاں دو تنظیمیں کام کرتی ہیں۔ ایک کا نام میٹاک ہے
اور دوسری کا نام ڈبلیو۔ ڈبلیو ــــ دونوں تنظیمیں نایاب دھاتیں
دنیا کی سائنس لیبارٹریوں کو فروخت کرنے کا دھندہ کرتی ہیں ــــ
ہمارے ملک میں ایک قیمتی دھات جم مائٹ موجود تھی جسے میٹاک
کے چیف نے چوری کرنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی
ہو جاتا لیکن اس سے پہلے ڈبلیو۔ ڈبلیو اس دھات کو حاصل کرنے میں کامیاب
ہو گئی اور ہم اپنے ملک کی یہ دھات واپس حاصل کرنے آئے ہیں۔ اس
سلسلے میں تم ہماری جو بھی مدد کر سکو ــــ ہم اس مدد کا پورا معاوضہ بھی اد
کرنے کے لئے تیار ہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"پیٹر کا نام سامنے آنے کے بعد رقم کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی پرنس
اور تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ یہ دونوں تنظیمیں میرے خاص گا بکو

شمار ہوتی ہیں اور پورے ایسٹرن کارمن میں جوزی ہی اس معاملے
تمہاری صحیح مدد کر سکتا ہے ــــ تم نے واقعی صحیح آدمی کو صحیح طریقے
اپروچ کیا ہے" ــــ جوزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ پیٹر نے تمہارے متعلق جو کچھ بتایا تھا تم واقعی ویسے ہی ہو ــــ
اور کھرے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی جوزی کا
گفتگو پسند آیا تھا۔ اس نے ایسٹرن کارمن آنے سے پہلے نارک میں
دوست پیٹر جیکب کو فون کیا تھا جو پہلے ایسٹرن کارمن کے دارالحکومت
رن میں ایک بہت بڑی تنظیم کا سربراہ تھا اور پورے کاربن میں اس
نام کا سکہ چلتا تھا۔ پھر وہ ایکریمیا شفٹ ہو گیا اور اس نے وہاں ہوٹل
شروع کر دیا اور ہر قسم کے جرائم سے لاتعلق ہو گیا۔ پیٹر کے اس
لاب کا موجب بھی عمران ہی تھا۔ تب سے پیٹر اور عمران کی دوستی قائم
چونکہ پیٹر پہلے کاربن میں رہ چکا تھا اس لئے عمران نے اس سے بات
تھی تاکہ وہ کاربن کے لئے اسے کوئی ایسی ٹپ دے سکے جس سے کاربن
میٹاک اور ڈبلیو۔ ڈبلیو کے بارے میں اسے درست معلومات حاصل
ہیں اور پیٹر نے اسے جوزی کی ٹپ دی تھی اور اپنا حوالہ دینے کے لئے
تھا چنانچہ عمران ایئر پورٹ سے نکلتے ہی سیدھا ہوٹل رین لو پہنچا تھا
ان پیٹر کے مطابق جوزی کی مستقل رہائش تھی اور پیٹر نے جوزی کے
میں جو کچھ کہا تھا وہ حرف بحرف درست ثابت ہو رہا تھا۔

"مسٹر پرنس! ــ پہلی بات تو میں یہ بتا دوں کہ یہ دونوں تنظیمیں انتہائی
خطرناک تنظیمیں ہیں ــــ یہ انسانوں کو چیونٹیوں سے بھی کم حیثیت دیتی
ہیں اور انہوں نے اپنی حفاظت اور دوسروں کو ختم کرنے کے لئے انتہائی

"تجربہ کار اور تیز طرار افراد رکھے ہوئے ہیں" ــــ جوزی نے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے" ــــ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ جوزی چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ رکھے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن کو دوبار پریس کر دیا۔ بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــ ہوٹل الاسکا" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی

"میں ایسٹرن کامن سے جوزی رمنزے بول رہا ہوں ــــ پیٹر جیکب سے بات کراؤ" ــــ جوزی نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر ــ ہولڈ آن کریں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد پیٹر کی آواز سنائی دی۔ جوزی نے وہ سفید بٹن دوبار پریس کیا تھا اس لئے نہ صرف یہ کہ فون کا تعلق ہوٹل ایکس چینج سے ختم ہو گیا تھا اور اس طرح جوزی نے ڈائریکٹ ایکریمیا کال کی تھی بلکہ اس سے فون میں موجود لاؤڈر بھی آن ہو گیا تھا۔ شاید جوزی، پیٹر کے ساتھ ہونے والی گفتگو عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی سنوانا چاہتا تھا اس لئے اس نے لاؤڈر آن کیا تھا۔ بہرحال لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی جوزی دوسری طرف سے آنے والی آواز واضح طور پر سن رہے تھے۔

"ہیلو ــ پیٹر جیکب بول رہا ہوں ــ جوزی! ــ خیریت ہے" ــــ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پیٹر! ــ تم نے پرنس آف ڈھمپ کو میرے پاس بھیجا ہے" ــــ جوزی نے کہا۔

"ارے ہاں! ــ بالکل میں نے اسے تمہارا حوالہ دیا تھا ــ مجھے یقین ہے کہ تم اس سے پورا پورا تعاون کرو گے" ــــ پیٹر نے کہا۔

"وہ تو میں کروں گا ــــ لیکن میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہارے پرنس صاحب جن دو تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انتہائی خطرناک تنظیمیں ہیں اور تمہارے یہ پرنس صاحب انتہائی سادہ اور معصوم سے نوجوان لگتے ہیں ــــ ان کے دو حفاظتی ساتھی طاقتور ضرور نظر آتے ہیں۔ لیکن کاربن تو ان دونوں تنظیموں کے خوفناک قاتلوں سے بھرا پڑا ہے ــــ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پرنس صاحب اپنے ساتھیوں سمیت اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تم انہیں خود سمجھا دو کہ وہ اس بھڑکتی ہوئی آگ میں نہ ہی کودیں تو اچھا ہے" ــــ جوزی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے پیٹر کے حلق سے نکلنے والے قہقہے کی آواز سن کر وہ بری طرح چونک پڑا۔

"بہت خوب جوزی! ــ بہت خوب ــــ تمہیں اس دھندے میں عمر گذر گئی ہے لیکن آج تک تمہیں یہ ہی نہ معلوم ہو سکا کہ جو آدمی پاکیشیا سے ان دونوں تنظیموں کے خلاف کام کرنے آیا ہے وہ اس قدر سادہ لوح اور معصوم ہے کہ بس منہ اٹھا کے تمہارے پاس پہنچ گیا ــــ اور تمہیں اس کی معصومیت پر ترس آ رہا ہے۔ تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ کاربن میں پیٹر کی کیا حیثیت تھی لیکن پھر پیٹر نے کسی سے شکست کھا کر جرائم کی راہ ہی چھوڑ دی تھی" ــــ پیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں! معلوم ہے مگر ــــ" جوزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ یقیناً معلوم ہو گا کہ پیٹر نے جس سے شکست کھائی تھی وہ

شخصیت کون تھی تو آج میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ وہ شخصیت یہی پرنس تھی اور پھر ان کی وجہ سے ہی میں نے جرائم کی راہ چھوڑ دی ——— میرا خیال ہے کہ اتنا کہنا ہی کافی ہو گا" ——— پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جوزی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ کر سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ پیٹر واقعی اس معصوم سے نوجوان کے بارے میں یہ سب کچھ کہہ رہا ہے۔

"اوہ پیٹر! ——— اگر مجھے معلوم نہ ہوتا کہ تم جھوٹ نہیں بولتے تو میں کبھی تمہاری بات پر یقین نہ کرتا ——— بہرحال اب میں مطمئن ہوں شکریہ" جوزی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری پرنس! ——— مجھے آپ سے پورا تعارف نہ تھا۔ بہرحال میں نے صرف ہمدردانہ بنیاد پر یہ رائے دی تھی" ——— جوزی نے رسیور رکھ کر انتہائی معذرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ پیٹر دراصل سٹھیا گیا ہے۔ اگر میں اتنا بڑا لڑاکا ہوتا تو ان دو حبشیوں کو اپنے باڈی گارڈز کے طور پر ساتھ کیوں رکھتا ——— اور ان کے نخرے اور اخراجات برداشت کرتا رہتا ——— بہرحال تمہاری ہمدردی کا شکریہ اب تم جو کچھ جانتے ہو وہ مجھے بتا دو۔ کیونکہ میرے باڈی گارڈز کھڑے کھڑے جب تھک جاتے ہیں تو پھر ان کی جون ہی بدل جاتی ہے ——— یہ باڈی گارڈز کی بجائے باڈی بریکر بھی بن سکتے ہیں" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جوزی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پرنس! ——— جم ماسٹ کی وجہ سے دونوں تنظیمیں انتہائی خوفناک انداز میں ایک دوسرے سے ٹکرا چکی ہیں اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق

ہے جم ماسٹ اس وقت ڈبلیو، ڈبلیو کے قبضے میں ہے" ——— جوزی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو پہلے بھی ڈبلیو، ڈبلیو کے قبضے میں تھی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واقعی وہ پہلے اس کے قبضے میں تھی اور اس کی لیبارٹری میں جو شرقی پہاڑیوں میں تھی صاف کی جا رہی تھی ——— مگر پھر میٹاک کے ایکشن گروپ کے چیف ڈان اور اس کے اسسٹنٹ جیک نے اس لیبارٹری پر ریڈ کیا اور پوری لیبارٹری تباہ کر کے وہاں سے جم ماسٹ حاصل کر لی ——— اس پر ڈبلیو، ڈبلیو کے ایکشن گروپ کے چیف کارل ٹام نے جوابی کارروائی کی اور ڈان اور اس کے اسسٹنٹ جیک کو گولیوں سے اڑا دیا اور پھر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں پھینکوا دیں اور خود اپنے ساتھیوں سمیت اس نے میٹاک کی لیبارٹری جو کہ غربی پہاڑیوں میں ہے ریڈ کیا۔ وہاں خوفناک جنگ ہوئی اور آخر کار وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی اور وہاں سے کارل نے جم ماسٹ واپس حاصل کر لی ——— اس پر میٹاک کے گروپ نے ڈان اور جیک کی موت کے بعد ٹونی کی سرکردگی میں ڈبلیو، ڈبلیو کے آدمیوں کے خلاف کھلا اعلان جنگ کر دیا اور آج سے دو روز قبل پورا کابرن قتل گاہ کی صورت اختیار کر گیا تھا ——— بہرحال آٹھ گھنٹوں کی اس خوفناک اور لرزہ خیز جنگ کے بعد ٹونی، اس کا گروپ سب کا خاتمہ ہو گیا ——— کارل کے گروپ کے بھی بے شمار آدمی مارے گئے لیکن بہرحال آخری فتح کارل کے حصے میں ہی آئی۔ اس طرح جم ماسٹ اب ڈبلیو، ڈبلیو کے قبضے میں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میٹاک اور ڈبلیو، ڈبلیو کے درمیان بہرحال یہ سمجھوتہ طے

پا گیا ہے کہ میٹاک اب آئندہ کاربن میں کوئی دھندہ نہیں کرے گی. اس
لئے ایک لحاظ سے یوں سمجھو کہ میٹاک کا صرف ہیڈ کوارٹر باقی رہ گیا ہے
اس کا سارا ایکشن گروپ ختم ہو گیا ہے اور اب کاربن میں مکمل طور پر
ڈبلیو، ڈبلیو کا کنٹرول ہے" ــــــ جوزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مطلب ہے کہ میٹاک ڈبلیو، ڈبلیو کے مقابلے میں شکست کھا گئی ہے"
عمران نے کہا۔
"ہاں! ــــ فی الحال تو ایسا ہی ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ میٹاک والے
بعد ازاں نئے آدمی سامنے لا کر اپنی حیثیت دوبارہ بحال کرانے کی کوشش
کریں۔ لیکن فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے ــــ دو چار سال تو انہیں
بہرحال لگ ہی جائیں گے" ــــ جوزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ جم بائٹ اس وقت کہاں موجود ہو گی کیونکہ تمہارے کہنے کے مطابق
تو دونوں تنظیموں کی لیبارٹریاں تباہ ہو چکی ہیں" ــــ عمران نے پوچھا۔
"ہاں! ــــ دونوں کی لیبارٹریاں تباہ ہو چکی ہیں لیکن ڈبلیو ڈبلیو
میٹاک سے کہیں بڑی تنظیم ہے۔ ہو سکتا ہے ان کے پاس کہیں اور کوئی
لیبارٹری بھی ہو۔ مجھے بہرحال اس بارے میں صحیح طور پر علم نہیں۔ کیونکہ
مجھے کبھی اس کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی ــــ اب اگر تم کہو تو میں معلومات
حاصل کر سکتا ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں دو روز انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ
ڈبلیو، ڈبلیو میں میرا مخبر بھی اس جنگ میں ہلاک ہو چکا ہے جبکہ دوسرا
کسی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر ہے وہ دو روز بعد واپس آنے
والا ہے" ــــ جوزی نے کہا۔
"تم اس کارل کا مجھے پتہ بتا دو جہاں وہ فوری طور پر مل سکتا ہو" ــــ

عمران نے کہا۔
"کارل کا اصل اڈہ تو کارل کلب ہی ہے ــــ ایک منٹ۔ میں
ابھی معلوم کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہے" ــــ جوزی نے سوچنے کے سے
انداز میں کہا اور ایک بار پھر ریسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔
"یس ــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
"جوزی بول رہا ہوں ڈیوڈ ــــ کارل کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ اس
وقت کہاں ہے اور مجھے فوری براہ راست فون کر کے بتاؤ" ــــ جوزی
نے سخت لہجے میں کہا۔
"یس باس" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزی
نے ریسیور رکھ دیا۔
"ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ــــ جوزی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔
"یہ بتاؤ کہ ڈبلیو، ڈبلیو کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون
ہے" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔
"ہیڈ کوارٹر تو سپر سٹریٹ پر موجود سپر پلازہ میں ہے لیکن وہاں صرف
بزنس ہوتا ہے ــــ وائٹ وائٹ ٹریڈرز کے نام سے ــــ جہاں تک
میری معلومات کا تعلق ہے ڈبلیو، ڈبلیو کا چیف بروک لینڈ نامی کوئی آدمی
ہے لیکن وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا اور نہ کوئی اسے جانتا ہے ــــ
یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ رہتا کہاں ہے۔ نام بہرحال سنا ہوا ہے۔ اس سے
زیادہ کچھ معلوم نہیں ــــ اگر اس کے متعلق جاننا ہو گا تو صرف کارل ہی
جانتا ہو گا۔ وہ اس کا خاص آدمی سمجھا جاتا ہے" ــــ جوزی نے جواب

دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جوزی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس — جوزی بول رہا ہوں" — جوزی نے رسیور اٹھاتے ہی سخت لہجے میں کہا۔
"ڈیوڈ بول رہا ہوں باس! — کارل اس وقت کارل کلب میں اپنے دفتر میں موجود ہے لیکن وہ کسی سے مل نہیں رہا" — ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے" — جوزی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"کارل کلب اس کا انتہائی محفوظ ترین اڈہ ہے۔ وہاں اس نے انتہائی خوفناک لڑاکے اکٹھے کر رکھے ہیں" — جوزی نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ظاہر ہے اور اس نے وہاں ہم جیسے شریف لوگوں کو تو اکٹھا نہیں کرنا۔ بہرحال ان قیمتی معلومات کا شکریہ — اب ہمیں ایک کوٹھی، اسلحہ اور کار چاہیئے" — عمران نے کہا اور جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے جوزی کے سامنے رکھ دی۔
"یہ رقم اٹھا لو پرنس! — یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتا دیا ہے کہ تم پیٹر کا نام لے کر یہاں آئے ہو — اور پیٹر نے تمہیں اپنا محسن بتایا ہے ورنہ یہ رقم تو کیا اگر تم کروڑوں ڈالر بھی دے دیتے تب بھی میں کچھ نہ بتاتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر ان کے کانوں میں معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی کہ میں نے ان کے متعلق کچھ بتایا ہے تو میرے جسم میں سینکڑوں گولیاں اتار

دیں گے۔ البتہ جو کچھ تمہیں چاہیئے اس کا بندوبست میں کر دیتا ہوں"۔ جوزی نے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور کمرے کی ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر اس نے اس میں سے ایک چابی نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ سرخ رنگ کے کی رنگ میں یہ اکیلی چابی تھی۔
"کوٹھی نمبر بارہ۔ گرین وڈ کالونی — وہاں تمہیں تمہارے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی — یہ میری خاص کوٹھی ہے اس کے متعلق کسی کو بھی معلوم نہیں۔ کیونکہ میں اسے اپنے خاص آدمیوں کو ہی دیتا ہوں"۔ جوزی نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چابی لی اور پھر میز پر پڑی ہوئی رقم بھی اٹھا کر جیب میں ڈال لی۔
"بے حد شکریہ جوزی! — تم نے اپنے آپ کو اس قابل ثابت کر دیا ہے کہ تم سے مستقل دوستی ہو سکے — گڈ بائی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔

کارل اپنے دفتر میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ میز پہ رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کارل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— کارل کے لہجے میں تندی تھی۔

"باس! — جوزف بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس — کیا بات ہے — کیوں کال کی ہے" ——— ؟ کارل کے لہجے میں تندی بڑھ گئی۔

"باس! — آپ جوزی کو تو جانتے ہوں گے ——— ہوٹل رین بو والا جوزی ——— اس نے آپ کے متعلق معلوم کرایا ہے کہ آپ کہاں موجود ہیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں اسے میرے متعلق معلوم کرنے کی ضرورت پڑ گئی تھی" ——— کارل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بات پر میں چونکا تھا باس! — مجھے بھی معلوم نہ ہوتا مگر میں نے اتفاق سے راہداری میں سے گذرتے ہوئے جیرالڈ کی بات سن لی۔ وہ آپ کا ذکر کر رہا تھا اس لئے میں رک گیا ——— اس بات چیت سے پتہ چلا کہ جیرالڈ کسی کو بتا رہا ہے کہ آپ دفتر میں موجود ہیں۔ اس کا انداز اس قدر پُراسرار تھا کہ میں چونک پڑا اور اس کے بعد میں نے جیرالڈ سے پوچھ گچھ کی تو وہ صاف مُکر گیا۔ مگر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے زبان کھولی کہ وہ جوزی کے لئے مخبری کر رہا ہے اور جوزی کے کسی خاص آدمی نے اس سے پوچھا تھا کہ جوزی معلوم کرنا چاہتا ہے کہ کارل اس وقت کہاں ہے۔ اس پر میں نے جیرالڈ کو گولی مار دی اور پھر میں نے ہوٹل رین بو سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ جوزی اپنے کمرے میں ہی ہے اور اس سے دو ایشیائی اور دو ایکریمین حبشی ملنے آئے تھے جو میرے فون کرنے سے چند لمحے پہلے چلے گئے ہیں" ——— جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دو ایشیائی اور دو ایکریمی حبشی ——— اور ان کی وجہ سے جوزی میرے متعلق معلومات حاصل کر رہا تھا ——— جوزی کی عادت میں جانتا ہوں۔ وہ مر جائے گا لیکن کچھ بتائے گا نہیں۔ لیکن اب اسے بتانا پڑے گا ——— اوکے" ——— کارل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی اس کے نمبر ٹو انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"کارل بول رہا ہوں انتھونی" ——— کارل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— انتھونی کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"انتھونی! ____ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے جم ہائیٹ ایک ایشیائی ملک سے حاصل کی تھی" ____ کارل نے کہا۔

"یس باس! ____ میں ساتھ تو تھا باس" ____ انتھونی نے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اُسے کارل کی یہ بات کرنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"ابھی ابھی جوزف نے مجھے بتایا ہے کہ رین بو ہوٹل کے جوزی کے پاس دو ایشیائی اور دو ایکریمی حبشی آئے ہیں اور جوزی نے اپنے کسی خاص آدمی کے ذریعے کلب میں موجود اپنے مخبر کے ذریعے اس بات کی تصدیق کرائی ہے کہ میں کلب میں موجود ہوں کہ نہیں ____ جوزی کا یہ مخبر کلب کا سپروائزر جیراللہ تھا ____ جوزف نے اتفاق سے راہداری سے گزرتے ہوئے اس کی بات چیت سن لی تھی۔ بہرحال جوزف کی پوچھ گچھ پر اس نے جوزی کا نام لیا۔ اس پر جوزف نے اُسے تو گولی مار دی اور خود اس نے جوزی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ جوزی کے کمرے میں دو ایشیائی اور دو ایکریمی حبشی آئے ہوئے تھے جب اس نے میرے متعلق تصدیق کرائی۔ اب وہ چلے گئے ہیں ____ اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا گروپ ہے جسے جم ہائٹ سے دلچسپی ہے حکومت پاکیشیا نے جم ہائٹ خریدنے کے لئے مجھے فون کیا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی مجرم گروپ کو یہاں بھیجا ہو کہ وہ جم ہائٹ چرا کر لے جائے۔ اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا چاہئے" ____ کارل نے کہا۔

"میں آپ کی بات سمجھ گیا ____ اب آپ چاہتے ہیں کہ میں جوزی سے

اس گروپ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں اور پھر ان کا خاتمہ کر دوں" ____ انتھونی نے کہا۔

"مجھے جوزی کی عادت معلوم ہے کہ وہ مر جائے گا لیکن اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہ بتائے گا۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ اسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ تم ہر صورت میں اس جوزی کی زبان کھلواؤ اور اس گروپ کے متعلق پوری تفصیلات معلوم کر کے مجھے بتاؤ ____ اس کے بعد کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ میں بعد میں کروں گا" ____ کارل نے کہا۔

"یس باس" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور کارل نے رسیور رکھ کر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"مارٹن کو کہہ دو کہ اگر دو ایشیائی اور دو ایکریمی کلب میں آئیں تو انہیں زندہ پکڑ کر نیچے تہہ خانے میں پہنچا دیا جائے اور پھر مجھے اطلاع دی جائے" ____ کارل نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کارل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ____ کارل بول رہا ہوں" ____ کارل نے تیز لہجے میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں باس" ____ دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"یس ____ کیا رپورٹ ہے" ____؟ کارل نے چونک کر پوچھا۔

"باس! ____ میں نے جوزی کو ہوٹل سے اغوا کرا کے ڈرگمین بار والے اڈے پر منگوا لیا تھا۔ وہاں خوفناک تشدد کے بعد آخر کار جوزی نے زبان کھول

دی۔ اس نے بتایا کہ کوئی ایشیائی نوجوان جس کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے
اپنے ایک ایشیائی اور دو حبشی ساتھیوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچا۔ اس
نے نارک میں اس کے کسی محسن پیٹر کا حوالہ دیا اور جم ہائٹ کے بارے میں
معلومات پوچھیں جس پر جوزی نے اُسے لیبارٹریوں کی تباہی اور ڈان اور
جیک کے قتل اور ہماری اور میٹاک کے درمیان ہونے والی لڑائی کی تفصیلات
بتا دیں۔ اس پر اس پرنس نے پوچھا کہ کارل کہاں مل سکتا ہے اس پر اس
نے اپنے آدمی کے ذریعے معلوم کرایا اور اُسے بتا دیا کہ آپ کلب کے دفتر
میں موجود ہیں۔ اس کے بعد اس نے انہیں اپنی ایک خفیہ کوٹھی کی چابی
بھی دے دی۔ اس کوٹھی کا پتہ کر کے میں نے فوری طور پر ان کی گرفتاری
کے لئے آدمی بھجوا دیئے لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ باہر بدستور تالا لگا
ہوا ہے ۔۔۔ اب آپ جیسے حکم دیں" ۔۔۔ انتھونی نے کہا۔
"ہونہہ ۔۔۔ تو میرا شک درست نکلا کہ یہ گروپ جم ہائٹ کے حصول کے
لئے آیا ہے ۔۔۔ اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو تاکہ جیسے ہی یہ واپس آئیں
وہ انہیں بیہوش کر دیں پھر مجھے اطلاع دیں ۔۔۔ ہاں! اس جوزی کا کیا
ہوا" ۔۔۔ کارل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"وہ مر چکا ہے باس" ۔۔۔ انتھونی نے کہا اور کارل نے رسیور رکھ دیا
"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ کچھ عجیب سا نام ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ جو
بھی ہے سامنے آجائے گا" ۔۔۔ کارل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز پر
موجود شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی۔

"اب آپ اس کارل سے پوچھ گچھ کریں گے" ۔۔۔ ٹائیگر نے عمران
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"نہیں ۔۔۔ میں نے صرف ایکشن سے بھرپور فلم نہیں چلانی ۔۔۔ مجھے
فوری طور پر جم ہائٹ حاصل کرنی ہے اور ظاہر ہے یہ کارل کے پاس
نہیں ہو گی بلکہ وائٹ وائٹ کے چیف کے پاس ہو گی اس لئے ہم سب
سے پہلے اس وائٹ وائٹ کے ہیڈ کوارٹر چلیں گے" ۔۔۔ عمران نے
جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا اندر
داخل ہوئے۔
"کار تیار ہے ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی سے
اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی باہر کو چل
پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں کار میں بیٹھے کاربن کی سڑک پر موجود تھے
ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر اور جوزف اور جوانا

عقبی سیٹوں پر بیٹھے تھے۔ عمران نے کار ایک بک سٹال کے سامنے روک دی
"جاکر کاربن کا تفصیلی نقشہ لے آؤ جوزف" ——— عمران نے مُڑ کر
جوزف سے کہا اور جوزف نیچے اترا اور بک سٹال کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں
بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ موجود تھا عمران
نے اس سے نقشہ لیا اور پھر کار کو ایک سائیڈ پر لگا کر اس نے نقشہ کھولا
اور اُسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ جیب سے قلم نکال کر اس نے
سب سے پہلے گرین وڈ کالونی کو تلاش کر کے اس کے گرد دائرہ لگایا اور
پھر اس نے سُپر سٹریٹ تلاش کرنی شروع کر دی جہاں سُپر پلازہ میں وائٹ
وائٹ کا ہیڈ کوارٹر تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اسے تلاش کر چکا تھا اس کے
گرد نشان لگا کر اس نے وہاں تک پہنچنے کے لئے سڑک چیک کی اور
پھر نقشہ اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا اور کار چلا کر آگے بڑھ گیا۔
ٹائیگر غور سے نقشہ اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک عمران نے کار ایک
دس منزلہ پلازہ کی پارکنگ میں لے جا کر نہ روک دی اور پھر وہ سب نیچے
اُتر آئے۔ ٹائیگر نے نقشہ تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور اطمینان سے پلازہ
کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مین گیٹ کے ساتھ ہی ایک جہازی سائز
کا بورڈ موجود تھا جس پر فرموں کے نام اور ان کے سامنے کمرے اور منزلوں
کی تفصیل دی گئی تھی۔ وائٹ وائٹ نامی فرم چوتھی منزل پر تھی اور
چوتھی منزل پر صرف وائٹ وائٹ کے ہی دفاتر تھے۔ لفٹیں خاصی
مصروف نظر آ رہی تھیں اور آنے جانے والوں کا بھی خاصا رش تھا۔ بہرحال
ایک لفٹ کے ذریعے وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ عمران اطمینان سے
چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس کے باہر جنرل منیجر کی نیم پلیٹ موجود

نی۔ دروازے کے باہر کوئی دربان نہ تھا اس لئے عمران نے دروازے
دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں
ب سائیڈ پر کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس پر ایک خوبصورت سی مقامی لڑکی بیٹھی
ئی تھی اور باقی ہال کمرے میں صوفے رکھے گئے تھے جن پر دس بارہ مرد
ر عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ کاؤنٹر کے ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جس پر
زل منیجر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"یس" ——— لڑکی نے چونک کر پہلے عمران اور پھر اس کے بعد اس کے
ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری" ——— عمران نے [illegible] بارعب سے لہجے میں کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی کو بتاؤ کہ ہم کیا چاہتے ہیں" ——— عمران نے بارعب لہجے
میں کہا۔

"مس ——— پرنس آف ڈھمپ جنرل منیجر کو شرف ملاقات بخشنے کے لئے
تشریف لائے ہیں" ——— جوزف نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ——— کیا مطلب" ——— لڑکی نے بُری طرح
چونکتے ہوئے کہا۔ ہال میں موجود دوسرے افراد بھی اب حیرت سے انہیں
دیکھ رہے تھے۔

"پرنس کا مطلب پرنس ہی ہوتا ہے مس" ——— جوزف نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

"سیکرٹری" ——— عمران نے بارعب لہجے میں کہا۔

"یس پرنس" ___ جوزف نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی کو شاہی وظیفے پر کسی سکول میں پڑھنے کے لئے بھجوا دو۔ ہمیں جاہل لڑکیاں اچھی نہیں لگتیں" ___ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ گیا۔

"آپ ___ آپ رک جائیں" ___ لڑکی نے عمران کو جنرل مینیجر کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی ایک طرف صوفے پر جا گری۔

"اب اگر پرنس کی شان میں گستاخی کی تو گولی مار دوں گا" ___ جوزف نے منہ بناتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اس نے لڑکی کو بازو سے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں دور صوفے پر اچھال دیا تھا۔

عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں ایک شاندار دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا رسیور کانوں سے لگائے کسی سے بات چیت میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر اس نے حیرت سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

"آپ ___ آپ کون صاحب ہیں ___ اور اس طرح ___" اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ___ باس ___ میں نے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی مگر یہ زبردستی اندر آ گئے ہیں" ___ اسی لمحے عقب میں سے لڑکی کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم پھر آ گئیں" ___ جوزف نے مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں لڑکی سے کہا اور لڑکی سہم کر ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"تم جاؤ واپس" ___ اس ادھیڑ عمر آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور لڑکی تیزی سے باہر چلی گئی۔ عمران اس دوران بڑے اطمینان سے میز کے سامنے موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا جب کہ ٹائیگر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ جوزف اور جوانا عمران کے عقب میں تھے۔

"تمہارا نام جیکب ہے" ___ عمران نے میز پر رکھی ہوئی نیم پلیٹ پر سے نام پڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ___ مگر تم کون ہو ___ اور اس طرح بلا اجازت اندر کیوں آئے ہو" ___ اس بار جیکب کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"بروک لینڈ نے بھیجا ہے ہمیں" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بروک لینڈ ___ چیف باس نے ___ مم ___ مگر ___" جیکب عمران کے اس اچانک فقرے سے بے اختیار گڑبڑا گیا تھا اور عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"مسٹر جیکب ___ تنظیم کے بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے ایسا ہی رویہ اختیار کرنا پڑتا ہے ___ بہرحال رسیور اٹھاؤ اور چیف باس سے بات کر لو۔ انہیں بتاؤ کہ پرنس اور اس کے ساتھی تمہارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اب مزید کیا کرنا ہے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنس ___ مگر تم تو ایشیائی اور ایکریمین لوگ ہو ___ تمہارا تنظیم سے کیا تعلق" ___ جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو ___ تنظیم صرف ایکریمن کارمن تک ہی

محدود نہیں ہے۔ سمجھے" ـــــ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"م م ـــ مگر فون کیسے ہو سکتا ہے ـــ ٹرانسمیٹر پر تو ـــ" جیکب واقعی اس اچانک افتاد پر ذہنی طور پر سنبھل ہی نہ پا رہا تھا۔

"چلو ٹرانسمیٹر پر بات کر لو ـــ مگر جلدی کرو" ـــ عمران نے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو فوراً یہاں سے دفع ہو جاؤ ـــ ورنہ میں پولیس کو بلا لونگا ـــ میں کسی کو نہیں جانتا۔ یہ میرا بزنس دفتر ہے" ـــ اس بار جیکب نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ شاید اب آ کر ذہنی طور پر سنبھلا تھا۔

"جوانا ـــ" عمران نے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر جیکب سے فریکوینسی معلوم کرو اور خود چیف باس کو کال کرو۔ اس کو کسی مسئلے کی اہمیت کا ہی احساس نہیں ہے اور یہ وقت ضائع کرنے پر تلا ہوا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوانا تیزی سے جیکب کی طرف بڑھا۔ جیکب نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھانے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح ہاتھ پیر مارتا فضا میں لٹکا ہوا تھا۔ جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر اس طرح فضا میں اٹھا لیا تھا جیسے کوئی بچہ کسی بے جان کھلونے کو پکڑتا ہے۔

"بتاؤ ـــ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دونگا" ـــ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ب ـــ ب ـــ بتاتا ہوں" ـــ جیکب نے رک رک کر کہا تو جوانا نے اسے زمین پر کھڑا کر دیا۔

"بولو۔ ورنہ" ـــ جوانا نے کہا اور جیکب نے جس کا پورا جسم بری طرح لرز رہا تھا، آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں اور چہرہ مسخ ہو چکا تھا اسی طرح

رک رک کر فریکوینسی بتا دی

"اسے اب تھوڑی دیر آرام کرنے دو" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے ہاتھ کو ذرا سا جھٹکا دیا تو جیکب کا جسم بری طرح پھڑکا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ جوانا نے اس کی گردن چھوڑ دی اور جیکب قالین پر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح ڈھیر ہوتا چلا گیا لیکن اس کا سینہ ابھی تک پھول پچک رہا تھا وہ بیہوش ہوا تھا مرا نہ تھا۔

"ٹائیگر ـــ یہاں ٹرانسمیٹر ضرور موجود ہوگا ـــ اور جوزف! ـــ تم باہر کا خیال رکھو" ـــ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جوزف دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر کی تلاش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ ایک الماری سے ایک ٹرانسمیٹر برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس پر وہ فریکوینسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جو اس جیکب نے بتائی تھی۔

"ہیلو ہیلو ـــ جیکب کالنگ۔ اوور" ـــ عمران نے جیکب کے لہجے میں کال دینی شروع کر دی۔

"یس ـــ بروک اٹنڈنگ یو ـــ کیوں کال کی ہے۔ اوور" ـــ ؟ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس! ـــ ابھی یہاں ایک آدمی آیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو پرنس کہہ تھا۔ ایشیائی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ تنظیم کے ساتھ جم مانٹ کا سودا براہ راست کرنا چاہتا ہے اور پوری رقم نقد دینا چاہتا ہے۔ مگر میں نے اسے ٹال دیا کہ ہمارے پاس جم مانٹ موجود ہی نہیں ہے۔

وہ کہہ کر گیا ہے کہ وہ پھر آئے گا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو مزید بات چیت کی جا سکے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایشیائی پرنس ۔۔۔ اور یہاں ۔۔۔ اوہ! وہ کہاں ٹھہرا ہوا ہے۔ اوور" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے پوچھا تھا لیکن اس نے کہا کہ وہ ایک گھنٹے بعد پھر آئے گا۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب اگر وہ آئے تو تم کارل کو فون کر کے بلوا لینا ۔۔۔ میں کال کر کے کارل کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ اسے سنبھال لے گا ۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے میز پر رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ اب واپس چلیں ۔۔۔ فی الحال اتنا ہی کافی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"۔۔۔ جوانا نے جیکب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پڑا رہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر آ گئے۔

"ہنی تمہارے باس نے کہا ہے کہ ایک گھنٹے تک اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلازہ سے باہر نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

"اب فریکوئنسی کی مدد سے اس بروک لینڈ کی قیام گاہ آسانی سے ٹریس کی جا سکتی ہے۔ اس لئے واپس کوٹھی چلو"۔۔۔ عمران نے اس بار کار کی سائیڈ سیٹ والا دروازہ کھولتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سٹیئرنگ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار انہیں لئے ایک بار پھر سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ ٹائیگر چونکہ نقشے کو غور سے دیکھ چکا تھا اس لئے وہ انتہائی اطمینان سے کار چلاتا ہوا اس کالونی کی طرف بڑھا جا رہا تھا جہاں ان کی رہائش گاہ تھی۔ آتے ہوئے عمران جن سڑکوں سے آیا تھا یہ سڑکیں اس سے مختلف تھیں کیونکہ کاربن میں ٹریفک کا ون سائیڈ ٹریفک نظام تھا اس لئے آنے اور جانے کے لئے نقشے میں مختلف راستے دکھائے گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں پہنچ گئے۔ جوزف نے نیچے اتر کر کوٹھی کے گیٹ پر پڑا تالا کھولا اور پھر پھاٹک کھول دیا۔ ٹائیگر کار اندر لے گیا اور جوزف نے اندر آ کر پھاٹک بند کر دیا اور مڑ کر پورچ کی طرف بڑھنے لگا لیکن اسی لمحے کوٹھی کے لان میں جیسے اچانک یکے بعد دیگرے کئی پٹاخے سے پھٹے اور اس کے ساتھ ہی کار سے نکلتے ہوئے عمران، ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ ساتھ پورچ کی طرف بڑھتا ہوا جوزف بھی یکلخت مڑ کر نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ لان کھلا ہونے کے باوجود وہاں ہلکے دودھیا رنگ کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ عمران بھی نہ سنبھل سکا تھا اور وہ بھی اس دھوئیں کا شکار ہو کر بیہوش ہو چکا تھا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کارل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔ کارل کا لہجہ غراہٹ آمیز تھا۔

"بروک بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور کارل چونک پڑا۔

"اوہ ۔۔۔ چیف آپ ۔۔۔ فرمایئے" ۔۔۔۔ کارل کا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا تھا۔

"کارل! ۔۔۔ کوئی ایشیائی پرنس ہیڈ کوارٹر میں جیکب کے پاس پہنچا ہے۔ وہ جم مانٹ کی پوری مقدار نقد رقم پر خریدنا چاہتا ہے۔ وہ جیکب کو ایک گھنٹے بعد آنے کے لئے کہہ گیا ہے ۔۔۔۔ اگر واقعی وہ اچھا گاہک ہے تو اس طرح ہم ان سے معقول رقم وصول کر سکتے ہیں ۔۔۔۔ یہ ایشیائی پرنس انتہائی دولت مند ہوتے ہیں ۔۔۔۔ میں نے جیکب کو کہہ دیا ہے کہ اب جیسے ہی یہ ایشیائی پرنس آئے وہ تمہیں

کال کرے گا۔ تم جا کر اس سے بات چیت کر لینا" ۔۔۔۔ بروک نے کہا۔

"ایشیائی پرنس ۔۔۔ اوہ باس! ۔۔۔ آپ کا مطلب پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں سے تو نہیں" ۔۔۔۔ کارل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ کیا مطلب! ۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ۔۔۔؟ بروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں کارل نے جوزف کی کال آنے سے لے کر انتھونی کی کال اور اپنے حکم تک کی پوری تفصیل دوہرا دی۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ خریدار نہیں ہیں بلکہ یہ کوئی ایسا گروپ ہے جو جم مانٹ ہم سے چھیننے کے لئے یہاں آیا ہے" ۔۔۔۔ بروک نے کہا۔

"یس باس! ۔۔۔ اگر یہ خریدار ہوتے تو اس طرح جوزی کے پاس جا کر ساری معلومات حاصل نہ کرتے" ۔۔۔۔ کارل نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس گروپ کو گرفتار کرو اور پھر ان کی حقیقت معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو" ۔۔۔۔ بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! ۔۔۔ ان کی کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہے ۔۔۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے انہیں بے ہوش کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد میں ان سے سب کچھ آسانی سے اگلوا لوں گا" ۔۔۔۔ کارل نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کارل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ اسی لئے کوٹھی نہیں گئے کہ یہ سیدھے ہیڈ کوارٹر پہنچے تھے" ۔۔۔۔ کارل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے پڑی ہوئی ایک فائل پر جھک گیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کارل نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
"یس — کارل بول رہا ہوں" — کارل نے کہا۔
"بروک بول رہا ہوں کارل! — تمہارا اندازہ درست ہے — یہ
پورا گروپ ہیڈ کوارٹر میں جیکب کے دفتر میں زبردستی گھس گیا تھا اور
انہوں نے جیکب پر تشدد کر کے اس سے میری خاص فریکوئنسی معلوم کی
اور پھر جیکب کے لہجے میں مجھ سے بات کی۔ حالانکہ مجھے اس بات کا معمولی
سا بھی شک نہیں گذرا کہ جیکب کی بجائے کوئی اور بات کر رہا ہے۔ پھر
وہ جیکب کو بیہوش کر کے واپس چلے گئے — ابھی جیکب نے ہوش
میں آکر مجھے کال کر کے بتایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی عام گروپ
نہیں ہے۔ ورنہ وہ اس طرح جیکب کے لہجے میں بات نہ کرتے —
تم اب پوری طرح ہوشیار رہو" — بروک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
"میں پہلے ہی ہوشیار ہوں چیف — آپ بے فکر رہیں — یہ
جتنے بھی ہوشیار ہوں، میری گرفت سے نہیں نکل سکتے" — کارل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او۔کے — ان کا پورا حدود اربعہ معلوم کرو کہ یہ کون لوگ ہیں اور
کس کی ایما پر یہاں آئے ہیں۔ پھر مجھے رپورٹ دو" — بروک نے کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ کارل نے رسیور رکھا ہی تھا کہ گھنٹی بج
اٹھی اور کارل نے چونک کر دوبارہ رسیور اٹھالیا۔
"یس — کارل بول رہا ہوں" — کارل نے کہا۔
"انتھونی بول رہا ہوں باس" — دوسری طرف سے انتھونی کی انتہائی

پُرجوش آواز سنائی دی۔
"یس — کیا رپورٹ ہے" — کارل کا لہجہ تحکمانہ تھا۔
"باس! — ہم نے انہیں بیہوش کر دیا ہے — میرے آدمی کوٹھی
کی دوسری منزل پر چھپے ہوئے تھے۔ جیسے ہی یہ لوگ کوٹھی کے اندر داخل
ہوئے ہمارے آدمیوں نے بیہوش کرنے والی گیس چھوڑ دی اور یہ بیہوش
ہوگئے — اب کیا حکم ہے" — انتھونی نے کہا۔
"اوہ۔ ویری گڈ — تم انہیں پوائنٹ نمبر ٹو پر پہنچا دو کیونکہ چیف
باس کا حکم ہے کہ ان سے مکمل پوچھ گچھ کی جائے اور مکمل پوچھ گچھ کے لئے
پوائنٹ نمبر ٹو کا بلیک روم سب سے مناسب جگہ ہے" — کارل
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یس باس" — دوسری طرف سے کہا گیا۔
"میں پوائنٹ نمبر ٹو پر پہنچ رہا ہوں۔ لیکن خیال رکھنا کہ میرے آنے تک
انہیں ہوش میں نہیں آنا چاہیئے" — کارل نے کہا۔
"یس باس" — دوسری طرف سے کہا گیا اور کارل نے رسیور کریڈل
پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں برقی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی اور
اس کے ساتھ ہی اس کا سویا ہوا ذہن جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے
کھل گئیں اور شعور بیدار ہوتے ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس
نکلا ــــ وہ اس وقت ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اُسے اس طرح
باندھا گیا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھ ستون کے عقب میں لے جا کر کلائیاں رسی
سے باندھ دی گئی تھیں۔ چونکہ وہ بیہوش تھا اس لئے ظاہر ہے کھڑا نہ ہو سکتا
تھا اس کے دوسرے ساتھی بھی اسی انداز میں ساتھ والے ستونوں سے بندھے
ہوئے بیٹھے تھے اور ایک نوجوان اب جوزف پر جھکا ہوا تھا۔ وہ اس کے
بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اس کے ساتھ والے ستون سے ٹائیگر بندھا ہوا
تھا اس کے بعد جوزف اور آخر میں جوانا تھا۔ ٹائیگر کے جسم میں بھی اب
حرکت نمایاں ہو رہی تھی۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جو اپنے سامان کے لحاظ
سے کوئی جدید ٹارچنگ سیل دکھائی دے رہا تھا۔ تشدد کے قدیم حربوں کے ساتھ

ساتھ انتہائی جدید آلات بھی یہاں موجود تھے۔ اس کے سامنے اس ٹارچنگ
سیل کا اکلوتا دروازہ تھا جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر کی کراہ
سنائی دی۔ وہ نوجوان اب جوانا کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ چند
لمحوں بعد وہ واپس مڑا اور ایک نظر عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھ کر وہ
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جناب ڈاکٹر صاحب! ــــ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ہم کس ہسپتال میں
زیر علاج ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں اس نوجوان سے
مخاطب ہو کر کہا لیکن وہ کوئی جواب دیئے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے
سے باہر نکل گیا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ــــ اسی لمحے ٹائیگر کی حیرت بھری
آواز سنائی دی۔

"پہنچ گئے نہیں ــ پہنچا دیئے گئے ہیں کے الفاظ استعمال کرو۔
الفاظ کا صحیح استعمال ابھی تک تمہیں نہیں آیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
ابھی تک تم پوری طرح سدھے نہیں ہو" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا اچانک کھلے ہوئے
دروازے کے باہر سے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران اور ٹائیگر
چونک کر اُدھر دیکھنے لگے۔

عمران نے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں سے رسیاں کاٹنا تو پہلے
ہی شروع کر دی تھیں لیکن قدموں کی چاپ سنتے ہی اس کی انگلیوں میں
تیزی آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا بھی ہو چکا تھا لیکن اس کے
ہاتھ بدستور ستون کے عقب کی طرف ہی تھے۔ ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا

اور جوزف اور جوانا بھی اب ہوش میں آ کر آنکھیں پٹپٹا رہے تھے کہ اسی
لمحے دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔
اس کے پیچھے دو آدمی تھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ
آگے والا خالی ہاتھ تھا۔ جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔
اسی لمبے آدمی کے پیچھے آنے والے دو آدمیوں میں سے ایک وہ تھا جس نے
انہیں انجکشن لگائے تھے۔

"تو یہ ہے وہ گروپ ۔۔۔ جس نے جوزی سے تنظیم کے متعلق معلومات
حاصل کرنے کی کوشش کی تھی" ۔۔۔ لمبے قد والے نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ اس کے پیچھے کھڑے ایک آدمی نے مودبانہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میں سے پرنس کون ہے" ۔۔۔ باس نے عمران اور ٹائیگر کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پرنس کے تعارف سے پہلے پروٹوکول کے مطابق تمہیں اپنا تعارف کرانا
چاہئے مسٹر باس" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اس کے
اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تم ہو پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ میرا نام کارل ہے جس کے متعلق تم نے
جوزی سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی" ۔۔۔ اس آدمی نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں جوزی نے بتایا ہے کہ میں نے اس سے تمہارے متعلق معلومات
حاصل کی ہیں" ۔۔۔ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔ جوزی بڑا با اصول آدمی تھا ۔۔۔ یہ تو میرے آدمی نے
اس کے مخبر کی باتیں سن لی تھیں" ۔۔۔ کارل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے جوزی کے لئے تھا کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے" ۔۔۔ عمران
نے چونک کر پوچھا اور کارل ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اس لئے کہ جوزی کے اصول توڑنے کے لئے اس پر انتھونی کو بے پناہ
تشدد کرنا پڑا ۔۔۔ اور ظاہر ہے اس تشدد کے نتیجے میں وہ ہے سے تھا
ہو گیا" ۔۔۔ کارل نے اس طرح بات کی جیسے جوزی کی موت کی اسے
ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو تم نے جوزی کو ہلاک کر دیا ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اب
تمہاری موت آسان نہیں رہے گی" ۔۔۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"موت تو تمہارے لئے وقف کر دی گئی ہے مسٹر پرنس ۔۔۔ تم مجھے
صرف یہ بتا دو کہ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے ۔۔۔ کیا تمہیں حکومت پاکیشیا
نے ہائر کیا ہے ۔۔۔ یا تمہارا تعلق کسی نجی گروپ سے ہے" ۔۔۔ کارل
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی دھمکی کو اس نے پرکاہ کی حیثیت بھی
نہ دی ہو۔

"کیا سونارہ جنگل سے جم ماٹٹ تم نے خود حاصل کی تھی یا کوئی اور گروپ
گیا تھا" ۔۔۔ عمران نے بھی اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا
سوال کر دیا۔

"میں نے حاصل کی تھی ۔۔۔ یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں۔ کیوں" ۔۔۔
کارل نے چونک کر پوچھا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں وہاں جم ماٹٹ کی موجودگی کا کیسے پتہ چلا"

اگر تم تفصیل بتا دو تو میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا جو تم پوچھنا چاہتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"تم یہ بات کیوں جاننا چاہتے ہو"۔۔۔۔ ؟ کارل نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تفصیل سننے کے بعد میں یہ فیصلہ کر سکتا ہوں ۔۔۔۔ کہ تم سے جم ہاٹ خریدنے کے لئے باقاعدہ سودا کیا جائے یا پھر تم سے اسے جبراً حاصل کیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا تم واقعی جم ہاٹ خریدنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ ؟ کارل نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ اور پوری رقم کیش دے سکتا ہوں۔ لیکن پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ جم ہاٹ وہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں۔۔۔۔ چیف باس تفصیل جانتا ہو گا۔ بہرحال مجھے اتنا معلوم ہے کہ چیف باس نے ایکریمیا کی کسی کمپنی سے باقاعدہ ان معلومات کو خریدا تھا ۔۔۔۔ وہ کمپنی ایک خصوصی سیٹلائٹ کی مالک ہے جو دنیا بھر میں معدنیات کا پتہ چلانے کے لئے خلا میں اس نے بھیجا ہوا ہے لیکن یہ کمپنی صرف معلومات فروخت کرتی ہے۔۔۔۔ چیف باس اس کا خصوصی گاہک ہے"۔۔۔۔ کارل نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا، اور عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔

"تو اس طرح تمہیں پتہ چلا ۔۔۔۔ اور وہ میٹاک خوامخواہ لفٹنے کے چکر میں سر کھپاتی رہی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ میٹاک کم خرچ میں زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتی تھی جب کہ چیف باس کھلا خرچ کرنے کا عادی ہے"۔

کارل نے جواب دیا۔

"جم ہاٹ اب تمہاری کس لیبارٹری میں صفائی کی جا رہی ہے"۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"تمہیں اس سے کیا مطلب ۔۔۔۔ تم اپنی بات کرو۔ پوری تفصیل بتاؤ اور سنو ۔۔۔۔ اگر تم کسی غلط فہمی میں ہو کہ تم میرے سوالوں کے جواب نہ دو گے تو اس غلط فہمی کو دل سے نکال دو ۔۔۔۔ یہاں موجود آلات کے سامنے تو پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔ کارل کے لہجے میں سختی آ گئی تھی۔

"صرف اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر میں سودا کروں تو مجھے مال فوری مل سکتا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مال کی فکر نہ کرو۔ وہ اب تک صاف بھی ہو گیا ہو گا ۔۔۔۔ اب اسے مین لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے۔ پہلے وہ فارغ نہ تھی اس لئے اسے چھوٹی لیبارٹری میں بھجوایا گیا تھا۔ وہاں مہینے لگ جاتا مگر یہاں مین لیبارٹری میں یہ پراسس دنوں میں مکمل ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ کارل نے کہا۔

"یہ مین لیبارٹری تمہیں ایسٹرن کارمن میں ہی ہے یا ایکریمیا میں"۔ عمران نے کہا۔

"یہیں ایسٹرن کارمن میں ہے"۔۔۔۔ کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے یا تم صرف سنی سنائی بات کی بنا پر کہہ رہے ہو کہ وہ دنوں میں صاف ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر بلیس! ـــ یہ بتا دوں کہ میرا نام کارل ہے اور چیف باس تو صرف چیف باس ہے۔ سارا کام میری ذمہ داری پر ہوتا ہے۔ میں صرف ایکشن گروپ کا ہی چیف نہیں ہوں ساری لیبارٹریاں بھی میرے کنٹرول میں ہیں" ـــ کارل نے جواب دیا۔

"باس! ـــ یہ آدمی خوامخواہ وقت ضائع کر رہا ہے" ـــ ساتھ کھڑے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے انتھونی! ـــ مرنا تو اس نے ہے ہی چار باتیں کر لے گا تو اسے حسرت تو نہ رہے گی" ـــ کارل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جوزی پر تشدد کیا تھا" ـــ عمران نے اس بار انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! ـــ اور اب تم پر بھی تشدد میں ہی کروں گا" ـــ انتھونی نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"بہت باتیں ہو چکیں ـــ اب تم جلدی سے وہ سب کچھ بتا دو جو تم سے میں نے پوچھا ہے" ـــ کارل نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم اپنے چیف باس سے میری بات کراؤ۔ میں نے اربوں ڈالر کا سودا کرنا ہے۔ اس لئے چیف باس سے ہی بات ہو سکتی ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ میں ہی چیف باس ہوں اور سنو اب تم مزید کوئی سوال نہ کرو گے اور اگر تم نے اس بار جواب دینے میں کوئی ہچکچاہٹ کی تو پھر نرمی ختم اور سختی شروع ہو جائے گی" ـــ کارل

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو تم سے ہی بات کر لیتے ہیں لیکن اربوں ڈالر کا سودا کرنے والوں کو تم نے اس طرح باندھ رکھا ہے جیسے ہم اربوں ڈالر دینے کی بجائے تم سے اربوں ڈالر چھین رہے ہوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ـــ تم بس بکواس کئے جا رہے ہو۔ تمہیں دو چار ہاتھ دکھانے ہی پڑیں گے" ـــ کارل نے انتہائی جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور وہ اس طرح عمران کی طرف بڑھا جیسے وہ عمران کے چہرے پر تھپڑ مارنا چاہتا ہو۔ لیکن جیسے ہی وہ قریب آیا، دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا فضا میں اڑتا انتھونی اور باس کے دوسرے ساتھی سے جا ٹکرایا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے ہاتھ آگے کر کے اسے اس کے ساتھیوں پر اچھال دیا تھا۔

مگر دوسرے لمحے عمران کو بے اختیار لمبی چھلانگ لگانی پڑی کیونکہ انتھونی نے نیچے گرتے ہوئے ہی ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا فائر کھول دیا تھا۔ عمران اس فائرنگ سے بس بال بال بچا تھا کہ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ پر لات ماری اور مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری۔ اسی لمحے جوانا اور جوزف نے بھی بازوؤں کو زور سے جھٹکے دیئے اور تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ بھی آزاد ہو گئے۔ عمران لمبی چھلانگ لگانے کی وجہ سے کافی دور جا کر رکا تھا لیکن وہ رکتے ہی تیزی سے پلٹا مگر اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ کارل نے نیچے گرتے ہی یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کھلے دروازے سے باہر جا گرا تھا۔

جوزف اس کے پیچھے بھاگا تھا جب کہ ٹائیگر اور جوانا انقوبی اور اس کے ساتھی سے الجھے ہوئے تھے۔

عمران کارل کے چھلانگ لگانے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ فرار ہو رہا ہے اس لئے وہ بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ جوزف اس دوران دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا کہ یکلخت کھلا ہوا دروازہ ایک دھماکے سے خودبخود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف پوری قوت سے بھاگنے کی وجہ سے اس بند دروازے سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار پلٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ ساکت ہو گیا۔ شاید اس کے سر پر شدید چوٹ لگ گئی تھی۔ انقوبی اور اس کا ساتھی اس دوران ٹائیگر اور جوانا سے اپنی گردنیں تڑوا چکے تھے۔ عمران دوڑتا ہوا دروازے کے پاس پہنچا اور اس نے پوری قوت سے کاندھے کی ٹکر دروازے کو ماری لیکن دروازہ صرف چرچرا کر رہ گیا۔ وہ خاصی مضبوط لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

"ایک طرف ہو جائیں ماسٹر۔ میں اسے توڑتا ہوں" ۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ کسی وحشی سانڈ کی طرح دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس کے کاندھے کی زوردار ٹکر نے دروازے کے دونوں پٹوں کو اچھال کر باہر راہداری میں لے جا پھینکا تھا اور جوانا بھی ان کے ساتھ ہی باہر راہداری میں جا گرا تھا۔ شاید اس نے ضرورت سے زیادہ ہی زوردار ٹکر ماری تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بروقت نہ سنبھال سکا تھا۔

"جوزف کو دیکھو ٹائیگر" ۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑتا

ہوا باہر راہداری میں گر کر اٹھتے ہوئے جوانا کی سائیڈ سے ہوتا ہوا راہداری کے دوسرے سرے تک دوڑتا چلا گیا۔ جوانا بھی اٹھ کر اس کے پیچھے آیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد عمران اور جوانا چیک کر چکے تھے کہ یہ چھوٹی سی کوٹھی نما عمارت خالی پڑی ہوئی تھی البتہ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں اور پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔

"وہ کارل نکل گیا ۔۔۔۔ آؤ اب ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہو گا۔ ورنہ کارل کسی بھی لمحے آدمی لے کر یہاں پہنچ سکتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ واپس اسی راہداری کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ مارچنگ روم تھا لیکن اسی لمحے اسے ٹائیگر اور جوزف باہر آتے دکھائی دیئے۔ جوزف ہوش میں آ چکا تھا البتہ اس کی پیشانی ابھر کر گومڑ سی بن گئی تھی۔

"آؤ جلدی کرو" ۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ چاروں پھاٹک کی کھلی ہوئی کھڑکی سے نکل کر پہلے آگے بڑھے اور پھر سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے اس کوٹھی کی عقبی سڑک پر آ گئے۔ اس سڑک پر چلتے ہوئے وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کے پھاٹک پر عمران کو "کرائے کیلئے خالی ہے" کا بورڈ نظر آ گیا۔

"اندر کود کر پھاٹک کھولو فوری طور پر ۔۔۔۔ یہ جگہ مناسب رہے گی" ۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر کسی پھرتیلے بندر کی طرح پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور وہ سب اندر

چلے گئے اور جوانا نے پھاٹک بند کر دیا۔

"وہ بورڈ اتارنا ہے یا ـــــ" جوانا نے پھاٹک بند کرتے ہوئے مڑ کر پوچھا۔

"رہنے دو۔ اس طرح کسی کو شک نہ پڑے گا کہ ہم اندر ہو سکتے ہیں۔" عمران نے کہا اور جوانا نے پھاٹک بند کیا اور ان کے پیچھے چلتا ہوا کوٹھی کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اس لئے وہاں باقاعدہ فرنیچر موجود تھا۔ یہ اور بات ہے کہ سارے کمروں کے دروازوں پر تالے پڑے ہوئے تھے۔ مگر ظاہر ہے تالے عمران کے لئے کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے اس لئے تھوڑی دیر بعد سب کمرے کھل چکے تھے۔ ایک کمرے میں رکھا ہوا ٹیلیفون دیکھ کر عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ فون میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رالف ہاؤس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رالف سے بات کراؤ ـــــ میں کارل ٹام بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے کارل کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ یس سر ـــ ہولڈ آن سر" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ رالف بول رہا ہوں" ـــــ رالف کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"کارل ٹام بول رہا ہوں رالف" ـــــ عمران نے بدستور کارل کے

لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، کارل تم ـــ خیریت، کیسے کال کیا ہے" ـــــ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا لیکن رالف کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ کسی دوست سے بات کر رہا ہو۔

"رالف! ـــ فوری طور پر مجھے ایک ایسی کوٹھی کی ضرورت پڑ گئی ہے جہاں اسلحہ، کار اور دوسرا ضروری سامان موجود ہو۔ لیکن اس کوٹھی کا علم سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو نہ ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"تمہیں اور کوٹھی کی ضرورت ـــــ کیوں مذاق کر رہے ہو کارل"۔ دوسری طرف سے رالف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ ذاتی مسئلہ ہے پھر بتاؤں گا۔ لیکن کوٹھی واقعی ایسی ہونی چاہئے جیسی میں نے کہا ہے ـــــ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے اس سلسلے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا۔ حتیٰ کہ دوبارہ مجھ سے بھی بات نہیں کرنی۔ مسئلہ ہی ایسا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"او۔کے ـــ تم نے پہلی بار مجھے کام کہا ہے۔ مجھے خوشی ہوتی ہے ریگل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ۔ بلاک اے ـــــ وہاں تمہیں ضرورت کی ہر چیز مل جائے گی۔ میرا خاص آدمی وولف موجود ہو گا ـــــ میں اسے فون پر کہہ دیتا ہوں" ـــــ رالف نے جواب دیا۔

"اسے تفصیل مت بتاؤ۔ صرف اتنا کہہ دینا کہ میرا آدمی جب وہاں پہنچے تو وہ اس سے تعاون کرے۔ میرا آدمی صرف تمہارا نام لے گا۔ وہ میرا خاص مہمان ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"او۔کے ـــ ٹھیک ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے

مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر ۔۔۔ تم وہاں جاؤ گے اور پھر اس آدمی کو فنش کر کے تم نے وہاں سے میک اپ باکس تلاش کر کے اپنا میک اپ کرنا ہے اور پھر کار میں وہ میک اپ باکس لے کر یہاں آ جانا ہے۔ اس کے بعد ہم سب یہاں سے جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ۔۔۔ میں نے نقشہ اچھی طرح سمجھ لیا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں آف روڈز سے پیدل گذر کر کسی کی نظر میں آئے بغیر وہاں تک پہنچ جاؤں گا ۔۔۔ لیکن باس! ۔۔۔ یہ رالف کہیں کارل سے نہ ٹکرا جائے۔ ایسی صورت میں بات کھل جائے گی۔" ٹائیگر نے کہا۔

"ہمیں فوری طور پر ایک پناہ گاہ چاہیئے تھی اور اسلحہ، کار اور میک اپ باکس بھی ۔۔۔ اس کے بعد ہم کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے دوسری پناہ گاہ بھی حاصل کر سکتے ہیں اور کاریں وغیرہ بھی ۔۔۔ رالف میرا دوست ہے میں چاہتا تو اپنے اصل نام اور لہجے میں بھی اس سے بات کر سکتا تھا اور مجھے کوٹھی بھی مل جاتی لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ اتنا بڑا آدمی نہیں ہے کہ کارل سے ٹکرا سکے۔ اس لئے وہ ہماری مخبری بھی کر سکتا تھا لیکن اب جبکہ میں نے اسے منع کر دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کسی سے بات نہ کرے اب وقتی طور پر کوئی مسئلہ نہ ہوگا" ۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

کارل کی حالت کسی زخمی شیر جیسی ہو رہی تھی۔ وہ اس طرح ٹہل رہا تھا جیسے پوری دنیا کو اپنے قدموں تلے روند دینا چاہتا ہو۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور کھولتا۔ چہرے پر شدید غصے کے ساتھ ساتھ اضطراب کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"میں انہیں پیس کر رکھ دوں گا ۔۔۔ میں انہیں کچل کر رکھ دوں گا" ۔۔۔ کارل نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کارل فون پر اس طرح جھپٹا جیسے کوئی باز شدید بھوک کی وجہ سے چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

"یس ۔۔۔ کارل بول رہا ہوں" ۔۔۔ کارل نے انتہائی تند لہجے میں کہا۔

"فرانک بول رہا ہوں باس! ۔۔۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ میں نے پورا علاقہ چھان مارا ہے لیکن وہ لوگ نکل گئے ہیں ۔۔۔ باس! انتھونی

اور پوائنٹ ٹو پر رہنے والے آدمی کی گردنیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور ان کی لاشیں بلیک روم میں پڑی ہوئی ہیں ـــــــ کوٹھی سے کوئی چیز نہیں چرائی گئی۔ آپ کی اور انھتونی کی کاریں بھی ویسے ہی موجود ہیں" ـــــــ فرانک نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سنو فرانک! ـــــ انھتونی کی موت کے بعد میں تمہیں ایکشن گروپ کا سیکنڈ چیف مقرر کرتا ہوں۔ پوری تنظیم کو تمہاری تقرری کی اطلاع بھجوا دی جائے گی ـــــ چونکہ تمہیں اس گروپ کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہوں گی اس لئے میں تمہیں تفصیلات بتا دیتا ہوں ـ یہ گروپ دو ایشیائی اور دو ایکریمی جبشیوں پر مشتمل ہے۔ ان کا لیڈر اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلاتا ہے۔ بظاہر احمق اور معصوم سا نوجوان نظر آتا ہے یہ گروپ اس سائنسی دھات کے حصول کے لئے یہاں آیا ہے جس کی وجہ سے میٹاک کے ساتھ ہمارا جھگڑا ہوا تھا اور ہم نے ایک لحاظ سے میٹاک کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اب یہ گروپ جس کا تعلق یقیناً پاکیشیا سے ہی ہو گا کیونکہ یہ سائنسی دھات ہم نے پاکیشیا سے ہی حاصل کی ہے ـــــ اس گروپ نے جوزی کے ذریعے میرے اور ہیڈ کوارٹر کے متعلق معلومات حاصل کیں جس کا علم ہمیں ہو گیا۔ چنانچہ جوزی پر تشدد کر کے انھتونی نے ان کا پتہ چلایا۔ اس طرح ان کی رہائش گاہ سامنے آگئی۔ لیکن یہ لوگ جوزی سے مل کر سیدھے ہیڈ کوارٹر گئے اور انہوں نے وہاں خریدار بن کر چکر چلانے کی کوشش کی لیکن پھر واپسی پر انھتونی نے انہیں بیہوش کر دیا اور میرے حکم پر وہ انہیں پوائنٹ ٹو پر لے آیا تاکہ ان پر تشدد کر کے ان سے ان کی اصلیت معلوم کی جا سکے ـ وہاں یہ بندھے ہوئے تھے مگر پھر نجانے کس

رح یہ آزاد ہو گئے۔ اس طرح انھتونی اور دوسرا آدمی مارا گیا اور مجھے وہاں ے فوراً نکلنا پڑا ـــــ میں نے راستے میں ہی تمہیں کال کیا اور پوائنٹ فری آگیا اور اب تم یہاں یہ رپورٹ دے رہے ہو۔ میں اب اس گروپ افوری اور یقینی خاتمہ چاہتا ہوں ـ ہر صورت اور ہر قیمت پر ـــــ ے کاربن میں اپنے آدمی پھیلا دو۔ یہ جہاں بھی نظر آئیں ایک لمحہ توقف ئے بغیر انہیں گولی سے اڑا دو ـــــ اور سنو! میں ناکامی کی رپورٹ ز نہیں سنوں گا" ـــــ کارل نے پوری تفصیلات بتانے کے ساتھ ھتھ فرانک کو باقاعدہ دھمکی بھی دے ڈالی۔

"آپ بے فکر رہیں باس! ـــــ فرانک کے ہاتھوں یہ لوگ نہ بچ یں گے ـــــ ان کے حلیئے بتا دیں تاکہ انہیں پہچاننے میں آسانی ہو" ںک نے بااعتماد لہجے میں کہا اور کارل نے پرنس اور اس کے ساتھیوں کے یئے اور ان کے قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے سر ـــــ اب آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ کو جلد ہی ان ے لاشوں میں تبدیل ہو جانے کی رپورٹ مل جائے گی" ـــــ دوسری ف سے فرانک نے کہا۔

"او کے ـــــ اب میں کلب جا رہا ہوں۔ رپورٹ وہیں دینا" ـــــ کارل مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی ف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد پوائنٹ تھری کی کار میں بیٹھا وہ کارل کلب کی طرف ا چلا جا رہا تھا کہ ایک چوک پر ٹریفک سگنل بند ہونے کی وجہ سے اس ، کار رو کی ہی تھی کہ ایک دوسری کار اس کے قریب آکر رکی۔

"اوہ ــــ کارل تم ـــــ سناؤ کوٹھی پسند آئی تمہارے مہمان کو" ــــــ
دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے بے تکلفانہ
لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
"رالف تم ـــــ کیسی کوٹھی ـــ کیسا مہمان" ـــــــ ؟ کارل نے
بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ! ــــ ابھی تم نے مجھے فون کیا تھا ـــــــ" رالف
نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹریفک سگنل آن ہو گیا تھا اس
لئے اُسے اپنی بات ادھوری چھوڑنا پڑ گئی۔
"سائیڈ روڈ پر آ جاؤ رالف" ـــــ کارل نے چیخ کر کہا اور پھر کار کو آگے
بڑھا کر اس نے سائیڈ روڈ پر جانے کا اشارہ دینا شروع کر دیا۔ رالف کی
کار بھی اس کے پیچھے آ رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آف سائیڈ
روڈ پر جا کر رک گئے اور کارل تیزی سے دروازہ کھول کر کار سے نیچے
اُتر آیا۔ اسی لمحے رالف بھی نیچے اترا اور دونوں ایک دوسرے کی طرف
بڑھ گئے۔

"اب بتاؤ کیا کہہ رہے تھے تم ـــــــ کیسی کوٹھی اور کیسا مہمان" ـــــ
کارل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہیں کیا ہو گیا ہے کارل ـــــ کیا تمہاری یادداشت ختم ہو چکی ہے
ابھی دس پندرہ منٹ پہلے تم نے مجھے فون کیا اور مجھے کہا کہ مجھے ایک ایسی
کوٹھی چاہیئے جس میں اسلحہ، ضرورت کا سامان، کاریں وغیرہ ہوں اور میرے
علاوہ اور کسی کو اس کوٹھی کا علم بھی نہ ہو۔ کیونکہ تمہارے خاص مہمان
آ رہے ہیں ـــــ اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ میں کسی کو بھی یہ بات نہ

بتاؤں حتیٰ کہ تمہیں بھی ـــــ مگر مجھے فکر تھی کہ تم نے پہلی بار مجھے کام
کہا ہے اس لئے جیسے ہی تم اچانک ملے مجھے خیال آ گیا کہ میں تم سے
پوچھ لوں کہ کوٹھی تمہیں پسند بھی آئی ہے یا نہیں ـــــ اور تم اب
اس طرح حیرت ظاہر کر رہے ہو جیسے تمہیں کسی بات کی خبر ہی نہ ہو" ـــــ
رالف نے شکایت آمیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کارل کے
ہونٹ بھینچ گئے۔
"کونسی کوٹھی دی تھی تم نے" ـــــ ؟ کارل نے پوچھا۔
"کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ۔ بلاک اے۔ ریگل ٹاؤن" ـــــ رالف نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کارل کے ذہن میں فوراً وہ بات آ گئی کہ چیف
باس نے اُسے بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے جیکب نے اس سے بات کی تھی
اور وہ اُسے پہچان نہ سکا تھا۔
"یہ بتاؤ کیا ایشیا میں کوئی آدمی پرنس آف ڈھمپ بھی تمہارا واقف ہے"۔
کارل نے اس خیال کے آتے ہی پوچھا۔
"پرنس آف ڈھمپ ـــــ اوہ! تمہارا مطلب کہیں پاکیشیا کے علی عمران
سے تو نہیں ہے۔ وہی اکثر اپنا تعارف پرنس آف ڈھمپ کے نام سے
کراتا رہتا ہے ـــــ مگر تم اُسے کیسے جانتے ہو" ـــــ ؟ رالف نے
چونک کر کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ وہ تم سے اچھی طرح واقف ہے" ـــــ کارل
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ـــــ وہ میرا پرانا دوست ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ ؟
"اوہ ـــــ اوہ ـــــ مجھے یاد آ گیا۔ کافی دن پہلے اس نے مجھ سے فون پر بات کی

تھی۔ وہ تمہارے اور ڈان کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے اُسے بتا دیا کہ تم دونوں ہی میرے دوست ہو اور میں تم دونوں کے معاملات میں مداخلت نہیں کیا کرتا ــــ اس پر اس نے تمہارا فون نمبر معلوم کیا تو میں نے اُسے تمہارے کلب کا فون نمبر بتا دیا ــــ اس کے بعد تو اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ــــ کیا اس نے تم سے بات کی تھی" ــــ رالف نے کہا۔

"ہاں! ــــ لیکن اس نے تمہارا حوالہ نہیں دیا تھا ــــ یہ بتاؤ کہ یہ پرنس آف ڈھمپ یا علی عمران ہے کون ــــ؟ اس کا حدود اربعہ کیا ہے" ــــ؟ کارل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس نے کارل کلب میں پاکیشیا کے جس وزارتِ سائنس کے افسر کی کال ریسیو کی تھی وہ بھی یہی عمران ہی ہوگا اور یہ عمران یقیناً دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل آسانی سے کر لینے کا ماہر بھی ہے۔

"وہ فری لانسر آدمی ہے ــــ سُنا ہے کہ وہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ ویسے اس کا باپ پاکیشیا سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے لیکن اس کے تعلقات اپنے باپ سے اچھے نہیں ہیں ــــ بظاہر یہ انتہائی معصوم اور سادہ سا نوجوان ہے لیکن درحقیقت بے حد خطرناک اور ذہین آدمی ہے۔ ویسے دو) کا دوست ہے ــــ میں کسی زمانے میں پاکیشیا میں رہا ہوں، تب سے وہ میرا دوست ہے اور اب تک یہ دوستی چلی آ رہی ہے لیکن تم نے اس کوٹھی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا" ــــ رالف نے اس

بار اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ! ــــ میں نے چونکہ تمہیں منع کر دیا تھا کہ مجھ سے بھی بات نہ کرنا۔ اس لئے میں نے لاعلمی ظاہر کی تھی ــــ بہرحال بے حد شکریہ" ــــ کارل نے مسکراتے ہوئے کہا اور رالف کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"او۔کے ــــ گڈ بائی" ــــ کارل نے کہا اور مُڑ کر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں ہیجان سا آیا ہوا تھا۔ اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ جسے وہ کوئی عام سا گروپ سمجھ رہا ہے وہ انتہائی خطرناک گروپ ہے اور لازماً اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور سیکرٹ سروس کے متعلق وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ بہرحال رالف سے اس اچانک ملاقات نے اُسے بے حد فائدہ پہنچایا تھا۔ اب اتنی سی بات تو وہ بھی سمجھ سکتا تھا کہ عمران نے پوائنٹ ٹو سے نکلنے کے بعد کارل بن کر رالف کو فون کیا اور اس سے کوٹھی حاصل کر لی۔ البتہ یہ بات اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ وہ براہ راست اپنے طور پر بھی تو یہ کام کر سکتا تھا۔ یہی سوچتا ہوا وہ سٹیئرنگ پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے رالف کی کار اس کے قریب سے گذر کر آگے بڑھ گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ مین روڈ پر چڑھ کر ٹریفک میں شامل ہو گئی تو کارل نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فرانک کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور فرانک کو کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس ___ فرانک بول رہا ہوں۔ اوور" ___ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے فرانک کی آواز سنائی دی۔

"فرانک! ___ فوراً کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ۔ بلاک اے۔ ریگل ٹاؤن کو چیک کرو۔ اس گروپ نے رالف سے چکر چلا کر یہ کوٹھی میرے نام پر حاصل کی ہے۔ وہ یقیناً وہاں موجود ہوں گے ___ پہلے چیک کر لینا اور اگر یہ لوگ وہاں موجود ہوں تو اس کوٹھی کو ہی اڑا دینا تاکہ یہ لوگ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں" ___ کارل نے کہا۔

"یس سر۔ اوور" ___ فرانک نے جواب دیا۔

"مجھے فوری طور پر رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل" ___ کارل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار آگے بڑھا دی۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا کہ اب اس خطرناک گروپ کی ہلاکت یقینی ہو چکی ہے۔

"ارے یہ کارل اور رالف دونوں اکٹھے" ___ یکلخت کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا ___ کون" ___ ٹائیگر نے جو سٹیئرنگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا چونک کر پوچھا۔ کیونکہ ٹریفک کے بہاؤ میں کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی اس لئے وہ بس ادھر ادھر ہی دیکھتا رہ گیا تھا۔

"وہ سائیڈ روڈ پر کھڑے باتیں کر رہے تھے ___ اس کا مطلب ہے کہ یہ کوٹھی بھی بے کار ہو گئی ___ او۔ کے ٹائیگر ___ اب ایسا کرو کہ بجائے کوٹھی میں جانے کے تم کارل کلب چلو۔ اب میں فوری طور پر پہلے اس کارل سے نمٹ لینا چاہتا ہوں" ___ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"آپ نے تو شاید رالف کو منع کیا تھا کہ وہ کارل کو بھی کچھ نہ بتائے ___ ہو سکتا ہے اس نے کوٹھی کے بارے میں کچھ نہ بتایا ہو" ___ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں جس انداز میں وہ کھڑے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان

کی اتفاقاً ملاقات ہو گئی ہے۔ رالف نے لازماً ان سے بات کی ہو گی میں جانتا ہوں اُسے ۔۔۔ مجھے یہ توقع نہ تھی کہ اس طرح ان کی اچانک سر راہے ملاقات بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال اس سے ایک فائدہ ہو گیا ہے کہ کار بھی مل گئی، ضروری اسلحہ بھی اور ہم چاروں نے میک اپ بھی کر لئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔۔۔ آپ خود وہاں نہ جائیں۔ میں اکیلا یہ کام آسانی سے کر سکتا ہوں"۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ میں نے جو کچھ ان سے پوچھنا ہے وہ تم نہیں پوچھ سکتے۔ لیکن ہاں یہ کام ہو سکتا ہے کہ پہلے ہم کوئی پناہ گاہ ڈھونڈ لیں اور پھر اس کارل کو اغوا کر کے وہاں لے جائیں اور اطمینان سے پوچھ گچھ کریں۔ وہاں کلب میں تفصیلی گفتگو ممکن نہیں ہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پناہ گاہ کے لئے وہی کرائے کے لئے خالی ہے والی کوٹھی فوری طور پر ہمارے پاس تو موجود ہے"۔۔۔ جوانا نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا

"اوکے۔۔۔ اب ہمارا مشن ہی یہی ہے کہ ہم نے کارل کو اغوا کر کے ساتھ لے جانا ہے۔ اس لئے ٹائیگر سٹیرنگ پر ہی موجود رہے گا۔ جوزف جوانا اور میں اندر جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جوزف کو اگر آپ ڈرائیونگ کے لئے کہہ دیتے تو میں آپ کے ساتھ اندر جا سکتا تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ جوزف کو راستوں کا علم نہیں ہے اور ہمیں وہاں سے انتہائی تیز رفتاری سے نکلنا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافی لمبا چوڑا چکر کاٹنے کے بعد آخر کار کار کارل کلب کے سامنے پہنچ گئی۔ یہ ایک دو منزلہ عمارت تھی جس پر کارل کلب کا بڑا سا بورڈ نصب تھا۔ ٹائیگر نے کار گیٹ سے ذرا ہٹ کر روک دی تو عمران، جوزف اور جوانا کو نیچے اترنے کا کہہ کر خود بھی کار سے نیچے اتر آیا۔ وہ اس وقت ایکریمی میک اپ میں تھا جب کہ جوزف اور جوانا کے صرف چہرے بدل دیئے گئے تھے۔ وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کلب کے مین دروازے سے اندر داخل ہوئے تو کلب میں موجود منشیات کا انتہائی تلخ دھواں ان پر جھپٹا اور ان تینوں کے ناک بے اختیار سکڑ گئے۔ ہال میں موجود عورتوں اور مردوں کے چہرے بتا رہے تھے کہ ان سب کا تعلق زیر زمین دنیا کے افراد سے ہے۔ ہال میں شراب اور منشیات کا اس قدر کھلم کھلا استعمال ہو رہا تھا کہ ساری فضا ہی سستی شراب اور گھٹیا منشیات کے دھوئیں سے بھری ہوئی تھی۔ شراب اور منشیات کے استعمال کے علاوہ وہاں کھلے عام ایسی حرکتیں بھی جاری تھیں کہ شاید مشرق والے ایسی حرکات کا تصور ہی نہ کر سکیں۔ ہال کی دیواروں کے ساتھ چوڑے جسموں والے دس بارہ غنڈے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے گھوم پھر رہے تھے۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک سانڈ جیسے جسم والا بار ٹنڈر موجود تھا۔ اس کے سر پر بال اس قدر زیادہ تھے جیسے اس نے بالوں کا پورا ٹوکرا سر پر رکھا ہوا ہو۔ چہرے پر موجود زخموں کے نشانات اور وحشت اُسے کوئی انتہائی سفاک اور جنونی آدمی ظاہر کر رہی تھی۔ کاؤنٹر کے ساتھ رکھے سٹولوں پر بھی تین آدمی ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں لئے بیٹھے ہوئے تھے۔

"چیف دفتر میں ہے" ـــــ عمران نے قریب پہنچ کر اسی سانڈ نما بارٹنڈر سے مخاطب ہو کر کہا اس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔
"ہاں ـ مگر تم کون ہو ـ کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ بارٹنڈر نے چونک کر جواب دیا۔
"دفتر کا راستہ کدھر ہے" ـــــ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوبارہ اسی طرح سخت لہجے میں سوال کر دیا۔
"تم ہو کون ـــ اور تمہیں مرفی سے اس لہجے میں بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی ہے" ـــــ بارٹنڈر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"راستہ بتاؤ ـ مزید بات مت کرو" ـــــ عمران کا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا۔
"دائیں طرف راستہ ہے ـ آخر میں لفٹ ہے جو چیف کے دفتر تک پہنچا دیتی ہے ـــــ اب بولو" ـــــ مرفی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"بس اتنا کافی ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے دائیں طرف جاتے ہوئے راستے کی طرف بڑھنے لگا۔
"رک جاؤ ـــ خبردار، اگر تم نے قدم آگے بڑھائے ـــــ تم جیسی مکھیوں اور مچھروں کو اس بات کی اجازت نہیں ہو سکتی کہ تم بغیر چیف کی اجازت کے ان سے مل سکو" ـــــ مرفی نے کاؤنٹر کے نیچے سے ریوالور نکالتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی مرفی بری طرح چیختا ہوا پشت کے بل پہلے پیچھے موجود شراب کی بوتلوں کے ریک سے ٹکرایا اور پھر کاؤنٹر کے اندر گر گیا۔ ریوالور کے دھماکے کی آواز سے یکلخت ہال میں ایک لمحے کے لئے گہرا سکوت طاری ہو گیا۔
"تم ان کا خیال رکھو ـــ میں لے آتا ہوں اسے" ـــــ عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے راہداری میں چھلانگ لگائی۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا جس سے اس نے مرفی پر فائر کیا تھا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں ریوالور چلنے اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک مشین گن سے مسلح آدمی موجود تھا۔ وہ شاید دھماکوں کی آواز سن کر ہال کی طرف آ رہا تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے مشین گن چھینی اور پھر اس کے پھڑکتے ہوئے جسم کو پھلانگتا ہوا وہ تیزی سے راہداری کے آخر تک دوڑتا چلا گیا۔ اس نے پھرتی سے لفٹ کا بٹن دبا کر اس کا دروازہ کھولا اور اندر جا کر لفٹ کا آپریٹنگ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے لفٹ انتہائی تیز رفتاری سے نیچے اترتی چلی گئی۔ عمران جانتا تھا کہ جوزف اور جوانا دونوں بے شمار مسلح افراد کی موجودگی کی وجہ سے شدید خطرے میں تھے لیکن اسے ان کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا لیکن اس کے باوجود وہ جلد از جلد واپس جانا چاہتا تھا۔ لفٹ رکتے ہی اس نے دروازہ کھولا تو وہ ایک اور راہداری میں تھا جس کے آخر میں ایک کمرہ تھا جس کے باہر دو مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے تھے۔ عمران نے انہیں دیکھتے ہی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور جب تک وہ دروازے تک پہنچا، وہ دونوں آدمی نیچے گر کر ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے دروازے پر لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

"کک — کک — کون ہو تم" —— ؟ صوفے پر نیم دراز ایک لمبے
قد اور بھاری جسم کے آدمی نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہارا نام کارل ہے" —— عمران نے چیخ کر پوچھا۔
"ہاں، مگر ——" اس آدمی نے کہا ہی تھا کہ عمران کا بازو بجلی کی
سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کارل کی کنپٹی پر مشین گن کا بٹ پوری
قوت سے پڑا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل قالین پر گرا ہی تھا کہ
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لات چلائی اور کارل کا پھڑکتا ہوا جسم ایک
جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے جھپٹ کر اُسے
اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر وہ اسی رفتار سے واپس مڑ گیا۔ کارل کو
کاندھے پر اٹھائے اور ایک ہاتھ میں مشین گن پکڑے جب وہ دوڑتا ہوا
ہال میں پہنچا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ جوزف
اور جوانا نے وہاں پہلے تو قتل عام کیا تھا اور پھر باقی زندہ بچ جانے والوں
کو انہوں نے فرش پر لٹا دیا تھا۔ جوانا مین گیٹ کے اندر مشین گن اٹھائے
بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا جب کہ جوزف مشین گن اٹھائے دروازے
کے ذرا سا باہر کے رُخ کھڑا تھا۔ وہ شاید باہر سے آنے والوں کو اندر آنے
سے روک کر واپس بھیج رہا تھا۔ ظاہر ہے مشین گنیں انہوں نے کارل کے
آدمیوں سے ہی چھینی ہوں گی۔
"جب میں اسے کار میں لٹا دوں، تب تم نے آنا ہے" —— عمران
نے ان کے قریب سے گذرتے ہوئے کہا اور پھر بھاگ کر وہ سامنے کھڑی
اپنی کار کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے عقبی دروازہ کھولا اور کارل کے جسم کو
دونوں سیٹوں کے درمیان ڈال دیا۔ دُور دُور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا

اس کا مطلب تھا کہ لوگ ڈر کر فرار ہو گئے تھے۔
عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا کو اشارہ کیا اور وہ دونوں بجلی کی سی
تیزی سے دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھے۔ عمران سائیڈ سیٹ پر
بیٹھا اور ٹائیگر نے جوزف اور جوانا کے عقبی سیٹوں پر بیٹھتے ہی ایک
جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی اور پھر کار انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی
تیزی سے ایک موڑ مڑ گئی۔
"کتنے شکار کئے ہیں —— آج تو کھل کھیلے ہو" —— عمران نے
مسکرا کر پیچھے بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"آج بڑے عرصے بعد شکار کھیلنے کا لطف آیا ہے ماسٹر" —— جوانا
نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔
مختلف سڑکوں سے گذرتے ہوئے آخر کار اس کالونی میں پہنچ گئے
جہاں "کرائے کے لئے خالی ہے" والی کوٹھی موجود تھی۔ ٹائیگر نے ایک
جھٹکے سے کار روکی تو جوانا تیزی سے نیچے اترا اور دوسرے لمحے پھاٹک
کھل گیا۔ ٹائیگر نے کار موڑی اور اُسے اندر لے جا کر پورچ میں روک
دیا۔ جوزف پھاٹک بند کر کے ان کے پیچھے اترنے تک پہنچ گیا۔
"جوزف! —— کار کی ڈگی میں کار پر ڈالے جانے والا کپڑا پڑا ہے۔
اسے نکال کر کار پر پھیلا دو۔ ہو سکتا ہے اس کا نمبر چیک کر لیا گیا ہو۔
اس طرح باہر سے اسے دیکھا نہ جا سکے گا —— اور پھر تم دونوں نے
باہر ہی رک کر نگرانی کرنی ہے" —— عمران نے عقبی دروازہ کھول
کر کارل کے بیہوش جسم کو باہر نکالتے ہوئے کہا اور پھر کارل کو کاندھے
پر ڈال کر وہ بھاگتا ہوا اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔

"ٹائیگر — کوئی رسی ڈھونڈو" —— عمران نے کارل کو فرش پر ڈالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک رسی اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے عمران کے کہنے سے پہلے ہی کارل کو اٹھا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھے اور پھر باقی رسی سے اس کے دونوں پیر بھی باندھ دیئے اور پھر اسے سیدھا کر دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ" —— عمران نے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر اس پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کیا۔ تھوڑی دیر بعد کارل کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کارل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کک — کک — کون ہو تم — اور میں ——" کارل نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھ کر بیٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا

"پرنس آف ڈھمپ سے تو تم پہلے ہی واقف ہو" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کارل بے اختیار چونک پڑا۔

"تت — تت — تم علی عمران — اوہ، مگر ——" کارل کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ رالف نے تمہیں میرے متعلق تفصیل بتا دی ہے — چلو اچھا ہوا۔ کم از کم مجھے اپنا مکمل تعارف کرانے کی زحمت سے بچا لیا ہے اس نے —— بہرحال کارل! — پہلے تو تم اس بات کا اندازہ کر لو کہ میں تمہیں تمہارے سب سے مضبوط سنٹر سے اغوا کر کے یہاں لے آیا ہوں اور یہ کوٹھی وہ نہیں ہے جس کا پتہ تمہیں رالف نے بتایا ہوگا اور کسی کو اس کوٹھی کا علم نہیں —— اور یہ کوٹھی ہے بھی ویرانے میں

ن لئے یہاں چاہے تم حلق کے بل بھی کیوں نہ چیختے رہو۔ تمہاری آواز ئی نہ سنے گا —— اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے دو باتوں کا اب دے کر اپنے جسم کو ٹوٹ پھوٹ سے بھی بچا لو اور اپنی جان بھی"۔ ران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" —— کارل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو اس لیبارٹری کا مکمل پتہ۔ اس کی اندرونی ساخت راس کے حفاظتی اقدامات جہاں جم ہاٹ موجود ہے —— اور سری بات تمہارے چیف بروک لینڈ کا حلیہ۔ قد و قامت اور اس کا لشی پتہ" —— عمران نے کہا۔

"مجھے دونوں کے بارے میں ہی معلوم نہیں ہے" —— کارل نے بناتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے —— تمہاری مرضی —— ٹائیگر، خنجر مجھے دو" —— عمران نے دھے اچکاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک دھار خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے یہ خنجر رالف والی ٹھی سے اٹھایا تھا۔

"تم جس طرح تشدد کر لو۔ میری زبان نہیں کھل سکتی —— اور یہ بھی ن لو کہ میری تنظیم چند لمحوں میں یہاں کا پتہ معلوم کر لے گی اور اس کے ر تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے بہتر ا ہے کہ تم مجھے چھوڑ دو —— میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ کاربن سے نے دوں گا" —— کارل نے کہا۔

"بس یا اور بھی کچھ کہنا ہے" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میری بات مان جاؤ۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے۔
تم ہماری تنظیم کو نہیں جانتے" ——— کارل نے کہا لیکن اس کا فقرہ ختم
ہوتے ہی کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا کیونکہ
عمران نے جھک کر خنجر کی تیز نوک سے اس کا ایک نتھنا کافی اونچائی تک
کاٹ دیا تھا۔

"رک جاؤ ۔۔ رک جاؤ" ——— کارل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا
مگر عمران کا ہاتھ نہ رکا اور کمرہ ایک بار پھر کارل کی چیخ سے گونج اٹھا۔
عمران نے اس کا دوسرا نتھنا بھی چیر دیا تھا۔ پھر اس نے خون آلود خنجر
ایک طرف رکھا اور اطمینان سے کارل کے ساتھ فرش پر اکڑوں بیٹھ گیا۔
اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی طاری تھی۔

"اور زور سے چیخو کارل! ——— چیف کی آواز عام کارکنوں سے زیادہ
بلند ہونی چاہیئے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک کارل کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے
والی رگ پر مارا تو کارل کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکا اور اس بار وہ
اس طرح چیخا تھا جیسے ضرب پیشانی پر لگنے کی بجائے براہ راست اس کی
روح پر لگی ہو۔

"بولو ۔۔ بتاؤ کہاں ہے لیبارٹری" ——— عمران نے اسی طرح سرد
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب لگائی اور کارل
کا بندھا ہوا جسم پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کا چہرہ
تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ پسینے سے تر
تر ہو گیا تھا۔ دوسری چیخ پھٹ گئی تھی۔

"بولو ورنہ" ——— عمران نے تیسری ضرب لگائی تو کارل کی گردن
ایک جھٹکے سے ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گیا تھا
عمران نے اس کے کٹے ہوئے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند
کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد جیسے ہی کارل ہوش میں آیا، عمران نے ہاتھ
ہٹا لیے اور اس کے ساتھ ہی ناک سے بہتے ہوئے خون کی وجہ سے
چونکہ اس کا ہاتھ خون آلود ہو چکا تھا اس لیے اس نے ہاتھ کارل کے
لباس سے ہی صاف کیا اور پھر انگلی کو موڑ کر اس کا ہک بنا لیا۔

"آخری موقع دے رہا ہوں۔ بولو" ——— عمران نے سرد لہجے
میں کہا۔

"بب ۔۔ بب ۔۔ بتاتا ہوں ——— فار گاڈ سیک رک جاؤ ——— یہ
کیسی ضربیں ہیں ——— میں پاگل ہو جاؤں گا ——— فار گاڈ سیک رک
جاؤ ——— اوہ! اس قدر تکلیف ——— مجھے یوں لگ رہا ہے کہ جیسے
میرے جسم کی ایک ایک رگ پھٹی جا رہی ہو ——— میں بتاتا ہوں۔ رک
جاؤ" ——— اس بار کارل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تقریر مت کرو ۔۔ جواب دو" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا اور پھر کارل اس طرح تفصیل بتانے لگا جیسے کوئی ٹیپ چلنے
لگ گئی ہو۔ عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

"او کے ——— اب اپنے اس چیف باس کا فون نمبر بھی بتا دو تاکہ
میں چیک کر لوں کہ تم نے سچ بتایا ہے یا جھوٹ" ——— عمران نے
کہا اور کارل نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا۔

"او کے ——— ٹائیگر! ——— اس کا خیال رکھنا۔ میں فون نمبر چیک

"کروں" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ فون دوسرے کمرے میں تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور پہلے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل سٹیٹ آفس بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے انتہائی رعب دار لہجے میں مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ــ حکم سر" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک فون نمبر سن لو اور پھر مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کے نام لگا ہوا ہے اور کہاں لگا ہوا ہے لیکن انتہائی احتیاط سے چیک کر کے بتانا ـــــ اٹ از ویری امپارٹنٹ میٹر" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر ــ میں سمجھتا ہوں سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کارل کا بتایا ہوا فون نمبر دوہرا دیا۔

"ایک منٹ سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران ہونٹ بھینچے خاموش ہو گیا۔

"ہیلو سر ــ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"سر ــ یہ نمبر رائل کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں نصب ہے اور ڈاکٹر نیلسن کے نام پر لگا ہوا ہے" ـــــ آپریٹر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا

"یس سر ــ دوبار احتیاط سے چیک کیا ہے" ـــــ آپریٹر نے جواب دیا۔

"اوکے ــ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سیکرٹ" ـــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر" ـــــ آپریٹر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــ ڈاکٹر نیلسن ہاؤس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سٹیٹ آفس بول رہا ہوں ــ بات کراؤ" ـــــ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اسے معلوم تھا کہ کاربن میں پولیس کمشنر کا عہدہ ڈائریکٹر جنرل کا ہوتا ہے اور پولیس ہیڈ کوارٹر کو سٹیٹ آفس کہا جاتا ہے لیکن چونکہ یہ بروک لینڈ بڑا بدمعاش تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کے تعلقات پولیس کمشنر سے براہ راست ہوں۔ اس لئے اس نے اس کے آدمی سے بات کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل کی بجائے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کہہ دیا تھا۔

"یس ــ ڈاکٹر نیلسن بول رہا ہوں" ـــــ ایک آواز سنائی دی اور عمران آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی بروک لینڈ ہے جو آواز بدل کر بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی آواز پہلے وائٹ وائٹ کے ہیڈ کوارٹر میں جیکب کے ٹرانسمیٹر سے سن چکا تھا۔

"ڈاکٹر نیلسن ! ـــــ میں میکتھ بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سٹیٹ آفس" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔۔ میں سن رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر نیلسن! ۔۔۔ کارل کلب میں انتہائی سخت قتل و غارت ہوئی ہے اور حملہ آور فرار ہو گئے ہیں ۔۔۔ البتہ ایک حملہ آور کی جیب سے گرا ہوا ایک کارڈ ملا ہے جس پر آپ کا نام درج تھا ۔۔۔ کیا آپ کا کوئی تعلق کارل کلب یا ان حملہ آوروں سے ہے" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"میرا کارل کلب یا ان حملہ آوروں سے کیسے تعلق ہو سکتا ہے۔ وہ تو انتہائی بدنام جگہ ہے اور میں کابرن کا ایک معزز اور شریف شہری ہوں۔ میں تو کارل کلب کے سامنے سے گذرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"وہ تو ہمیں بھی معلوم ہے ڈاکٹر ۔۔ لیکن وہ کارڈ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم کہ وہ حملہ آور کیوں میرا نام لئے پھر رہا تھا ۔۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ میرا مریض ہو۔ اب مجھے کسی کے متعلق تو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ کون ہے۔ میرے لئے تو وہ مریض ہی ہوتا ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! واقعی ایسا ہو سکتا ہے ۔۔۔ شکریہ! اب میری تسلی ہو گئی ہے امید ہے آپ خیال نہ فرمائیں گے۔ شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوبارہ کارل والے کمرے میں آ گیا۔ ٹائیگر وہاں موجود تھا۔

"اسے آف کر دو" ۔۔۔ عمران نے دروازے میں رک کر کہا اور

واپس برآمدے کی طرف مڑ گیا۔ اسے عقب میں گولی چلنے اور کارل کی چیخ سنائی دی لیکن وہ رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔

برآمدے میں جوزف اور جوانا موجود تھے اور چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی برآمدے میں پہنچ گیا۔

"چلو ۔۔ ہمیں فوراً اس چیف کو کور کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرسی پر بیٹھے ہوئے اُدھیڑ عمر آدمی نے رسیور تو رکھ دیا تھا لیکن اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی شدید ترین پریشانی کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"کارل کلب پر حملہ ـــ اور حملہ آوروں کے پاس میرا کارڈ ـــ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے اور یہ میکتھ نام کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر سٹیٹ بھی پہلے کبھی سامنے نہیں آیا" ـــ اُدھیڑ عمر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے اس دفتر نما کمرے سے باہر نکلا اور ایک راہداری میں سے گذرتا ہوا ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کی دیوار پر ایک خاص جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹی اور وہاں ایک خلا سا پیدا ہو گیا۔ اُدھیڑ عمر تیزی سے اس خلا کو پار کر کے دوسری طرف جاتے ہوتے ایک سرنگ نما راستے پر بڑھتا چلا گیا۔ عقب میں دیوار خود بخود برابر ہو گئی تھی۔ سرنگ نما راستے کا اختتام ایک بڑے ہال نما تہہ خانے میں ہوا جہاں دیوار کے ساتھ ایک اونچے قد کی مشین نصب تھی۔ اُدھیڑ عمر

تیزی سے قدم بڑھاتا اس مشین کی طرف بڑھا اور اس نے اس مشین کے مختلف بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن دبتے ہی مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور کئی چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ درمیان میں موجود سکرین بھی روشن ہو گئی اور اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی نظر آنے لگیں۔ ادھیڑ عمر چند لمحے تک غور سے سکرین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک کمرے کا منظر اس پر اُبھر آیا۔ کمرے میں ایک آرام کرسی پر ایک درمیانے قد کا نوجوان ہاتھ میں کوئی رسالہ پکڑے نیم دراز تھا۔ اس کی پشت نظر آ رہی تھی۔ ادھیڑ عمر نے ایک اور بٹن دبایا تو وہ آدمی اس طرح اچھلا کہ کرسی سے گرتے گرتے بچا۔ اس نے رسالہ ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے کمرے کی ایک دیوار میں موجود الماری کھولی اور الماری میں موجود ایک مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر ـــ کوکن بول رہا ہوں" ـــ اس کی آواز مشین سے نکلی۔

"چیف باس" ـــ اُدھیڑ عمر آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے فون پر کر رہے ہوں۔

"یس باس" ـــ کوکن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوکن! ـــ فوری طور پر معلوم کرو کہ کارل کلب پر کن لوگوں نے حملہ کیا ہے اور وہاں کیا ہوا ہے ـــ خود وہاں جاؤ اور پھر مجھے تفصیلی رپورٹ دو" ـــ ادھیڑ عمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ کوکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آف

کی اور الماری بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا اور ادھیڑ عمر نے بھی مشین آف کرنا شروع کر دی لیکن مشین آف کر کے وہاں سے گیا نہیں بلکہ وہیں ایک کرسی پر ہی بیٹھ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ کارل کلب کوکن کی اس رہائش گاہ سے صرف چند بلاک دُور ہے اس لئے وہ جلد ہی واپس آکر رپورٹ دے گا اور پھر وہی ہوا۔ دس بارہ منٹ بعد مشین میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور چیف باس نے اُٹھ کر ایک بار پھر مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی تو کوکن الماری کھولے اس کے اندر رکھی ہوئی مشین کی طرف منہ کئے کھڑا تھا۔

"یس — چیف باس اٹنڈنگ یُو" — چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! — کارل کلب پر تو قیامت گذر گئی ہے — کارل کو جبراً اس کے دفتر سے اغوا کر لیا گیا ہے اور وہاں بے پناہ قتل و غارت کی گئی ہے۔ اٹھارہ آدمی ہلاک کر دیئے گئے اور بیس پچیس زخمی ہو گئے ہیں — تفصیلات کے مطابق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک کار کلب کے مین گیٹ پر رکی۔ اس میں سے ایک ایکریمی اور دو ایکریمی حبشی اترے جب کہ ایک ایکریمی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا رہا — کار سے اترنے والے تینوں اندر گئے۔ انہوں نے کاؤنٹر مین مرفی سے کارل کی موجودگی اور اس کے دفتر کا پوچھا — پھر مرفی کو گولی مار دی گئی۔ وہ ایکریمی دفتر کی طرف بڑھ گیا جب کہ دونوں ایکریمی حبشیوں نے وہاں فائر کھول دیا اور پھر انتہائی حیرت انگیز انداز میں انہوں نے سب مسلح افراد کو

قتل کر دیا اور لوگوں کو فرش پر لٹا دیا — اتنی دیر میں وہ ایکریمی واپس آیا تو کارل بیہوشی کے عالم میں اس کے کاندھے پر لدا ہوا تھا اور پھر وہ سب کار میں بیٹھ کر غائب ہو گئے" — کوکن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پولیس وہاں کب پہنچی تھی اور کیا کر رہی ہے" — چیف باس نے پوچھا۔

"پولیس نہیں آئی کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ کارل کلب میں اکثر ایسے ہنگامے ہوتے رہتے ہیں اور پولیس نے کبھی کارل کلب میں داخل ہونے کی جرآت ہی نہیں کی اور اسے کسی نے بلایا نہیں" — کوکن نے جواب دیا تو چیف باس بے اختیار چونک پڑا۔

"او۔ کے — ٹھیک ہے" — چیف باس نے کہا اور مشین آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا واپس اس سرنگ نما راستے سے ہو کر اس کمرے میں آیا اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس باس" — رسیور اٹھاتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جیمز — ایک ریڈ الارم کی وجہ سے میں کوٹھی کے خفیہ راستے سے باہر جا رہا ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے ملنے آئے تو تم اُسے کہہ دینا کہ میں کچھ بتائے بغیر کہیں چلا گیا ہوں — سمجھ گئے ہو" — چیف باس نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! — آپ بے فکر رہیں" — دوسری طرف سے کہا گیا اور اُدھیڑ عمر آدمی نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر اس دفتر کے ایک

کونے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کونے میں جاکر دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو فرش کا ایک کونا صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا وہاں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور پھر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ آخری سیڑھی اترتے ہی اس کے سر پر موجود خلا خود بخود بند ہو گیا تھا۔ اُدھیڑ عمر آدمی اس کمرے سے نکل کر ایک تنگ سی سرنگ میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد سرنگ کا خاتمہ ہوا تو وہ ایک اور کمرے میں تھا اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور دوسری طرف آگیا۔ یہاں ایک نوجوان موجود تھا جس نے اس ادھیڑ عمر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ سوئیڈل" ــــ ادھیڑ عمر نے کمرے میں رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور وہ نوجوان سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں ٹرانسمیٹر ادھیڑ عمر کے سامنے رکھ دیا۔ ادھیڑ عمر نے جلدی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

ہیلو ہیلو ــــ بروک کالنگ۔ اوور" ــــ اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ـ آرتھر اٹنڈنگ۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

آرتھر ــــ میں مین لیبارٹری آرہا ہوں۔ مجھے فرسٹ پوائنٹ پر

ملو۔ اوور" ــــ ادھیڑ عمر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ادھیڑ عمر نے "اوور اینڈ آل" کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اُسے سوئیڈل کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے رکھو اور سنو! ــــ میں کار لے جا رہا ہوں۔ تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے۔ ایک ایشیائی خطرناک گروپ تنظیم کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی طرح یہاں بھی پہنچ جائے تو تم نے احتیاط کرنی ہے ــــ میرے متعلق انہیں کسی طرح بھی پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ میں کہاں ہوں" ــــ بروک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ــــ لیکن کیا کارل اس گروپ کو کور نہیں کر سکا" ــــ؟ سوئیڈل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی کارل کی وجہ سے تو مجھے رہائش گاہ چھوڑ کر لیبارٹری جانا پڑ رہا ہے۔ اسے اغوا کر لیا گیا ہے اور یقیناً اُسے ان لوگوں نے ہی اغوا کیا ہے۔ اس سے انہوں نے میرا فون نمبر پوچھا ہوگا کیونکہ اس کے سوا اور کسی کو میرا فون نمبر معلوم نہیں ہے" ــــ بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کارل کبھی نہیں بتا سکتا باس! ــــ وہ انتہائی با اصول آدمی ہے اور باس! ــــ اگر کارل آپ کا نمبر بتا سکتا ہے تو ہو سکتا ہے اس نے مین لیبارٹری کا پتہ بھی بتا دیا ہو۔ کیونکہ لیبارٹریوں کو بھی وہی کنٹرول کرتا تھا" ــــ سوئیڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بروک اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

اوہ ــ اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے ــــ اوہ ویری بیڈ۔

لیکن اگر انہیں یہاں نہ ملا تو یقیناً وہ مین لیبارٹری پر ہی ریڈ
کریں گے اور جم ماسٹ بھی وہیں ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ ایسی صورت
میں میرا وہاں ہونا ضروری ہے تاکہ اگر واقعی یہ لوگ ایسا کریں تو ان
سے حتمی طور پر نمٹا جا سکے" ۔۔۔۔ بروک نے کہا اور تیزی سے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد نیلے رنگ کی کار میں وہ بیٹھا خاصی تیز رفتاری
سے دارالحکومت کے مغرب میں موجود پہاڑیوں کی طرف بڑھا چلا جا رہا
تھا جہاں مین لیبارٹری موجود تھی۔ اُسے یقین تھا کہ اگر واقعی سوڈیل
کی بات درست ہے اور یہ لوگ مین لیبارٹری پہنچ بھی گئے تو وہاں
انہیں انتہائی آسانی سے مار گرایا جا سکتا ہے کیونکہ مین لیبارٹری
میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات بھی کئے گئے تھے اور پھر وہاں
حفاظت کے لئے انتہائی تربیت یافتہ افراد کا گروپ بھی موجود تھا اور
پھر یہ انتظام اس کی نظروں کے مطابق عارضی ہی تھا کیونکہ اُسے
معلوم تھا کہ کارل کے اغوا ہونے کی خبر اس کے اسسٹنٹ انھونی
اور فرانک تک پہنچ گئی ہوگی اور وہ لوگ پاگل کتوں کی طرح اس
گروپ کو تلاش کرنے میں مصروف ہوں گے ۔۔۔۔ اُسے دراصل
سب سے زیادہ فکر اس بات سے ہوئی تھی کہ کوکن نے بتایا تھا کہ پولیس
کارل کلب گئی ہی نہیں تھی جب کہ وہ سٹیٹ آفس کا اسسٹنٹ
ڈائریکٹر کہہ رہا تھا کہ حملہ آوروں سے ایک کارڈ ملا ہے جس پر اس
کا نام درج ہے ۔۔۔۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ یہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر
نہ تھا بلکہ وہ ایشیائی خود بول رہا تھا۔ اس نے شاید تصدیق کرنے کے

چکر میں کال کی تھی۔ اسے پہلے بھی تجربہ ہو چکا تھا کہ یہ ایشیائی انسانی
آواز اور لہجے کی نقل اتارنے کا ماہر ہے کیونکہ پہلے اس نے ہیڈ کوارٹر
کے جنرل منیجر جیکب کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی اور وہ اُسے
پہچان بھی نہ سکا تھا اور اب تو وہ اس اسسٹنٹ ڈائریکٹر میکیتھ سے
سرے سے ہی واقف نہ تھا۔ وہ یہی سب کچھ سوچتا ہوا اور کار چلاتا
ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

عمران نے کار ڈاکٹر نیلسن کی کوٹھی کے پھاٹک پر روکی اور پھر نیچے اُتر کر اس نے ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔

"ڈاکٹر صاحب سے کہو کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سٹیٹ آفس ملنے آیا ہے"۔ عمران نے ملازم سے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جناب! — ڈاکٹر صاحب تو کہیں گئے ہوئے ہیں — آپ ان کے سیکرٹری جیمز سے مِل لیں" — ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ شاید سٹیٹ آفس یعنی پولیس کا حوالہ اُسے مرعوب کر گیا تھا۔

"او کے — پھاٹک کھولو" — عمران نے کہا اور ملازم واپس اندر چلا گیا جب کہ عمران دوبارہ کار کی سائیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔

"اُسے شک پڑ گیا ہو گا — ہو سکتا ہے وہ اندر ہی ہو" — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر جو سٹیرنگ پر بیٹھا

تھا کار اندر لے گیا۔ کوٹھی خاصی بڑی اور جدید طرز کی تھی۔ پورچ میں ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار بھی موجود تھی۔ ٹائیگر نے اس سیاہ رنگ کی کار کی سائیڈ پر کار روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا نوجوان ایک کمرے سے نکل کر برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

"میرا نام جیمز ہے جناب! — اور میں ڈاکٹر صاحب کا سیکرٹری ہوں" — آنے والے نے خوش اخلاقی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق سٹیٹ آفس سے ہے اور ہم نے ڈاکٹر صاحب سے ضروری ملنا ہے" — عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے پولیس والا کہنے کے بعد اُسے لہجہ بھی پولیس جیسا ہی رکھنا پڑ رہا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب ابھی کہیں گئے ہیں۔ لیکن بتا کر نہیں گئے" — جیمز نے جواب دیا۔

"کیا یہاں آنے والوں کو بٹھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے —؟ ڈاکٹر صاحب نہیں ہیں تو آپ سے بھی بات ہو سکتی ہے" — عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ — آیئے تشریف لایئے" — جیمز نے کہا اور واپس چلتا ہوا برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ڈرائنگ روم تھا اور خاصی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ فرنیچر بھی بے حد قیمتی تھا۔

"تشریف رکھیے اور فرمایئے کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے" — جیمز نے کہا۔

"ہم اس وقت ڈیوٹی پر ہیں اس لئے پینے پلانے کی بات چھوڑیں۔ آپ سے چند باتیں کر کے ہم نے واپس چلے جانا ہے اور بھی بہت سے کام ہیں" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور جیمز ہونٹ چباتا ہوا سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جی فرمائیے" ——— جیمز نے کہا۔

"آپ کتنے عرصے سے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"گذشتہ چھ سالوں سے" ——— جیمز نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب طب کے ڈاکٹر ہیں۔ ان کا کلینک کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا کیونکہ گیٹ پر موجود نیم پلیٹ پر ڈاکٹر نیلسن کے نام کے نیچے لکھی ہوئی ڈگریوں سے اُسے پتہ چل چکا تھا کہ ڈاکٹر نیلسن طب کا ڈاکٹر ہے۔

"وہ خاص مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ علیحدہ کوئی کلینک نہیں ہے" ——— جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس کتنی کاریں ہیں ——— سُنا ہے انہوں نے رولس رائز کار خریدی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"رولس رائز ——— جی نہیں۔ ان کے پاس ایک ہی کار ہے اور وہ پورچ میں کھڑی ہے" ——— جیمز نے جواب دیا۔

"تو پھر ڈاکٹر صاحب کیا پیدل گئے ہیں جب کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری ان سے فون پر بات ہوئی ہے" ——— عمران کا لہجہ بےحد سرد ہو گیا۔

"ایک مہمان کے ساتھ گئے ہیں اس کی کار میں" ——— جیمز نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہاں آپ کے علاوہ اور کتنے ملازم ہیں ——— ڈاکٹر صاحب کی بیگم کہاں ہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر صاحب نے شادی نہیں کی ——— میرے علاوہ چار ملازم اور ہیں" ——— جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر ہلکی سی گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"تم لوگ باہر جاؤ ——— میں نے مسٹر جیمز سے خاص بات کرنی ہے"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔

"مسٹر جیمز! ——— اگر ڈاکٹر گھر پر موجود نہ ہوں تو مجھے بتا دو ——— ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا جھوٹ تمہارے لئے مصیبت بھی بن سکتا ہے" ——— عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب! ——— آپ بے شک پورے گھر کی تلاشی لے لیں ——— اگر ڈاکٹر صاحب گھر پر موجود ہوتے تو پھر مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی" ——— جیمز نے کہا۔

"سوچ لو۔ کیونکہ ہمارا تعلق سٹیٹ آفس سے ہے اور سٹیٹ آفس والے پوچھ گچھ سے پہلے نگرانی بھی کرتے ہیں" ——— عمران نے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"نگرانی ——— کیا مطلب" ——— ؟ جیمز نے چونکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ مسٹر جیمز ——— کہ ہمارے آنے سے پہلے کوٹھی کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی رہی ہے اور ڈاکٹر صاحب باہر نہیں گئے ——— عمران

نے کہا۔

"نہیں نہیں ۔۔۔ آپ کو غلط بتایا گیا ہے جناب! ۔۔۔ وہ گھر پر نہیں ہیں" ۔۔۔ جیمز نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"جناب! ۔۔۔ گھر پر واقعی چار ہی ملازم ہیں ۔۔۔ ہم نے چیک کر لیا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے بھی ریوالور نکال لیا۔

"کیا ۔ کیا مطلب" ۔۔۔ جیمز دونوں ریوالور دیکھتے ہی گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ہاتھ بھی تیزی سے جیب کی طرف گیا تھا کہ ٹائیگر نے اس کی گردن سے ریوالور کی نال لگا دی اور دوسرے لمحے وہ اس کی جیب سے ریوالور نکال چکا تھا۔

"اب بولو کہاں ہے ڈاکٹر" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی کہیں چلے گئے ہیں اور مجھے بتا کر نہیں گئے" ۔۔۔ جیمز نے جواب دیا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ گھوما اور جیمز چیختا ہوا نیچے قالین پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے لات اس کی گردن پر رکھی اور پھر پیر کو مخصوص انداز میں موڑ دیا۔

"بولو کہاں ہے ڈاکٹر" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔۔۔ وہ خفیہ راستے سے گیا ہے" ۔۔۔ جیمز نے پھنسے پھنسے لہجے میں کہا اور اس کا چہرہ تیزی سے بگڑ گیا تھا اور عمران نے لات ہٹا لی اور پھر جھک کر اس نے اُسے گردن سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

"چلو دکھاؤ کہاں ہے وہ خفیہ راستہ" ۔۔۔ عمران نے اُسے دروازے

کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

جیمز اس قدر گھبرا گیا تھا کہ اس نے انتہائی شرافت سے وہ خفیہ راستہ بتا دیا اور چند لمحوں بعد عمران اس جیمز سمیت اس خفیہ راستے سے گذر کر دوسری کوٹھی میں پہنچ گئے۔ جیمز نے چونکہ انہیں بتا دیا تھا کہ اس کوٹھی میں ڈاکٹر کا خاص آدمی سویڈل رہتا ہے اس لئے سویڈل کو انہوں نے آسانی سے کور کر لیا ورنہ شاید وہ ان کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد سویڈل نے بھی زبان کھول دی۔

اس طرح عمران کو معلوم ہو گیا کہ بروک لینڈ مین لیبارٹری میں چلا گیا ہے

"اس لیبارٹری کا انچارج کون ہے" ۔۔۔ عمران نے جیمز اور سویڈل سے پوچھا تو سویڈل نے بتایا کہ اس کا انچارج آرتھر ہے اور باس نے اس کے سامنے اسے ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا تو عمران نے وہ ٹرانسمیٹر حاصل کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ چمک اٹھا کیونکہ ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ابھی تک ایڈجسٹ تھی۔ عمران کے اشارے پر جوانا اور ٹائیگر نے جیمز اور سویڈل دونوں کو ہی آف کر دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ سویڈل کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے سویڈل کے لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ والٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور" ۔۔۔ ایک آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کراؤ والٹر ۔۔۔ میں ان کا خاص آدمی سویڈل بول رہا ہوں ۔۔۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چیف باس تو ابھی تک لیبارٹری نہیں پہنچے اور باس آرتھر انہیں لینے

فرسٹ پوائنٹ پر گئے ہوتے ہیں۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اچھا ـــ باس جب بھی آئیں تو انہیں کہنا کہ مجھے کال کرلیں ـــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے اسے اٹھایا اور واپس ڈاکٹر کی اصل کوٹھی کی طرف چل پڑا۔ چاروں ملازموں کو چونکہ پہلے ہی آف کیا جا چکا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے کوٹھی کے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ـــ باس کالنگ۔ اوور" ـــــ بروک کی آواز سنائی دی۔

" یس باس! ـــ سوئیڈل بول رہا ہوں۔ دو ایکریمی اور دو ایکریمی حبشی جیمز کے پاس آئے تھے۔ جیمز پر انہوں نے تشدد کیا تو جیمز نے انہیں خفیہ راستہ بتا دیا۔ وہ یہاں آئے مگر میں پہلے ہی تیار تھا چنانچہ میں نے انہیں مار گرایا اور اس وقت ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور" عمران نے سوئیڈل کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارے باپ کا کیا نام ہے۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے باس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" باپ کا نام ـــ کیا مطلب باس۔ اوور" ـــــ عمران نے ظاہر ہے حیرت ہی ظاہر کرنی تھی کیونکہ اسے تو سوئیڈل کے باپ کے نام کا علم ہی نہ تھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم وہی علی عمران ہو جس نے پہلے جیکب بن کر مجھ سے بات کی اور پھر سکیتھ بن کر ـــ اور اس کا مطلب ہے کہ تم نے جیمز اور سوئیڈل، دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور" ـــــ اس بار دوسری

طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

" ڈاکٹر نیلسن المعروف بروک لینڈ صاحب! ـــ میں تو جم مائٹ خریدنا چاہتا تھا لیکن تمہارے آدمیوں نے سودا کرنے کی بجائے الٹا مجھے اور میرے ساتھیوں پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے اور سنو ـــ اب بھی میں سودا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اوور" ـــــ اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو ـــ تم اور تمہارا گروپ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ سمجھے ـــ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے چلاتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" چلو اب یہاں سے نکل چلیں۔ ورنہ وہ لوگ بھوکے درندوں کی طرح یہاں ٹوٹ پڑیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنی کار میں بیٹھے اس کوٹھی سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" اب کہاں جانا ہے" ـــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

" رالف بار ـــ اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ رالف سے ہی اسلحہ حاصل کیا جائے فوری طور پر اور کوئی صورت نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ میں براہِ راست انھتونی سے بات کروں" ـــــ کرسی پر بیٹھے ہوتے بروک نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر سامنے پڑے ہوتے ٹرانسمیٹر پر دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا

"ہیلو ہیلو ـــ چیف باس کالنگ انھتونی۔ اوور" ـــــ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"فرانک بول رہا ہوں چیف باس۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آواز نکلی تو بروک لینڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"انھتونی نے کال کیوں نہیں اٹنڈ کی۔ اوور" ـــــ بروک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس کارل اور باس انھتونی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ باس انھتونی پہلے ہلاک ہوا تھا اور باس کارل نے مجھے انھتونی کی جگہ ایکشن گروپ کا نمبر ٹو بنا دیا تھا اور اب باس کارل بھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور" ـــــ فرانک

نے جواب دیا تو بروک کے چہرے پر بے اختیار سراسیمگی کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـــ کارل اور انھتونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیسے ـــ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور" ـــــ بروک لینڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور جواب میں فرانک نے بتایا کہ کس طرح اس ایشیائی گروپ کو بیہوش کر کے پوائنٹ ٹو پر لے جایا گیا اور کس طرح وہاں انھتونی ہلاک ہو گیا اور کارل وہاں سے نکل آیا۔ پھر کارل نے اسے نمبر ٹو بنا دیا ـــــ پھر کارل کلب پر حملہ ہوا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے کارل کی لاش پوائنٹ ٹو کی عقبی سڑک میں ایک کوٹھی میں پڑی ہوئی ملی ہے۔

"وہ کوٹھی کس کی ہے۔ اوور" ـــــ بروک نے چونک کر پوچھا۔

"باس! ـــ وہ کوٹھی کرائے کے لئے خالی تھی۔ یہ گروپ اسے استعمال کرتا رہا ـــــ ڈیلر کے پاس کوئی پارٹی آئی تو وہ اسے کوٹھی دکھانے لے گیا تب باس کارل کی لاش سامنے آئی ـــــ وہ بندھے ہوئے تھے اور انہیں اسی حالت میں گولی ماری گئی تھی لیکن مرنے سے پہلے ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا تھا۔ ان کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ چرے ہوئے تھے اور چہرہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے مسخ ہو گیا تھا۔ اوور" ـــــ فرانک نے جواب دیا۔

"اوہ ویری بیڈ ـــ بہرحال سنو! ـــ کارل اور انھتونی کی موت کے بعد اب تمہیں ایکشن گروپ کا چیف مقرر کرتا ہوں ـــــ یہ گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتا ہے اور انتہائی خطرناک گروپ ہے اس کا لیڈر جو اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہتا ہے اس کا نام علی عمران

ہے۔ وہ رالف بار کے مالک رالف کا پرانا دوست ہے۔ ہو سکتا ہے
وہ اس سے دوبارہ رابطہ کرے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ رالف کی خفیہ اور
سخت نگرانی شروع کرادو تاکہ اگر وہ اس سے رابطہ کرے تو انہیں گھیرا
جا سکے ــــ میں ہر قیمت پر اب ان کی موت چاہتا ہوں ہر قیمت پر۔
سمجھ گئے ہو۔ اوور" ــــ بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" ــــ فرانک نے جواب دیا۔

"میری فریکونسی نوٹ کر لو۔ اس فریکونسی پر تم مجھ سے رابطہ کر سکتے ہو۔
اوور" ــــ بروک لینڈ نے کہا۔

"یس باس! ــ یہ ضروری ہے۔ اوور" ــــ فرانک نے جواب دیا
اور بروک لینڈ نے اسے مین لیبارٹری کی فریکونسی بتا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کونسا گروپ ہے باس! ــ جو اس قدر خطرناک ثابت ہو رہا ہے"
سامنے بیٹھے ہوئے لیبارٹری انچارج آرتھر نے پوچھا اور بروک لینڈ نے اسے
پوری تفصیل بتادی۔

"اس کا مطلب ہے باس! ــ کہ کارل سے انہوں نے یقیناً مین
لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات پوچھ لی ہوں گی اور اب ان کے پاس
اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ جم مائٹ کے حصول کے لئے
یہاں ریڈ کریں ــــ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ انہیں
پہلے آپ کے پاس جانے کی کیوں سوجھی ــــ وہ براہ راست یہاں بھی
آ سکتے تھے اور ظاہر ہے اس وقت ہم چوکنا بھی نہ ہوتے" ــــ آرتھر
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی اس پوائنٹ پر غور کیا ہے آرتھر ــــ یہ شخص علی عمران

لہجے اور آواز کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ میرا خیال ہے اس کا منصوبہ یہ
تھا کہ وہ مجھ پر قابو پا کر تم سے میرے لہجے میں بات کرتا اور صاف شدہ
جم مائٹ کو منگوا لیتا ــــ ظاہر ہے تم نے انکار نہ کرنا تھا اس طرح وہ
آسانی سے جم مائٹ حاصل کر لیتا۔ لیکن اس کی پلاننگ بہرحال ناکام ہو گئی"
بروک نے کہا اور آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بالکل چیف باس! ــ آپ کی بات سو فیصد درست ہے واقعی
اس طرح وہ آسانی سے جم مائٹ حاصل کر لیتا" ــــ آرتھر نے کہا۔

"اب تم ایسا کرو کہ لیبارٹری کے حفاظتی نظام کنٹرول کرنے والوں کو
پوری طرح الرٹ کر دو۔ وہ اگر پہلے نہ مارا گیا تو لازماً یہاں ریڈ کرے گا۔
اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے" ــ بروک لینڈ
نے کہا اور آرتھر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر
نکل گیا۔

آرتھر کے باہر جانے کے بعد بروک لینڈ اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس
کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ کارل اور انتھونی کی
موت کی خبر نے اس کے اعصاب کو شدید دھچکا پہنچایا تھا اور اس خبر کے
بعد اسے احساس ہونے لگ گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی
خطرناک لوگ ہیں، ورنہ عام لوگ کارل اور انتھونی کو اس طرح ختم نہ کر سکتے
زان جیسا ایکشن گروپ کارل کا مقابلہ نہ کر سکا تھا حالانکہ وہ یہاں کا رہنے
والا تھا اور اس کے بے شمار ساتھی اس کے ساتھ تھے۔ لیکن یہ لوگ تعداد
میں بھی کم ہیں اور اجنبی بھی ہیں اس کے باوجود یہ تیزی سے آگے بڑھتے
چلے آرہے تھے۔ ان کی پیش قدمی کسی طرح بھی نہیں رک رہی۔

ابھی وہ کمرے میں ٹہلتا ہوا یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ بروک لینڈ نے پہلے تو چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ کیونکہ یہ کال اس کے لئے غیر متوقع تھی۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا۔

"ہیلو ہیلو ——— فرانک کالنگ چیف باس۔ اوور" ——— ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی فرانک کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں ایسا جوش تھا کہ بروک اور زیادہ چونک پڑا۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ اوور" ——— بروک نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس! ——— میں نے اس گروپ کا کھوج نکال لیا ہے۔ یہ گروپ واقعی رالف بار میں آیا۔ رالف اس دوران گھر چلا گیا تھا۔ اس گروپ نے اس کے گھر کا پتہ معلوم کیا اور پھر یہ رالف کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا اور ابھی تک وہیں ہے۔ اوور" ——— فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور" ——— بروک نے پوچھا۔

"باس! ——— رالف کا اسسٹنٹ میرا خاص آدمی ہے۔ آپ کی کال کے بعد میں نے اس سے رابطہ قائم کیا تو اس نے یہ ساری باتیں بتا دیں ——— دو ایکریمی اور دو ایکریمی حبشیوں کا حوالہ شناخت کے لئے کافی تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر رالف کی رہائش گاہ کو گھیر لیا اور اندر ایک مخصوص ڈکٹا فون پہنچا دیا۔ تب مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ گروپ اندر موجود ہے۔ اوور" ——— فرانک نے کہا۔

"ویری گڈ فرانک، ویری گڈ ——— تم نے واقعی شاندار کارنامہ سرانجام

دیا ہے۔ لیکن ان کے بارے میں علم ہو جانے کے باوجود وہ ابھی تک زندہ کیوں ہیں۔ اوور" ——— بروک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! ——— رالف آپ کا دوست ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے مزید احکامات لے لوں ——— اگر آپ حکم دیں تو میں پوری کوٹھی ہی راکٹوں سے اُڑا دوں ——— یا حکم دیں تو پہلے انہیں بیہوش کر دوں اور پھر اس گروپ کا خاتمہ کروں۔ جیسے آپ کہیں۔ اوور" ——— فرانک نے کہا۔

"تم پوری کوٹھی بموں سے اُڑا دو۔ کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑو۔ چاہے وہ رالف ہو یا کوئی اور۔ سمجھے۔ اوور" ——— بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک لینڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ فرانک کی اس کال نے اسے خاصا حوصلہ دیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ فرانک اس گروپ کا یقینی طور پر خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

اور پھر تقریباً پون گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد آخر کار فرانک کی کال دوبارہ آئی۔

"ہیلو ہیلو ——— فرانک کالنگ۔ اوور" ——— فرانک کا لہجہ پُرجوش تھا۔

"یس۔ چیف باس بول رہا ہوں۔ اوور" ——— بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور" ——— فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"لاشیں، کیا مطلب! ——— کوٹھی کو راکٹوں سے تباہ کر دینے کے بعد ان لاشیں کیسے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اوور" ——— بروک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس!۔۔۔ کوٹھی کی تباہی کے باوجود یہ بچ گئے تھے۔ شاید کسی تہہ خانے میں چھپے ہوئے تھے۔ لیکن ہم نے نگرانی جاری رکھی۔ پولیس بھی وہاں پہنچ گئی ۔۔۔ پھر ہم نے عقبی طرف سے ایک اور کوٹھی کے پھاٹک سے ایک کار نکلتے دیکھی اور باس!۔۔۔ رالف کے ساتھ وہ چاروں افراد بھی کار میں موجود تھے۔ چنانچہ ہم نے اس کار پر بے دریغ فائر کھول دیا ۔۔۔ نتیجہ یہ کہ رالف سمیت وہ چاروں لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔ پھر پولیس کے آجانے کے باوجود ہم ان کی لاشیں اٹھا کر لے آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فرانک!۔۔۔ تمہارے اور انتھونی کے درمیان کیا تعلق تھا۔ اوور" ۔۔۔؟ بروک نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"تعلق ۔۔۔ وہ میرا باس تھا۔ کیوں۔ اوور" ۔۔۔ فرانک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے علاوہ کیا تعلق تھا ۔۔۔ کوئی رشتہ داری۔ اوور" ۔۔۔ بروک نے پوچھا۔

"رشتہ داری تو نہیں تھی باس!۔۔۔ البتہ میں اور انتھونی کلاس فیلو رہے تھے۔ مگر آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ فرانک کے لہجے میں حیرت کا عنصر اور زیادہ بڑھ گیا۔

"تم شادی شدہ ہو۔ اوور" ۔۔۔ بروک مسلسل انٹرویو لینے پر تلا ہوا تھا۔

"یس باس۔ اوور" ۔۔۔ اس بار فرانک نے صرف جواب دیا اور کچھ پوچھا نہیں۔

"تمہاری وائف کا کیا نام ہے اور کتنے بچے ہیں تمہارے۔ اوور" ۔۔۔؟

بروک نے پوچھا۔

"کوئی بچہ نہیں ہے اور وائف کے ساتھ بھی جھگڑا ہے۔ ہم علیحدہ رہتے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ فرانک نے جواب دیا۔

"یہ لاشیں اب کہاں ہیں۔ اوور" ۔۔۔؟ بروک نے پوچھا۔

"پوائنٹ ٹو پر جناب۔ اوور" ۔۔۔ فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔۔۔ میرا ایک خاص آدمی آ رہا ہے اس کا نام کوگن ہے۔ تم اسے یہ لاشیں دکھا دینا۔ اس کے بعد اسے کہنا کہ وہ مجھے کال کرے۔ اوور" بروک نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" ۔۔۔ فرانک نے جواب دیا اور بروک نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ آف کیا اور پھر تیزی سے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا اور کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ کوگن اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"کوگن!۔۔۔ کارل گروپ کے پوائنٹ ٹو سے واقف ہو" ۔۔۔ بروک نے پوچھا۔

"یس باس۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کوگن نے کہا۔

"اس گروپ کے فرانک کو جانتے ہو۔ اوور" ۔۔۔؟ بروک نے پوچھا۔

"یس باس!۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کوگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔ اوور" ۔۔۔ بروک نے پوچھا۔

"شادی شدہ ہے لیکن بیوی کے ساتھ جھگڑا ہے اس کا ۔۔۔ مگر

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اوور" ـــــ اس بار کوکن نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو کوکن !ـــ کارل بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اس کا نمبر ٹو انھونی بھی۔ اس لئے نمبر تھری فرانک کو میں نے ایکشن گروپ کا چیف مقرر کر دیا ہے اس نے پاکیشیائی گروپ کے خلاف کام کیا ہے اور بقول اس کے اس نے اس گروپ کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں پوائنٹ ٹو پر رکھی ہوئی ہیں لیکن پاکیشیائی گروپ آوازیں اور لہجہ نقل کرنے کا ماہر ہے ـــ پہلے بھی اس نے ہیڈ کوارٹر کے جنرل منیجر جیکب اور میرے آدمی سویڈل کا ہو بہو لہجہ اختیار کر کے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے اور مجھے اب بھی خطرہ ہے کہ کہیں معاملہ اُلٹ نہ ہو ـــ فرانک ان کے ہاتھ لگ گیا ہو اور فرانک کی بجائے اس گروپ کا آدمی بات نہ کر رہا ہو۔ اس لئے میں نے فرانک سے کہا ہے کہ میرا خاص آدمی کوکن پوائنٹ ٹو پر آ رہا ہے تم فرانک سے اچھی طرح واقف ہو اس لئے تم جا کر ان لاشوں کو بھی چیک کرو۔ خاص طور پر ان کے چہروں پر میک اپ چیک کرنا اور پھر فرانک کو بھی جس طرح چاہو چیک کرو ـــ اور اگر فرانک اصل ہوا اور لاشیں بھی اصل ہوں تو پھر وہیں سے مجھے کال کر کے رپورٹ دینا۔ اوور" ـــ بروک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس !ـــ میں اب پوری طرح آپ کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ میں اس فرانک کو ایسے انداز میں ٹٹولوں گا کہ اگر وہ غلط آدمی ہو گا تو پہلے سوال پر ہی سامنے آ جائے گا اور اگر وہ غلط ہوا تو میں اسے گولی مار دونگا ـــ اور لاشوں کو بھی چیک کر لونگا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اوور" کوکن نے کہا۔

"اوکے ـــ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا ـــ اوور اینڈ آل"۔ بروک نے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اُسے یقین تھا کہ کوکن سب کچھ آسانی سے معلوم کر لے گا۔

اسی لمحے آرتھر اندر داخل ہوا اور بروک نے اُسے ساری تفصیل بتا دی۔

"باس !ـــ آپ کو ہر صورت میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ اگر کوکن کی تسلی بھی ہو جائے تب بھی آپ لاشیں یہاں منگوالیں۔ میرے پاس جدید ترین میک اپ واشر ہے۔ یہاں بھی انہیں اچھی طرح چیک کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے" ـــ آرتھر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے کوکن کی رپورٹ تو آ جائے" ـــ بروک نے کہا اور آرتھر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ چونکہ وہ لیبارٹری کا انچارج تھا اس لئے وہ مسلسل مصروف رہتا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں اُبھریں تو بروک نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ فرانک کالنگ چیف باس۔ اوور" ـــ فرانک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــ بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوکن سے بات کیجئے باس۔ اوور" ـــ فرانک کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات۔ اوور" ___ بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو باس! ___ میں کوکن بول رہا ہوں۔ میں نے لاشیں اچھی طرح چیک کرلی ہیں وہ واقعی اس گروپ کی ہی لاشیں ہیں۔ دو ایکریمی ہیں اور دو ایکریمی حبشی ___ میں نے ان کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ ان چاروں کے چہروں پر میک اپ تھے۔ دو ایکریمی دراصل ایشیائی تھے اور دوسرے دونوں ایکریمی حبشیوں کے صرف چہرے بدلے ہوئے تھے ___ میں نے فرانک سے بھی تفصیلی انٹرویو کیا ہے وہ اصل فرانک ہے۔ اس کے باوجود میں نے اس کا چہرہ بھی چیک کیا ہے اس کے چہرے پر میک اپ نہ تھا۔ اس کے علاوہ میں نے رالف کی رہائش گاہ بھی جاکر دیکھی ہے۔ اسے راکٹوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ جگہ بھی دیکھی ہے جہاں اس گروپ کی کار پر حملہ ہوا تھا۔ کار ابھی وہاں موجود ہے۔ اوور" ___ کوکن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ___ اب تم ایسا کرو کہ چاروں لاشیں اپنی کار میں ڈال کر مغربی پہاڑیوں میں واقع جھیل کے پاس پہنچ جاؤ اور لاشیں وہاں رکھ کر واپس چلے جاؤ۔ اوور" ___ بروک نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کوکن نے جواب دیا اور بروک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر میز پر پڑے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ___ رسیور اٹھاتے ہی اس کے کانوں میں ایک آواز پڑی۔

"چیف باس سپیکنگ ___ آرتھر کو میرے پاس بھیجو۔ فوراً" ___ بروک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پانچ منٹ بعد آرتھر کمرے میں داخل ہوا۔

"یس باس" ___ آرتھر نے کہا۔

"کوکن نے پوری طرح تسلی کر لی ہے لیکن اس کے باوجود میں نے تمہارے کہنے پر چاروں لاشیں فرسٹ پوائنٹ پر منگوالی ہیں ___ تم اب اپنے آدمی فرسٹ پوائنٹ پر بھجوادو تاکہ وہ لاشیں اندر لے آئیں اور جب لاشیں آجائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ میں انہیں خود ہی چیک کروں گا" ___ بروک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ آرتھر نے جواب دیا۔

"اس وقت تک میں آرام کرنا چاہتا ہوں لیکن لاشیں اندر آتے ہی مجھے فوری مطلع کر دینا" ___ بروک نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بزدل ہے یہ بروک بھی" ـــــ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے منہ بنا کر کہا اور ساتھ بیٹھا ہوا ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے ـــ کیا ہم لاشیں بن کر وہاں جائیں" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"اب یہ معلوم نہیں کہ وہ لوگ اندر سے باہر کا منظر چیک کر رہے ہونگے یا نہیں ـــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لاشیں اٹھانے والے مرے کو مارے شاہ مدار کے مصداق پہلے لاشوں پر فائرنگ کریں اور پھر اٹھائیں اس طرح تو ہم واقعی اصل لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر! ـــ آپ کس چکر میں پڑ گئے ہیں۔ اسلحہ یہاں وافر مقدار میں موجود ہے۔ ہم یہ اسلحہ لے کر اس لیبارٹری میں گھس جاتے ہیں ـــ پھر

جو ہو گا دیکھا جائے گا" ـــــ ایک طرف بیٹھے جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر بھی شاید تنویر جیسی روح ہے ـــ بھائی، لیبارٹری کے ساتھ ہی وہ جم ہانٹ بھی تباہ ہو جائے گی اور پھر سب ٹائیں ٹائیں فش۔ ہم یہاں لیبارٹریاں تباہ نہیں کرنے آئے۔ جم ہانٹ حاصل کرنے آئے ہیں اور دادی اماں کہتی تھیں کہ وہ کام کیا کرو کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ـــ اور سانپ مرے یا نہ مرے لاٹھی کو بہرحال نہیں ٹوٹنا چاہئے کیونکہ سانپ تو مفت میں زمین سے نکل کر آتے ہیں ایک نہیں دوسرا سہی مگر لاٹھی خریدنے کے لئے رقم چاہئے ـــ کیا سمجھے" ـــــ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میرا خیال ہے باس! ـــ کہ ہم کوگن، فرانک اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لے جائیں اور انہیں وہاں رکھ کر خود ادھر ادھر چھپ جائیں۔ پھر جیسے ہی وہ لوگ لاشیں اٹھانے آئیں ہم ان پر ٹوٹ پڑیں۔ میک اپ باکس ہم ساتھ لے جائیں اور ان کے میک اپ میں ہم آسانی سے اندر جا سکتے ہیں" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"اوّل تو جوزف اور جوانا جیسی لحیم شحیم لاشیں یہاں پورے کاربن میں نہ ملیں گی۔ ان جیسی لاشوں کے لئے ہمیں دو آدمی نہیں بلکہ دو دیو مارنے پڑیں گے ـــ دوسری بات یہ کہ اگر وہ اندر سے باہر کا نظارہ کر رہے ہوں گے تو پھر کسی بھی طرف سے فائرنگ ہو گی اور ان کے ساتھ ہماری اصل لاشیں بھی وجود میں آ جائیں گی" ـــ عمران نے کہا اور ٹائیگر کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے کہ ہم کچھ دنوں کے لئے غائب ہو جائیں۔ آخر

"کبھی تو یہ بروک لیبارٹری سے باہر آئے گا ہی"۔۔۔ ٹائیگر نے
لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں!۔۔۔ جب وہ جم ہائٹ کسی سائنسی لیبارٹری کو فروخت کر
رقم بنک میں جمع کرائے گا تو آجائے گا باہر"۔۔۔ عمران نے کہا اور
ایک بار پھر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران کی پیشانی پر بھی سوچ کی ل
نمودار ہو گئی تھیں۔

"ایک ہی ممکنہ حل ہے کہ کوکن چونکہ میرے قد و قامت کا ہے اس
کوکن کی اصل لاش تم تینوں کی نقلی لاشوں سمیت وہاں رکھ دی جائے
میں کوکن بن کر ساتھ رہوں۔ پھر آگے جو ہو گا موقع دیکھ کر کیا جائے گا۔
چلو اٹھو، تیاری کرو"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینو
اٹھ کھڑے ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد عمران کوکن کے میک اپ میں سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا تھ
جب کہ اس کے باقی ساتھی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کوکن کی لاش
عمران نے اپنا میک اپ کر کے اسے دونوں سیٹوں کے درمیان فرش
لٹایا ہوا تھا۔ کار تیزی سے مغربی پہاڑیوں کی طرف اڑی چلی جا رہی تھ
اور کار میں خاموشی تھی کیونکہ ہر شخص آئندہ آنے والے واقعات کے با
میں سوچ بچار میں مصروف تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار پہاڑی علاقے م
داخل ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد دور سے اسے جھیل بھی نظر آنے لگ
پہاڑیاں بالکل ویران تھیں۔ نہ ان پر کوئی درخت تھا اور نہ ہی کوئی انس
وہاں نظر آ رہا تھا۔

"اوکے۔۔۔ اب تم لاشوں میں تبدیل ہو جاؤ"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تو وہیں نیچے کو جھک کر ٹیڑھا ہو کر لیٹ گیا جبکہ
جوزف اور جوانا ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر ٹیڑھے ہو گئے۔ عمران نے
کار جھیل کے قریب لے جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ کار
کی دوسری سائیڈ پر آ کر اس نے دروازہ کھولا اور پھر اس نے جھک کر
ٹائیگر کو باہر گھسیٹا اور اسے کار کے قریب ہی زمین پر لٹا دیا۔ اس کے
بعد اس نے جوزف، جوانا کو بھی اسی طرح گھسیٹ کر نیچے لٹایا اور پھر
کوکن کی اصل لاش کو بھی باہر نکال کر ان کے ساتھ لٹا دیا۔ اس کے ساتھ
ہی وہ دوبارہ کار میں بیٹھا اور کار کو آگے بڑھا کر اس نے اسے موڑا
اور پھر تیزی سے واپس چل پڑا۔ لیکن نزدیک ہی ایک موڑ پر اس نے
کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے سائیڈ سیٹ ہٹائی اور اندر سے
مشین گن نکال کر اس نے آہستہ سے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر چٹان
کیطرف چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس نے جان بوجھ کر وہ جگہ سلیکٹ کی
تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس جگہ سے اتنی قریب
پہنچ گیا کہ اب اس کے ساتھی اسے زمین پر پڑے صاف دکھائی دے
رہے تھے۔

اسی لمحے کچھ دور اسے ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی اور ایک بھاری
چٹان تیزی سے سرکتی ہوئی ایک طرف کو ہٹی اور ایک ایک کر کے اس
ہٹی ہوئی چٹان والی جگہ سے نظر آنے والے دہانے سے آٹھ افراد باہر
نکل آئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ بڑے چوکنے
انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ کہیں ارد گرد

کوئی چھپا ہوا دانہ ہو اور ان کے دیکھنے کے انداز سے ہی عمران سمجھ
کہ اندر سے باہر نہیں دیکھا جا سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً یہ لوگ پہ
اندر سے ہی پوری تسلی کر کے باہر آتے۔ اس لئے مشین گن کو کاندھ
سے لٹکایا اور جیب سے سائلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے
وہ آٹھوں آدمی اب تیزی سے عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھے چ
آ رہے تھے۔ پھر جیسے ہی وہ مشین پسٹل کی رینج میں آئے عمران
ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی مسلسل آوازوں کے ساتھ
وہ آٹھوں کے آٹھوں سنبھلنے سے پہلے ہی نیچے گر کر تڑپنے لگے اس
ساتھ ہی عمران چٹان کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی
طرف بڑھتا گیا۔

"اٹھو جاؤ۔ راستہ کھل گیا ہے" ـــــ عمران نے ان کے قریب پہنچ
ہوئے کہا اور ٹائیگر، جوزف اور جوانا اچھل کر کھڑے ہو گئے اور عمر
دوڑتا ہوا دہانے کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک طویل سرنگ نما راستہ تھ
اس راستے پر چلتے ہوئے وہ ایک کمرے کے کھلے دروازے تک پہنچ گئ
اسی لمحے دروازے سے ایک آدمی سامنے آیا۔

"خبردار" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدم
سنبھلتا، عمران نے چھلانگ لگائی اور اس آدمی کو لئے فرش پر دور تک
گھستا ہوا اندر کمرے میں پہنچ گیا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ سی نکل گئی
عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے جھپٹ
کر اس آدمی کو گردن سے پکڑا اور فضا میں بلند کر لیا۔

" اسے ابھی مارنا نہیں ـــــ میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"۔

ں نے کہا اور جوانا نے اسے واپس زمین پر کھڑا کر دیا۔ ٹائیگر نے
آدمی کا کوٹ اس کے کاندھوں سے نیچے آدھے بازوؤں تک
دیا۔ اس طرح ایک لحاظ سے وہ بے بس ہو چکا تھا۔ اس کمرے کی
کے ساتھ ایک چھوٹی سی مشین نصب تھی جس کے سامنے ایک
ی تھی اور کمرہ ہر طرف سے مکمل طور پر بند تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا ـــــ؟" عمران نے مشین کو چند لمحے غور سے
نے کے بعد مڑ کر اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ک ـــ ک ـــ کرومی" ـــــ اس نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے" ـــــ؟ عمران نے سرد لہجے
پوچھا۔

"آرتھر ـــــ باس آرتھر ہے" ـــــ کرومی نے جواب دیا۔

"اسے یہاں بلاؤ اور سنو ـــ اگر تم نے اسے یہاں بلا لیا تو تمہاری
بخش دی جائے گی۔ ورنہ دیکھا ہے تم نے انہیں ـــــ ایک
ہڈی توڑ دیں گے تمہاری" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں
ر ساتھ ہی جوزف اور جوانا کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

"م ـــ م ـــ میں بلاتا ہوں ـــ باس نے تو خود کہا تھا کہ جب لاشیں
ں پہنچ جائیں تو میں انہیں کال کر کے بلاؤں۔ وہ خود پہلے لاشوں
یک کریں گے پھر انہیں اندر لے جایا جائے گا" ـــــ کرومی نے
ی سے کہا۔

"او کے ـــ بلاؤ اسے" ـــــ عمران نے کہا اور کرومی تیزی سے
ن کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اندر سے آنے کا راستہ کونسا ہے" ۔۔۔ ؟
عمران نے کہا۔
"یہ عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر ذرا سی ہٹ جاتی ہے اور دروازہ بن جاتا ہے" ۔۔۔ کرومی نے جواب دیا۔ وہ عام سا مشین آپریٹر تھا اس لئے وہ خوفزدہ ہو کر سب کچھ بتاتے چلا جا رہا تھا۔
"او۔کے۔ بلاؤ اسے ۔۔۔ بس یہ یاد رکھنا کہ اگر اسے کوئی شک پڑ گیا تو پھر تمہاری موت انتہائی عبرتناک ہوگی" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرومی نے جلدی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
"ہیلو ہیلو ۔۔۔ فرسٹ پوائنٹ آپریٹر کرومی بول رہا ہوں باس" ۔۔۔ کرومی نے ایک بٹن دبا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہاں کرومی ! ۔۔۔ کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ مشین میں سے آواز نکلی اور عمران جو کرومی کے ساتھ کھڑا تھا اس نے بجلی کی سی تیزی سے کرومی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے بولنے سے روک دیا۔
"باس ! ۔۔۔ لاشیں اندر پہنچ چکی ہیں" ۔۔۔ عمران کے حلق سے کرومی جیسی آواز نکلی۔
"کتنی لاشیں ہیں" ۔۔۔ باس نے پوچھا۔
"چار ہیں باس ! ۔۔۔ دو ایشیائی ہیں اور دو ایکریمی حبشی ۔۔۔ بالکل دیوؤں جیسے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"او۔کے ۔۔۔ میں آ رہا ہوں" ۔۔۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کرومی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

او۔کے کرومی ! ۔۔۔ اب تمہاری زندگی محفوظ ہو چکی ہے ۔ ادھر ؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کرومی اٹھا اور مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران زو گھوما اور کرومی کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ٹھک پڑا اور ی چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ نیچے گر کر وہ ایک دو کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔
اسے گھسیٹ کر ایک طرف ڈال دو اور ہم سب نے بھی اس دیوار کونوں میں ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہونا ہے ۔۔۔ ہو سکتا اس باس کے ساتھ اور آدمی بھی ہوں۔ اس لئے محتاط رہنا" ۔۔۔ ن نے کہا اور پھر ٹائیگر نے کرومی کو گھسیٹ کر ایک سائیڈ پر ایک کونے کر دیا اور خود بھی وہاں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران بھی اس کے ے تھا جب کہ جوزف اور جوانا دیوار کے دوسرے کونے میں سمٹے ہوئے ے تھے۔
تقریباً پانچ منٹ بعد دیوار میں سے سرر کی آواز سنائی دی اور اس کے تھ ہی دیوار درمیان سے تھوڑی سی سائیڈوں میں ہٹی اور ایک آدمی ں کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اچھل کر باہر آیا ہی تھا کہ عمران اس ی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس کے سینے ے لگا دوبارہ کونے میں پہنچ گیا۔ عمران نے ایک ہاتھ اس کے سینے کے اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اسے اس طرح اٹھا کر پیچھے گیا کہ نہ ہی اس کے پیر گھسٹنے کی آواز پیدا ہوئی تھی اور نہ ہی اس کے حلق ے کوئی آواز برآمد ہوئی تھی لیکن جب اس آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی یا تو عمران نے اسے نیچے پٹخا اور وہ آدمی نیچے گرتے ہی اٹھنے لگا تھا کہ

عمران نے انتہائی پھرتی سے لات اس کی گردن پر رکھ کر گھما دی اور اس آدمی کا جسم ایک دھماکے سے پیچھے گرا اور وہ ساکت ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی شدید تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔۔ عمران نے پیر کو ذرا سا واپس موڑتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"آ۔۔ آ۔۔ آرتھر۔۔۔۔" اس آدمی کے حلق سے رک رک کر آواز نکلی اور عمران نے پیر ہٹایا اور دوسرے لمحے جھک کر اس کی گردن پکڑی اور ایک جھٹکے سے اُسے اٹھا کر کھڑا کر دیا اور پھر پلک جھپکنے میں وہ اس کا کوٹ بھی اس کے آدھے بازوؤں تک اتار چکا تھا۔

"اگر تمہارے حلق سے آواز نکلی تو رُوح نکال دوں گا جسم سے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔ تم تو مقامی لگتے ہو"۔۔۔۔ اس آرتھر نے حیرت سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بروک کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے پوچھا۔

"وہ۔۔۔ وہ آرام کر رہا ہے"۔۔۔۔ آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ گھوما اور آرتھر کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کرومی کا ہو چکا تھا۔ لیکن نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ ایک بار پھر اس کی کنپٹی پر عمران کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے پڑی اور وہ ساکت ہو گیا۔

"ٹائیگر۔۔۔ اس کا لباس اتارو۔ مجھے اس کا میک اپ کرنا ہے۔ اس

کا قد و قامت میرے برابر ہے۔ اس لئے کام چل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا میک اپ باکس نکال لیا۔ ٹائیگر نے پھرتی سے آرتھر کا لباس اتارنا شروع کر دیا عمران نے باکس ایک طرف رکھ کر اُسے کھولا اور پھر اس میں موجود سامان کی مدد سے اس نے پہلے اپنے چہرے پر موجود کوکن کا میک اپ اتارا اور پھر آرتھر کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ بالوں میں مخصوص کریم اور آنکھوں میں ڈراپ ڈالنے کے بعد جب اس کا ہاتھ رکا تو اس کی آنکھیں آرتھر کی طرح کرنجی اور بال ہلکے سُرخ رنگ کے اور گھنگھریالے ہو چکے تھے۔ اب وہ چہرے سے آرتھر ہی نظر آ رہا تھا پھر اس نے اپنا لباس اتارا اور آرتھر کا اترا ہوا لباس پہننا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ اس نے آرتھر کی جرابیں اور بوٹ بھی پہن لئے پھر اپنے لباس کی جیبوں کا سارا سامان نکال کر اس نے آرتھر والے لباس کی جیبوں میں منتقل کر دیا۔

"ان دونوں کا خاتمہ کر دو"۔۔۔۔ عمران نے اس خلا کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ سائلنسر لگے مشین پسٹل کی ٹھک ٹھک سے گونج اٹھا اور کرومی اور آرتھر دونوں تڑپے بغیر ہی بیہوشی کے عالم میں مُردہ ہو چکے تھے۔

عمران نے کمرے کا دروازہ ذرا زور سے کھولا اور اندر داخل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر نیم دراز آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا بروک ہڑبڑا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار موجود تھا۔

"اوہ۔ آرتھر تم ۔۔۔ کیا ہوا ۔۔۔ کیا لاشیں آ گئی ہیں" ۔۔۔ بروک نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس! ۔۔۔ لیکن میں نے انہیں اندر نہیں منگوایا۔ وہیں جھیل کے پاس ہی پڑی ہوئی ہیں ۔۔۔ میں نے خود وہاں جا کر چیکنگ کی ہے۔ وہ واقعی اصل لاشیں ہیں اور اسی گروپ کی ہیں ۔۔۔ میں نے سوچا کہ لیبارٹری میں کام کرنے والے لاشیں دیکھ کر خوفزدہ نہ ہو جائیں" ۔۔۔ عمران نے آرتھر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا کیا ۔۔۔ مقصد تو لاشوں کے بارے میں پوری تسلی کرنی تھی۔ چلو مجھے دکھاؤ" ۔۔۔ بروک نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا اطمینان نمودار ہو گیا تھا۔

"میں کافی دیر تک سوتا رہا ہوں۔ حالانکہ مجھے تو ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے بس ذرا سی آنکھ جھپکی ہو" ۔۔۔ بروک نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گذر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گئے اور عمران نے کمرے کی ایک دیوار پر مخصوص انداز میں ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو سامنے والی دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور وہاں خلا سا پیدا ہو گیا۔

"چلئے باس" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بروک سر ہلاتا ہوا اس خلا سے دوسری طرف آ گیا۔ سامنے ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر اسی طرح دیوار میں ایک کھلا خلا نظر آ رہا تھا۔ اس خلا کو پار کر کے وہ ایک کمرے میں آئے جس کی دیوار کے ساتھ مشین نصب تھی اور آگے سرنگ جا رہی تھی جس کے آخری دہانے سے آسمان دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ آپریٹر کہاں چلا گیا" ۔۔۔ بروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شفٹ تبدیل ہو رہی ہے۔ دوسرا آپریٹر آنے والا ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بروک سر ہلاتا ہوا اس سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس دہانے سے نکل کر باہر کھلے علاقے میں آ گئے۔ کچھ دور زمین پر چار جسم بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے جن میں سے دو ایشیائی اور دو ایکریمی حبشیوں کے تھے۔ بروک کے چہرے پر ان بے حس و حرکت جسموں کو دیکھ کر بے اختیار فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی۔

"ہوں ۔۔ وائٹ وائٹ کے خلاف کام کرنے آئے تھے نانسنس" ——— بروک نے بڑے طنزیہ سے لہجے میں کہا اور قدم بڑھاتا ہوا وہ ان بے حس و حرکت جسموں کے قریب پہنچ گیا۔

"ارے ——— ان پر تو نہ گولیوں کے نشانات ہیں اور نہ زخموں کے یہ کیسی لاشیں ہیں" ——— بروک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں پسند نہیں آئیں تو زندہ ہو جائیں گی ——— اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ ناپسند لاشو" ——— عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا ——— تم ——— تم عمران" ——— بروک نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

اسی لمحے چار بے حس و حرکت پڑے ہوئے جسموں میں سے تین ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"عمران تو وہ پڑا ہوا ہے ۔ وہ بیچارہ واقعی اصل لاش ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کوکن کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر اس کا میک اپ موجود تھا۔

اسی لمحے جوانا بجلی کی سی تیزی سے بروک پر جھپٹا اور دوسرے لمحے چیختا ہوا بروک منہ کے بل نیچے گرا اور جوانا نے اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں کھٹ سے ہتھکڑی ڈال دی اور پھر اسے گردن سے پکڑ کر دوبارہ کھڑا کر دیا۔

"ہاں تو بروک بینڈ صاحب ! ۔۔ تم نے اپنے طور پر تو بڑی عقلمندی دکھانے کی کوشش کی تھی اور تم نے تصدیق کرائی تھیں ہماری لاشوں کی۔

اس لئے اب اچھی طرح تصدیق کرا لو کہ ہم زندہ ہیں یا لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ——— تم کس طرح زندہ بچ گئے ۔ ۔۔ وہ فرانک ۔۔ وہ کوٹھی ۔۔ وہ کوکن ——— آرتھر ——— وہ ——— وہ" بروک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تمہارے اس آدمی فرانک نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی دکھائی تھی اور رالف کی رہائش گاہ ہی راکٹوں سے اڑا دی تھی لیکن ہم تہہ خانے میں ہونے کی وجہ سے بچ گئے تھے اور پھر ہم رالف سمیت ایک خفیہ راستے سے باہر نکل آتے مگر تمہارے آدمی وہاں بھی موجود تھے انہوں نے ہم پر فائر کھول دیا اور اس فائر کے نتیجے میں میرا دوست رالف ہلاک ہو گیا مگر تمہارے آدمی ہمارے قابو آ گئے جن میں وہ فرانک بھی تھا وہ جگہ چونکہ وہی تھی جہاں تمہارا نمبر ٹو پوائنٹ ہے جہاں سے ہمیں بیہوش کر کے لے جایا گیا تھا اس لئے پولیس سے بچنے کے لئے ہم اس فرانک سمیت اس کوٹھی میں داخل ہو گئے اور اس کے بعد فرانک نے تشدد کے سامنے زبان کھول دی ——— میں نے اس کے لئے ٹرانسمیٹر کال کر کے تمہارے سارے آدمیوں کو واپس بھجوا دیا پھر رالف کی موت کا انتقام لینے کیلئے فرانک کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا ۔۔۔ اس کے بعد میں نے تمہیں لیبارٹری سے باہر نکالنے کے لئے فرانک کے لہجے میں تمہیں کال کیا لیکن تم ضرورت سے زیادہ ہوشیار بن رہے تھے۔ چنانچہ تم نے کوکن کو بھجوا دیا ——— فرانک سے میں اس کے بارے میں ساری تفصیلات پوچھ چکا تھا کیونکہ تم نے پہلے سویڈل کے باپ کا نام پوچھ کر مجھے اپنی اصلیت ظاہر کرنے پر مجبور کر دیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم پہلے کی طرح دوبارہ انٹرویو

کرو گے ـــــ بہرحال تم پھر بھی مطمئن نہ ہوتے اور تم نے کوکن کو بھیج دیا اور
وہ احمق منہ اٹھائے سیدھا پوائنٹ ٹو پر پہنچ گیا اور اس کے بعد ظاہر ہے
اُسے بھی لاش میں تبدیل ہونا پڑا ـــــ پھر تمہیں کال کیا گیا لیکن تم پھر بھی
باہر نہ آئے اور تم نے لاشیں یہاں منگوا لیں۔ ہم یہاں پہنچے اور پھر ہم نے
تمہارے آدمیوں کو قتل کر دیا اور اندر پہنچ گئے۔ وہاں مشین آپریٹر کروسی
کے ذریعے لیبارٹری انچارج آرتھر کو بلایا گیا۔ اس کے بعد میں نے آرتھر کا
رُوپ دھار لیا اور ہم لیبارٹری میں پہنچ گئے ـــــ لیبارٹری میں
موجود افراد کو کسی بات کا علم ہی نہ تھا۔ میں نے سب سے پہلے تمہیں
چیک کیا۔ تم کمرے میں گہری نیند سو رہے تھے لیکن پھر بھی میں نے
کمرے کے تالے والے سوراخ سے بیہوش کر دینے والی گیس اندر کمرے
میں انجیکٹ کر دی۔ اس کے بعد لیبارٹری آپریشن شروع ہوا ـــــ یہاں
آدمی کم تھے اور مشینیں زیادہ۔ چنانچہ آدمی ختم کر دیئے گئے اور جم ماسٹ
برآمد کر لی گئی۔ اس کے بعد ہم نے تمام لاشیں اندر اکٹھی کیں ـــــ گیس
کے اثرات صرف ایک گھنٹے تک کے لئے تھے اس لئے ایک گھنٹے بعد میں
تمہارے کمرے میں پہنچا اور تم اطمینان سے میرے ساتھ چل کر یہاں پہنچ
گئے" ـــــ عمران نے اُسے تفصیل سے سارے حالات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـ اوہ ـ تم واقعی خطرناک ترین لوگ ہو ـــــ ہمارا واسطہ کبھی
تم جیسے لوگوں سے نہیں پڑا ـــــ مجھے تسلیم ہے کہ میں اور میری تنظیم
تمہارے مقابلے میں شکست کھا چکی ہے ـــــ کاش، میں تمہیں پہلے ہی
جم ماسٹ دے دیتا تو میرا ایکشن گروپ تو ختم نہ ہوتا۔ بہرحال تم اب جم ماسٹ
حاصل کر چکے ہو۔ اس لئے تمہارا مقصد پورا ہو گیا۔ اب تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا

وعدہ ہے کہ آئندہ کبھی پاکیشیا سے کوئی دعات حاصل نہ کروں گا ـــــ
بروک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ بعد میں کریں گے ـــــ اسے لے آؤ" ـــــ عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

جوانا نے بروک کو بازو سے پکڑا اور پھر اُسے گھسیٹتا ہوا آگے لے جانے
لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چٹان کے پیچھے موجود کار تک پہنچ گئے۔

"جم ماسٹ کو ڈگی میں رکھ دو" ـــــ عمران نے کار کی عقبی سیٹ
پر پڑے ہوئے دو بڑے بڑے تھیلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور
جوزف نے دونوں تھیلے اٹھا کر کار کی ڈگی میں رکھ دیئے اور پھر عمران
خود سٹیرنگ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر اور بروک کو جوزف اور
جوانا نے اپنے ساتھ عقبی سیٹ پر بٹھا لیا۔ عمران نے کار اسٹارٹ کی اور
پھر اُسے ذرا سا بیک کر کے اس نے موڑا اور گھما کر واپس کاران کی
طرف بڑھنے لگا۔

کافی دُور جانے کے بعد عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر
دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"اسے بھی لے آؤ" ـــــ عمران نے مڑ کر کہا اور جوزف اور جوانا نے
بروک کو بھی نیچے اتارا اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے چلتے ہوئے ایک
اونچی چٹان پر چڑھ گئے۔ ہر طرف ویران پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

"تم اپنی مین لیبارٹری والی جگہ تو پہچانتے ہو گے بروک" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے بروک سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونٹ بھینچے خاموش
کھڑا تھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں ـــــ نجانے تم مجھے کس طرف لے آئے ہو۔ یہاں تو ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں نظر آ رہی ہیں" ـــــ بروک نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم شناخت نہیں کر سکتے" ـــــ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اُسے بروک کے جواب سے خاصی مایوسی ہوئی ہو۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو" ـــــ بروک نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تمہاری لیبارٹری کی شناخت کرانا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ بروک حیرت سے اس آلے کو دیکھ رہا تھا کہ عمران نے دوسرا بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا بلب یکلخت جل اٹھا۔ ایک لمحے تک جلنے کے بعد وہ بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سبز رنگ کا بلب بھی بجھ گیا اور عمران نے وہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ نیچے پہاڑیوں میں پھینک دیا۔

"اب تمہیں آسانی سے پہچان ہو جائے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت پہاڑیوں میں اس قدر ہولناک گڑگڑاہٹ سنائی دی جیسے ساری پہاڑیاں اچانک اپنی جگہ سے چل پڑی ہوں۔

"یہ ـ یہ ـ کیا ـ کیا ہو رہا ہے یہ" ـــــ بروک نے کہا اور اسی لمحے ایک اور اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ بروک بے اختیار اُچھلا اور اس کے

ساتھ ہی اس کا جسم چٹان سے نیچے لڑھک گیا لیکن جوانا نے جھپٹ کر اُسے سنبھال لیا۔

اسی لمحے دُور پہاڑیوں میں جیسے خوفناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ آگ کے خوفناک شعلے آسمان تک بلند ہوتے چلے گئے اور جیسے آسمان پر سے اُڑتے ہوئے پتھروں کی بارش سی ہونے لگ گئی۔

"یہ ـ یہ ـ یہ ـــــ"۔ بروک آنکھیں بند کئے بری طرح چیختا چلاتا جا رہا تھا۔

"یہ ہے تمہاری مین لیبارٹری ـــ اب پہچان لیا تم نے اُسے" ـــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـ اوہ ـ تم نے سب کچھ ختم کر دیا ـــ سب کچھ ـــ کاش! ایسا نہ ہوتا ـــ کاش! ایسا نہ ہوتا" ـــــ بروک گھٹنوں کے بل زمین پر گرا اور اس نے بے اختیار رونا اور چیخنا شروع کر دیا۔

"تکلیف ہوتی ہے ناں تمہیں ـــــ اسی طرح جب کسی ملک کی دولت چوری ہوتی ہے تو اس کے رہنے والوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے مسٹر بروک لینڈ" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا مگر اسی لمحے بروک پہلو کے بل گرا اور ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

"اس کے دونوں ہاتھ کھول دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے جھک کر اس کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کھول دی اور پھر اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد بروک کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ بروک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے

چیخیں نکلنے لگیں۔

"تم نے اپنی لیبارٹری کا حشر دیکھ لیا ـــــ اب بولو تمہیں کیا سزا دی جائے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بروک تیزی سے تڑپا اور اس نے عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"مجھے معاف کر دو ـــ مجھے معاف کر دو ـــ مجھے مت مارو ـــ مجھے مت مارو" ـــــ اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"او کے ـــــ اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو ـــــ جلدی کرو۔ پولیس کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور بروک تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں بیٹھے تیزی سے واپس کاربن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باس! ـــ آپ نے اس بروک کو معاف کر کے زیادتی کی ہے۔ اسے اس کے جرم کی سزا ملنی چاہیئے" ـــــ ٹائیگر نے انتہائی سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت کاربن کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر موجود تھے۔

"مسٹر باس سے اس لہجے میں بات کرنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی ـــ؟" عمران کے بولنے سے پہلے ہی پاس کھڑے جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا سیاہ چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا اور جوانا بھی حیرت سے ٹائیگر کو دیکھنے لگا تھا کیونکہ ٹائیگر نے جس لہجے میں عمران سے بات کی تھی اس سے واقعی بغاوت کی بُو آ رہی تھی۔

"ارے ارے ـــــ اتنا غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ یہ ٹائیگر ہے۔ شکار کرنے کے بعد شکار کو کھانا اس کی جبلت میں شامل ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئی ایم سوری باس! ـــــ واقعی میرا لہجہ غلط تھا۔ بس جھلاہٹ میں

ایسا ہوگیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر کے چہرے پر یکلخت انتہائی شرمندگی کے آثار پھیل گئے۔ شاید اُسے بھی جوزف کی بات پر احساس ہوا تھا کہ اس کا لہجہ توہین آمیز تھا۔

"لہجے کی بات چھوڑو۔۔۔ تم نے یہ فقرہ کہہ کر مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ میں نے تمہیں اپنا شاگرد بنا کر شاید غلطی کی ہے"۔۔۔ اس بار عمران کا لہجہ خشک تھا۔

"میں معافی چاہتا ہوں باس!۔۔۔ آپ کو میرے فقرے سے واقعی تکلیف ہوئی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے اور زیادہ شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ٹائیگر۔۔۔ سیکرٹ ایجنٹی کمانڈو طرز کی نہیں ہوتی کہ بس آدمی لڑنا بھڑنا سیکھ لے اور سیکرٹ ایجنٹ بن جاتا ہے۔۔۔ یہاں عقل کا استعمال جسم سے زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد یہاں کی پولیس نے کس قدر تیزی سے ان پہاڑیوں کے گرد گھیرا ڈال دیا تھا۔ ان ترقی یافتہ ممالک کی پولیس ایسی ہی کارکردگی دکھاتی ہے۔ اگر بروک ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو لازماً پولیس نے ہمیں روک لینا تھا اور پھر ڈگی میں موجود جم ماسٹ بھی سامنے آجاتی اور ہمارے پاس کیا ثبوت تھا کہ یہ جم ماسٹ ہمارے ملک سے چرائی گئی ہے اور ہماری ملکیت ہے ظاہر ہے حکومت ایسٹرن کارمن اسے ضبط کر لیتی اور لیبارٹری تباہ کرنے کے جرم میں ہمیں بھی شاید سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا جاتا۔۔۔ پھر ہمارے اصل کاغذات بھی شروع سے ہی ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے تھے رالف میرا دوست بھی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے جم ماسٹ کو بچانے اور خود کو یہاں سے پاکیشیا لے جانے کے لئے ہمیں فوری طور پر کسی ایسے سہارے

کی ضرورت تھی جو یہ سارے کام کر سکتا۔۔۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ بروک کی وجہ سے پولیس نے بھی ہمیں نہ روکا۔ جم ماسٹ بھی ہم پاکیشیائی سفارتخانے تک پہنچانے میں کامیاب ہوگئے جہاں سے وہ محفوظ طریقے سے پاکیشیا پہنچ جائے گی اور ہمارے لئے کاغذات بھی تیار ہوگئے اور اس وقت ہم اطمینان سے پاکیشیا بھی روانہ ہو رہے ہیں۔۔۔ اب بتاؤ۔ اگر میں بروک لینڈ کو اسی وقت ہلاک کر دیتا تو پھر ہمیں کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا"۔۔۔ عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں ٹائیگر کو سمجھاتے ہوئے کہا اور اس بار ٹائیگر کے چہرے پر ایسے آثار چھا گئے جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں غائب ہو جائے۔

"واقعی باس!۔۔۔ آپ نے درست سوچا ہے لیکن آپ جیسی ذہانت تو شاید مر کر بھی میں حاصل نہ کر سکوں گا"۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"آغا سلیمان پاشا کی خدمت کیا کرو۔۔۔ یہ ذہانت والا نسخہ اسی کے پاس ہے۔ بس تھوڑی سی وہ مونگ کی دال میں ڈال کر مجھے بھی کھلا دیتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور میرے لائق کوئی خدمت جناب!"۔۔۔ اسی لمحے بروک نے ایک طرف سے لاؤنج میں آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"بس ایک بات ذہن میں رکھ لو بروک۔۔۔ کہ اگر آئندہ تم نے یا تمہارے ملک کے کسی آدمی نے پاکیشیا سے کوئی سائنسی دھات چرانے کی

کوشش کی تو پھر آئندہ کوئی رعایت نہ مل سکے گی۔ اب بھی تمہیں رعایت دینے پر میرے ساتھی مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے وعدہ کیا ہے اور وعدہ نبھاؤں گا۔۔۔۔ ویسے بھی آپ نے ہماری مین لیبارٹری تباہ کر کے ہمیں اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ ہم دوبارہ بین الاقوامی طور پر کوئی کام کر سکیں"۔۔۔۔ بروک لینڈ نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

اسی لمحے اس فلائٹ کے بارے میں اعلان ہونا شروع ہو گیا جس پر عمران اور اس کے ساتھیوں نے جانا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی بروک لینڈ سے مصافحہ کر کے تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھ گئے جو صرف فلائٹ پر جانے والے مسافروں کے لئے مخصوص تھا۔

ختم شد

عمران، پرمود سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

اوپن کلوز

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- علی عمران کے ملک پاکیشیا اور میجر پرمود کے ملک بلگارنیہ کی انتہائی قیمتی سائنسی اور معدنیاتی دولت انتہائی منظم طور پر چوری ہونے لگی تو دونوں حکومتیں پریشان ہوگئیں۔
- میجر پرمود نے علی عمران سے زیادہ برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا مشن مکمل کرلیا ——— کیا واقعی ——— ؟
- علی عمران ——— جس نے اس اہم ترین مشن کو سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ دی کیوں؟
- میجر پرمود ——— جسے اس کے چیف کرنل ڈی نے علی عمران کا شاگرد بننے کا مشورہ دیا ——— کیوں ——— انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔
- وہ لمحہ — جب میجر پرمود عمران کے فلیٹ پر اس کا شاگرد بننے کے لئے آیا۔ ایک دلچسپ سچویشن۔
- راسکو اور بلیک گولڈ ——— دو بین الاقوامی مجرم تنظیمیں ——— جو معدنیات کی چوری میں ملوث تھیں لیکن جب عمران اور میجر پرمود ان کے خلاف میدان میں اترے تو انہیں فوری طور پر کلوز کر دیا گیا ——— کیوں ——— ؟
- ایسی حیرت انگیز تنظیمیں ——— جو ایک اشارے پر اوپن ہو جایا کرتی تھیں اور دوسرے اشارے پر کلوز ہو جاتی تھیں اور عمران اور میجر پرمود دونوں اس اوپن کلوز کے چکر میں پھنس کر بری طرح پریشان ہو کر رہ گئے۔

مائیکل ——— ایک ایسا حیرت انگیز کردار ——— جو روپ بدلنے کا ماہر تھا۔ جس کی بیک وقت پانچ شخصیتیں تھیں اور وہ ہر شخصیت میں اپنی جگہ مکمل ہوتا تھا۔ انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک حیرت انگیز کردار۔

- علی عمران اور میجر پرمود ——— دونوں علیحدہ علیحدہ ایک ہی مشن پر کام کرتے رہے۔ دو عظیم ایجنٹوں کے درمیان کامیابی کے لئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ مقابلہ۔
- علی عمران اور میجر پرمود کے مقابلے پر علیحدہ علیحدہ خوفناک قاتل تنظیمیں اتریں اور پھر ہر طرف خون ہی خون پھیلتا چلا گیا ——— انتہائی تیز رفتار ایکشن سے بھرپور۔
- عمران اور میجر پرمود ——— دونوں میں سے مشن میں کامیاب کسے حاصل ہوئی اور کیسے ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام ؟
- انتہائی برق رفتار ایکشن ـ دلچسپ اور منفرد واقعات پر مشتمل۔ خونریز اور یادگار مقابلوں سے بھرپور۔ اعصاب شکن سسپنس اور انوکھے پلاٹ پر مبنی جاسوسی ادب میں ایک نئے تجربہ کا حامل ایک یادگار ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک انتہائی منفرد کہانی۔

جولیانا ٹاپ ایکشن

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

★ جولیا کو اغوا کر کے ایک خوفناک اور ناقابلِ علاج بیماری میں مبتلا کر دیا گیا ——— کیوں ——— ؟

★ ایک مجرم تنظیم کی ایسی گہری اور خطرناک سازش کہ عمران بھی اس سازش کا آلہ کار بننے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران ——— جس نے اپنے ہاتھوں خود جولیا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے مجرموں کے حوالے کر دیا۔

★ مادام جیکی ——— ایک منفرد کردار ——— جس نے جولیا کی زندگی بچانے میں اہم کردار ادا کیا ——— مادام جیکی کون تھی ——— ؟

★ جولیا ——— جو مادام جیکی کا احسان اتارنے کے لئے ایکریمیا اور روسیاہ کے ایجنٹوں سے اکیلی ہی ٹکرا گئی ——— ایسا خوفناک ٹکراؤ جس کا نتیجہ موت کے سوا اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔

★ جولیا شدید زخمی ہونے کے باوجود جب فارم میں آئی ——— تو "جولیانا ٹاپ ایکشن" کا آغاز ہو گیا ——— ایسا ایکشن ——— جو صرف جولیا ہی مکمل کر سکتی تھی۔

★ عمران اور صفدر ——— جو جولیا اور مادام جیکی کو بچانے کی غرض سے یقینی موت کا شکار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

★ ایک ایسا مشن ——— جس سے جولیا۔ عمران اور صفدر کا کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر وہ تینوں ہی اس مشن کی خاطر اپنی جانوں پر کھیل گئے ——— کیوں ——— ؟

★ وہ لمحہ ——— جب جولیا کے جسم پر انتہائی درندگی سے کوڑے برسائے گئے اور جب عمران اور صفدر دونوں کار کے خوفناک اور جان لیوا ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے۔

★ جولیا کی زندگی کا ایک ایسا کارنامہ ——— جس پر شاید جولیا کو بھی ہمیشہ فخر رہے گا۔

★ اس مشن کا انجام کیا ہوا ——— ؟ جس سے کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود جولیا۔ عمران اور صفدر تینوں موت کے خوفناک پنجوں میں پھنسنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

★ سسپنس۔ ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات ——— سے بھرپور ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں یقیناً شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔

انتہائی حیرت انگیز — انتہائی منفرد — انتہائی دلچسپ کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران، شاگل اور ریکھا کے کرداروں میں ایک ہنگامہ خیز ایکشن کہانی

سارتو مشن

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

سارتو مشن — کافرستان کا ایک ایسا مشن جس کی کامیابی کے بعد وہ پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا سکتے تھے۔

سارتو مشن — جس کی حفاظت کی ذمہ داری پاور ایجنسی پر تھی۔ اور مادام ریکھا پاور ایجنسی کی چیف تھی۔

سارتو مشن — جس کے تحفظ کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا جال بُن دیا اور — ؟

سارتو مشن — جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت کی اندھی غاروں میں کودنے پر مجبور ہو گئے۔

سارتو مشن — ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر طرح مکمل طور پر ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا — کیا یہ لیبارٹری تسخیر ہو سکی یا — ؟

سارتو مشن — جس کو تباہ کرنا تو ایک طرف اس تک پہنچنے کے لئے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل اور لمحہ بہ لمحہ یقینی موت سے دیوانہ وار لڑنا پڑا۔

سارتو مشن — ویران اور بنجر پہاڑی سلسلوں میں قدم قدم پر بکھری ہوئی موت کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایسی جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

سارتو مشن — جس کو تباہ کرنے کے لئے جب تنویر اور دوسرے ممبرز آگے بڑھے تو مادام ریکھا نے انہیں گرفتار کر کے ان پر پٹرول چھڑک کر انہیں زندہ جلانے کا بھیانک منصوبہ بنایا — کیا تنویر اور اس کے ساتھی واقعی زندہ جلا دیئے گئے ؟

- ریکھا کی پاور ایجنسی اور شاگل کی سیکرٹ سروس کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایسے دلیرانہ اقدامات کہ جرأت و بہادری کے الفاظ بھی اپنے آپ پر فخر کرنے لگے۔
- کیا سارتو مشن کامیاب ہو گیا — یا عمران اور اس کے ساتھی اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے — یا خود موت کی گہری غاروں میں اتر جانے پر مجبور ہو گئے ؟
- ہیلی کاپٹروں سے برسنے والی گولیاں — میزائل بموں کی خوفناک بارش — موت کی اندھی چٹانوں پر ایسے جان لیوا مقابلے جن کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔
- مسلسل اور بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک یادگار کہانی

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انوکھے انداز کا انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

سفلی دُنیا

خاص نمبر

مصنف --- مظہر کلیم ایم اے

○ سفلی دنیا-- شیطان اور اس کے کارندوں کی ایک ایسی دنیا جو اسفل ترین دنیا کہلاتی ہے ایک ایسی دنیا جو شیطانی دنیا کی بھی سب سے رذیل سطح ہے۔

○ سفلی دنیا-- کالے جادو' بدروحوں' بدطینت جنات' غلاظت اور گندگی میں لتھڑی ہوئی شیطانی دنیا جہاں مکرو فریب' رذالت اور غلاظت کو معیار سمجھا جاتا ہے۔

○ زپالا-- تابات کی پہاڑیوں میں رہنے والا ایک ایسا شیطان جسے سفلی دنیا کا سب سے بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ ایک ایسا کردار جو پوری دنیا کو اپنے سامنے سر نگوں سمجھتا تھا۔

○ کافرستان کے کرنل سورگ نے جب عمران کے خاتمے اور پاکیشیا کے دفاع کی بنیادی فائل کے حصول کے لئے زپالا کی خدمات حاصل کیں تو زپالا اپنی پوری سفلی طاقت سے عمران پر ٹوٹ پڑا۔

○ زپالا-- جس نے انتہائی آسانی سے نہ صرف عمران کو استعمال کر کے دانش منزل سے فائل حاصل کر لی بلکہ عمران پر سفلی دنیا کا ایک ایسا کاری وار کیا کہ عمران گندگی اور غلاظت کے ڈھیر میں دفن اپنی زندگی کے آخری سانس لیتا نظر آنے لگا۔

○ سلیمان-- عمران کا باورچی جس نے عمران کو سفلی دنیا کی طاقتوں سے بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ کیا سلیمان سفلی دنیا کے شیطانوں کا مقابلہ کر سکا۔ یا--؟

○ وہ لمحہ جب سلیمان کے کہنے پر عمران کو اس کی اماں بی جبراً ایک گاؤں تک لے گئی جہاں ایک عظیم نوری شخصیت کا ڈیرہ تھا لیکن عمران نے اس شخصیت کو اہمیت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اور پھر کیا ہوا--؟

○ صالحہ-- جس نے تن تنہا سفلی دنیا کے بڑے بڑے شیطانوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکی۔ یا--؟

○ گمباگا-- سفلی دنیا کی انتہائی باقوت شیطانی طاقت جس سے عمران کو مجبوراً جسمانی لڑائی لڑنی پڑی اور وہ لمحہ جب عمران کا پہلی بار ناقابل تسخیر جسمانی طاقت سے واسطہ پڑ گیا اور جب اس کی مارشل آرٹ کی تمام مہارت دھری کی دھری رہ گئی-- اس لڑائی کا کیا انجام ہوا--؟

○ سفلی دنیا کی انتہائی خوفناک اور رذیل ترین شیطانی قوتوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی ایک طویل' انتہائی خوفناک اور انوکھے انداز کی جدوجہد۔ ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ پراسرار' خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا-- اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا--؟

قطعی مختلف انداز کی نئی اور پراسرار کہانی

انتہائی منفرد انداز کی انتہائی خوفناک اور پراسرار جدوجہد

○ ایک ایسی کہانی جس میں پہلی بار سفلی دنیا کی خباثتوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

○ خیر و شر کے درمیان ایک ایسی ہولناک جنگ جو اس دنیا کے چپے چپے پر مسلسل جاری ہے۔

انوکھا' دلچسپ اور تحیر خیز ناول

○ ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔

یوسف برادرز - پاک گیٹ' ملتان